بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

کلیات شاعر شیرین بیان بحر فخر هندوستان حضرت امیر احمد علیخان شهید مرحوم مخاطب به ملک الشعرا شاگرد رشید حضرت شاه نصیر دهلوی الموسوم به

نظم شهید

به تصحیح و حسن اهتمام حکیم نادر میرزا علی نبیره حضرت مصنف

در مطبع فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن مطبوع گردید

STATE ...
CHECKED 199?
Checked 1987

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن رات مہر و مہ سا روشن ہے نور تیرا
موسیٰ کہے ہے مظہر ہے کوہ طور تیرا

ہے سرو اور سمن مین نسرین و نسترن مین
خار و گل چمن مین رنگ ظہور تیرا

مشتاق دل ہے میرا تو کب ملیگا جانان
ہے گرچہ مجھسے ملنا اکدن ضرور تیرا

رو بر زمین ہے پایا سر بر فلک ہے دیکھا
عجز و نیاز اپنا ناز و غرور تیرا

طوفان نوح رکھتا ہر دم رکاب مین ہے
اے بحر اشک دوری جوش و فور تیرا

تیرا اچھے ہے دین اور میرا اچھے ہے ناصح
مین اور جنون ہو میرا تو اور شعور تیرا

اے حامی دو عالم کیا ہے شہید کو غم
جب آسرا ہوا وس کو روز نشور تیرا

٣

خاک اوس کوچہ سے اوٹھین ہم جہانتک گرد باد
تا ابد دامن نچہوڑے خاک رخصت خواہ کا

ہی تن کاہیدہ کو کتنا غنیمت رنگ زرد
ہر قدم پر ہے تماشا کہربا و کاہ کا

حکم کوچ آیا رفیقان طریقت الرحیل
یہان سی رستہ ہی نرالا بندہ درگاہ کا

شہ نصیر استاد کامل ہے جو میرا ای شہید
شاعرون مین مرتبہ مجھکو ہے شاہنشاہ کا

زرد رخ دکہلادیا داغ جگر دکہلا دیا
تہا میرا سرمایہ جتنا زور و زر دکہلادیا

چشم نے اشک اونکو اور لخت جگر دکہلا دیا
لعل کا صندوقچہ درج گہر دکہلا دیا

آہ نے سیری اوسے اپنا اثر دکہلا دیا
تہا تو نخل سوختہ لیکن ثمر دکہلادیا

بنگیا تار اوس کی چلمن کا میرا تار نگاہ
جلوہ چلمن سی جو اوس نے اک نظر دکہلا دیا

گرچہ کہنے کو تو ممکن ہے مگر تونے نہین
قدرت واجب کا نقشہ ای بشر دکہلا دیا

جب دل پر داغ کا احوال پوچھا یار نے
لیکے طاؤس چمن کا مین نے پر دکہلا دیا

مینے قد کی یاد مین اک آہ کہینچی دل نے جب
باغ مین شمشاد کا مجھکو شجر دکہلا دیا

مینے جب پوچھا عدم کی راہ کا اون سے سراغ
دست نازک رکہہ کے بالائی کمر دکہلا دیا

ق

دل جو سینہ مین تڑپتا ہی سنایا اسکا حال
تہا جگر پہلو مین وہ بھی چیر کر دکہلا دیا

اور کیا منظور ہی دریافت ای خانہ خراب
گور مردکی تبا جیتے کا گہر دکہلا دیا

سنکے آج اشعار تیرے جان مین جان آگئی
طرفہ اعجاز ای شہید نکتہ ور دکہلا دیا

یا درخ نے صورت آئینہ حیران کر دیا
فکر نے زلف پریشان کے پریشان کر دیا

بوے گل سا سیر دل مین اوسکو پنہان کر دیا
مجہکو تشکل جسم اوسکو صورت جان کر دیا

دل سوی ہر وقت شوخ چشم فتان کر دیا
مین نے مرقد موقف سیر غزالان کر دیا

دل میرا خون کر دیا لعل بدخشان کیطرح
جس نے وہ لب غیرت لعل بدخشان کر دیا

زلف دکہلا کر کیا ہندو مسلمان کو نہ صرف
رخ دکہا ہندو کو بہی تو نے مسلمان کر دیا

دم مین دم جبتک ہی اوسکا نام ہی ورد زبان
جسنے مشت خاک سی بندی کو انسان کر دیا

ق

کشتہ اوسکا گرچہ بیکس تہا خباب عشق نے
فاتحہ کا عاشق مفلس کے سامان کر دیا

برگ گل لخت جگر اور نقل درانی اشک کے
کر کے شیرازہ دل سے سیپارہ قرآن کر دیا

رشک خوبی سے تیرے دیوان رنگین کے شہید
باغ مین ہر گل نے اپنا چاک دیوان کر دیا

اک جہان سی جو سدا بر سر اخلاق رہا
مجہسے ملنا اوسے اطلاع بد شاق رہا

اک جہان اوسکا سدا مورد اشفاق رہا
لیکن اک میری ہی قسمت سے بد اخلاق رہا

طی کیا منزل جاوید کو جن یارون نے
پاؤن سے اونکے لگا وادی اطلاق رہا

تپ ہجران نے جلایا غضب سوز درون
شمع کی طرح مجہے رات بہر احراق رہا

مذہب عشق کا جسپر ہوا اطلاق اے شیخ
کفر و دین کا نہ پہر اوسپر کبہی اطلاق رہا

افعی زلف ڈسے جسکو وہ بچتا ہی نہین
اعتقاد اپنا تو اب تجہہ پہ نہ تریاق رہا

میری رسوائی تو اوس سے بہی کہین ہے بڑہکر
قیس کب میری طرح راندہ آفاق رہا

[illegible]

جواب خط ملا شاید ہوئی جو بیخودی طاری
کہ خط بھی ہاتھ سے وہان نامہ بر کے اوٹھ نہین سکتا

گریبان چاک کس آشفتہ کا اوس کو نظر آیا
کہ دامان حیا منہ سے سحر کے اوٹھ نہین سکتا

خودی اوٹھی تو پردہ خلق کا اوٹھ جاے سب لیکن
یہ پردہ اپنے آگے سے نظر کے اوٹھ نہین سکتا

نکالین ہم شہید اب کس طرح دل کا غبار اپنے
جگہ دل مین غبار عشق کر کے اوٹھ نہین سکتا

یہ ہے پردہ طلسم جہان کا اوٹھ نہین سکتا
حجاب اوسکی بہار سے ورسا اونکا اوٹھ نہین سکتا

اوٹھائیگا کوئی کیا خاک ہمکو نقش پا ہو کر
وہان بیٹھے ہین اب بیٹھا جو اونکا اوٹھ نہین سکتا

یہ جذب عشق ہے کوچہ سے اوسکی اے توانائی
جنازہ اب جو مجھ سے ناتوان کا اوٹھ نہین سکتا

ہے جا رحم اے صیاد کیونکر بار قید اوٹھے
کہ خود بلبل سے اوسکا آشیان کا اوٹھ نہین سکتا

سنے کیونکر شہید اغیار تلخی ستم اوس کی
کہ جب نازا اوس بت شیرین زبان کا اوٹھ نہین سکتا

مریض عشق سے تیری تو بس غم اوٹھ نہین سکتا
کہ بستر سے کوئی دم اب وہ بیدم اوٹھ نہین سکتا

نگین پر نام کھودا ہو تو وہ کاغذ پر اوٹھتا ہے
کھدا نام اوسکا لوح دل پہ ہمدم اوٹھ نہین سکتا

پیالہ حیف ہے اشب ہاتھ سے میرے تو وہ بولے
کہ اپنے جام بھی لو آج جم جم اوٹھ نہین سکتا

مین وہ گریہ کنان ہون شہید ہون اس باغ عالم مین
کہ جسجا رو بیٹھا مثل شبنم اوٹھ نہین سکتا

شہید اس بحر مین کیونکر غزل چوتھی یہ لکھی ہے
نہ سمجھو بوجہ فن شعر کا کم اوٹھ نہین سکتا

بغیر الفت سے بیجا تھا میرا رونا تیرا ہنسنا
میری بیتابی ہو سوکیا ہوتا تیری باتون کی کیا ہوتا
جواب اسکا کسی کی فکر سے ممکن نہ کیا ہوتا

پیالی یون خدا ہو بیہایی کو کیا اٹھا تھا

دیوانہ ہون ساقی تیری جادو نظری کا
جلوہ نظر آیا مجھے شیشہ مین پری کا

لٹ جاؤن نہ کیون فکر مین جون تار رگ زلف
باریک دقیقہ ہے تیرے مو کمری کا

ہے شور جنون سر مین بہرا جون سر طنبور
ہنگامہ یہ گرم اپنے ہے شوریدہ سری کا

اک جنبش دل ہے سفر عشق مین درکار
پھر آئینہ ہے راستہ خشکی و تری کا

تب چاک جگر بخیہ ہوئے سوزن مژگان
وہ تار نظر رشتہ ہو جب بخیہ گری کا

اوڑ تو بھی کہ جاتا ہے اوڑا رنگ ہمارا
اے ہوش ارادہ ہے اگر ہم سفری کا

کندہ کرون مین نام تیرا ہو جو میسر
ٹکڑا کوئی خوش رنگ عقیق جگری کا

بیمار محبت کی ہے گو اور خبر آج
اتبک وہی عالم ہے وہان بے خبری کا

ہے صبح کا دھڑکہ تو شہید آج بھی کہ
قدرت سے ہو مُنہ بند عروس سحری کا

گھر گھر جو یہ چرچا ہے میرے سوز نہان کا
مین شمع صفت کشتہ ہون کمبخت زبان کا

اس الفت ہستی نے عدم مفت پھرایا
آخر کو ہوا مین نہ یہان کا نہ وہان کا

وہ کون جگہ ہے کہ نہین وہان تیرا جلوہ
حقا کہ خداوند ہے تو کون و مکان کا

حیرت سے جو ہے آئینہ پھر دم بجو دا یسا
دل آئینہ حسن ہے کس جان جہان کا

اس عالم اسباب مین اک دم کا ہے لانا
یہ پردہ جو اوٹھ جائے تو پھر کون کہان کا

اے کوزہ گر د کاسۂ گل خاک نہ سمجھو
ہر کاسۂ سر ہے یہ فلان ابن فلان کا

یہ راہ بڑی سخت ہے اے یار مسافر
تو محو شہید اتنا نہ ہو خواب گران کا

آنکھین ہیری مرقد پہ ہنین کی گل نرگس دیکھی ہی تیری دست حنائی کی جو سرخی		دل مین جو میرے وصل کا ارمان رہے گا کیون خون مین نہ تر پنجہ مرجان رہیگا

ہستی ہے شہید اہل سخن کی تو سخن سے
گر مین نہ رہونگا میرا دیوان رہے گا

حلقہ خمیدہ ہے سر زلف دراز کا
نغمے ہین عشق پردہ نشین کے بہری ہوی
دن بہر جبین جو مین نے پہ در پہ تیری گہسی
مژگان نہین سیاہ ہی نیزے لئی ہوے
جلتی ہین آنکھین اشک ہین جاری ہی لب پہ آہ
دراصل ہی یہ عشق حقیقی کی قنطرہ
کیا کہئے اپنی حال پریشان کا سلسلہ
ظاہر مین گر غلام ہی محمود کا ایاز
جون آہ تن کا دم کے سرشتہ پہ ہی مدار
اک پل نہین قرار پہ رہتا ترا مزاج
نکلا ہے رنگ شیخ کا اور لنبے لنبے دانت
نرگس کی طرح صرف نہ بیمار ہی وہ آنکھ
کیا کارسازی ہوگی میری تم سوا ے بتو

دعوی سرکشی کو ہوا ہے نماز کا
صندوق ارغنون کی طرح دل ہی راز کا
ہے آفتاب داغ جبین نیاز کا
ترک نگہ کو یاد ہی ڈہب ترک تاز کا
اے شمع حال سن میرے سوز و گداز کا
کم جانئے نہ مرتبہ عشق مجاز کا
طول امل ہی یہ تری زلف دراز کا
باطن مین دیکھئے تو ہے محمود ایاز کا
یارب یہ بادبان نہ ٹوٹے جہاز کا
تو رنگ ہی جہان کے نشیب و فراز کا
ملتا ہی اسکی شکل سے نقشہ گراز کا
ہے اوس کی زلف کو بھی تشنج گراز کا
جبتک نہو ارادہ میرے کارساز کا

دل پرخون قدح مے کا ہے ساقی — لبوں تک جام جم آیا نہ آیا
قناعت کیا بری ہے ہاتھ میرے — سلیمان کا حشم آیا نہ آیا

شہید اور سینہ پر داغ کی سیر
نظر باغ ارم آیا نہ آیا

خفقاں ہو نہیں عدم ہی دہن جیسے یار کا — تار لاغر ہے تار میرے جسم زار کا
کیونکر نہ مرغ نامہ بر اب بیقرار ہو — مضمون خط میں ہے دل پر اضطرار کا
گو خاک ہو گیا ہوں پر اونچی ہے میری قبر — ہوں خاک پا میں کس بت نخوت شعار کا
سوبات زرسی چھوٹی ہے تیری وبال خلق — ہر شب ہے مثل ستارہ دنبالہ دار کا
روتا کبھی تو سنگ سے سر مارتا کبھی — نقشہ میرا ہے غم میں تیرے آبشار کا

پڑھ وہ غزل کہ شیشہ ساعت کی طرح حال
ہو مضطرب شہید دل بیقرار کا

گلنار جامہ ہے میرے رشک بہار کا — ہووے کفن شہید کو گلبرگ نار کا
زخموں سے تن بنا ہے میرا صورت چمن — داغوں سے سینہ تختہ ہے اک لالہ زار کا
ہدیہ ہے عاشقوں کے لئے باغ عشق میں — منصور کا ہے سر جو ثمر نخل دار کا
مصراع میرا ابروے پرخم کے وصف میں — کرتا ہے کاٹ تیغ آب دار کا
دم بھر نہ کھولی آنکھ کہ گرم فنا ہوا — یعنے ہے ایک حال میرا اور شرار کا
مرقد پہ اپنے کشتہ چشم و نگہ کی رکھ — کوئی سیر کا پھول کوئی پھل کٹار کا

مین اوس کا یار رہا اور وہ میرا یار رہا — ہوا جو درد سر اوسکو مجھے بخار رہا

نہ صبر دلکو نہ جی کو میرے قرار رہا — رہا تو صورت سیماب اضطرار رہا

نہ کوہکن ہی رہا اور نہ کہسار رہا — فقط جہان مین فسانہ ہی یادگار رہا

رفیق ایک نہ خواب عدم کے جو تکا ہای — پکارتا ہی صدا مین سر مزار رہا

نہ پوچھ زیست کا وقفہ جہان مین کتنا ہی — یہان رہا جو کوئی پل تو جون شرار رہا

بہ رنگ شیشہ ساعت ہی انقلاب زمان — کبھی چڑھاؤ رہا اور کبھی اوتار رہا

خط اس کے رخ پہ جو نکلا تو کیا تعجب ہے — کہ ساتھ گل کے ہمیشہ چمن مین خار رہا

ہمیشہ جنبش ابرو سے قتل عام کیا — علم کئے وہ صدا تیغ آبدار رہا

یہ تیرے باغ انا الحق کا میوہ ہی منصور — کہ باردار تیرے سر سے نخل دار رہا

شہید نقش جبین ہے میرا سیہ بختی
نگین کے طرح سے روسیاہ کار رہا

کب شگفتہ گل اے صبا نہ ہوا — مین قفس سے کبھی رہا نہ ہوا

کبھی منت کش صبا نہ ہوا — غنچہ سان دل کا عقدہ وا نہ ہوا

کب وہ غیرون سے آشنا نہ ہوا — مہربان مجھ پہ دلربا نہ ہوا

کام اوس سے میرا روا نہ ہوا — حاصل اس دل کا مدعا نہ ہوا

قد وہ موسی کا کب عصا نہ ہوا — ہمسر زلف اژدہا نہ ہوا

جذب الفت میرا اور اوس کا دیکھ — کاہ سے ربط کہربا نہ ہوا

9

زاہد لباس سے کیون ڈرتا ہے — کیا بودہ ہے یہ الاغ دل کا
کیون پختہ نہوین داغ کے قرص — ہے گرم سدا اوجاغ دل کا
فارغ ہوے وہ جہانسے پہر بھی — حاصل نہ ہوا فراغ دل کا

کس فکر مین ہو شہید ہشیار
پہر تازہ ہوا ہے داغ دل کا

جام مے کا ہے نہ تشنہ نہ سبو کا پیاسا — ہے وہ خونخوار تو عاشق کے لہو کا پیاسا
دانہ و آب مقدر ہے تجھے مشکل گہر — آبرو کر نہ تلف گرچہ ہو بہو کا پیاسا
جون گلو اپنے کو رکہہ تشنہ عدو کو سیراب — تیغ کی طرح نہ رہ خون عدو کا پیاسا
دل ہے اوس چاہ زنخدان مین غریق رحمت — آب چشمہ کا ہے پیاسا نہ ہی جو کا پیاسا
چشمہ آئینہ سی تشنہ دیدار کو کیا — وہ تو ہے چشمۂ آئینہ رو کا پیاسا
سوزش شمع نمط کیون نہ جلاوے مجھکو — عشق ہو جب عرق ہر بن مو کا پیاسا

دیکھ کر گردن قاتل کو ہوے ہمتو شہید
تہا وہ خونخوار زبس خون گلو کا پیاسا

ہے وہی ہوتا جو لکہا ہے تیری تقدیر کا — کیون تو ہے مغرور غافل خوبی تدبیر کا
کوئی دیوانہ کرے اب کوہ و صحرا کی ہوس — بس ہے اپنا کنج زندان گہر ہے زنجیر کا
جو طبیب اپنا تہا وہ بھی دیکھ کے کا جواب — ای طبیب مہربان اب فائدہ تدبیر کا
کوئی دم ای روح فرہاد استعانت شرط ہے — کام پہر ہے کوئی لیتا ہے جوئے شیر کا

تجہہ سی کیا چشم رکہے کوئی بہلا بعد از مرگ
فاتحہ کو بہی گذر تو نے نہ اکدآن کیا

ق

چادر گل تو کہان بہر نہ ہوسوین دن بہی
آگے دو بہول سی شرمندہ احسان کیا

حضرت عشق کے قربان کہ جنکی دولت
عرس کا آپ ہی عاشق نے یہ سامان کیا

یعنے تبخالہ سینہ کو بنا کر فانوس
اوسمین سوزش کو نئے شمع شبستان کیا

عوض عود واگر سوز میان محفل
داغ کو بہتیر از مجمر لوبان کیا

گل کے جالخت جگر نقل کی جا قطرہ اشک
فاتحہ خوان صف مژگان کو بیک آن کیا

ختم پڑہنے کے لئی مجلسیون کے اپنے
دل سے بارہ کو سیپارۂ قرآن کیا

حسرت و درد و فراق و الم و محنت و یاس
رونق افزا جو ہوی بزم کے شایان کیا

ہون وہ باہمت عالی مین بجز اس فن مین شہید
ہر اک ادنی کو یہان صاحب دیوان کیا

رشک بہار آیا جو سجے تو ماتہے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا
رکہتے ہین گل اور سر و لب جو ماتہے پہ ٹیکا پاؤنمین توڑا

کاہکشان پہ دین و کواکب دور فلک شرمندہ ہوی سب
نور تن اوس کے بہا سر بازو ماتہے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا

زہرہ ہو تیرا کوکب طالع طوق نبات النعش قدم لے
گر تو مزین شاہد و لیجو ماتہے پہ ٹیکا پاؤن مین توڑا

بدر کا جلوہ چودوین شب ہر دلمین بسے ہر آٹہہ پہر تو

ناصح خدا کے واسطے جا اپنی راہ لی
پہر کیا ہوا کسلئے بہڑکا کسی کو دیکہ

بیٹہا ہے کیون عبث میری چہاتی کا سل بنا
دشمن بغل کا کیون میری کمبخت دل بنا

حسن غزل سرائی دکہاتا مین اے شہید
دیتا اگر زمانہ نہ یون مضمحل بنا

کہین مین حق کا طالب تہا کہین بندہ صنم کا تہا
کہان ہستی کے جلوے تہے کہ ہر عرصہ عدم کا تہا
لگر کی فکر مین جب اوٹہہ گئی ہستی سی تب ہمکو
ہوی غش طور پر موسیٰ گیا دل ہاتہ سی میرا
برنگ سرو گذری اس چمن مین ایک حالت پر
بسان طایر قبلہ نما وہان سب ترڑپتے تہے
دل مرحوم بہی تہا جمع ہشیاری و مستی
جو وہ تصویر یانی سی کہینچی نازک تعجب کیا
صنم پیش نظر تہا جس جگہہ سجدہ کیا ہم نے

یہ داغ دل ہی باعث جلوۂ دیر و حرم کا تہا
ہوی بیدم تو سمجہو سب ظہور اپنے ہی دم کا تہا
ہوا محو میں نازک بال سے رستہ عدم کا تہا
جہان دیکہا وہان اک شعلہ رو تیرا ہی چہمکا تہا
نہ شادی ہمکو شادی کی نہ غم تا زیست غم کا تہا
برنگ وحشی تصویر کسکو ہوش رم کا تہا
مقابل جام کیخسرو کے روکش جام جم کا تہا
کہ صفحہ برگ گل کا تہا قلم گل کے قلم کا تہا
ہر اک محراب مین نقشہ اوسی ابرو کے خم کا تہا

شہید آنکہین ہوین جب بند اپنی بحر ہستی مین
حباب آسا کہلا اوسدم کہ سب نظارہ دم کا تہا

ہے سینہ پہ آبلہ انگور کا منڈوا
شب چرخ پہ انجم پہ نظر کرکے بتایا

موسیٰ وہ کہان ہی شجر طور کا منڈوا
ہے یہ پڑے اک صاحب مقدور کا منڈوا

[illegible]

صدقے اوس سیر سے کرے کوئی دہن کی تصویر — گہڑ کے مجہہ پر سے اوتارے کوئی نل کا تپلا

مین ہوا تیغ نگہت دیکھ کے قاتل کو شہید
پہر گیا بس میری آنکھوں مین اجل کا پتلا

مقدور کسے وصف دہن مین ہی سخن کا — یہان قافیہ ہی تنگ ہر اک غنچہ دہن کا

ہے مشرق خورشید وفا سینہ عاشق — جون صبح یہ بیوجہ نہین چاک کفن کا

کیون سادگی آئینہ حیرت سے نہ ہو آب — دیکھے جو یہ عالم تیرے بے ساختہ پن کا

برباد ہون جب عالم غربت مین سبکبار — جون نکہت گل خاک ہو پہر قصد وطن کا

اوس لب کی نزاکت نہ کہنیچے تجہہ سے مصور — ہو صفحہ تصویر اگر برگ سمن کا

جون عکس چراغان ہو تہ آب نمایان — یون جامۂ آبی مین ہے رنگ اوسکے بدن کا

بکہری ہی رہے زلف جو چہرہ یہ تمہارے — کیون خلق پہ آشوب نہ ہو چاند گہن کا

طومار جگر سوز کو اپنے وہ کرے تہ — گر شمع سنے قصہ میرے سوزش تن کا

اے شوخ سیہ مست ذرا آنکہہ دکہا دے — پہر تازہ ہوا ساغر صہبائے کہن کا

رشک مہ کنعان اوسی کہئے تو بجا ہی — جو دل متوطن ہی تیرے چاہ ذقن کا

ہین ایسے شہید آج میرے نالہ موزون
دم بند ہوا سنکے جنہین مرغ چمن کا

شب چاندنی مین کون یہ پیتا پیالہ تہا — جام شراب بدر و خط جام ہالہ تہا

جب پردۂ زخم دل کا صبا نے اولٹ دیا — تب سر بجیب زخم گل و داغ لالہ تہا

[illegible]

حیرت سوا تو دیدۂ خونبار خشک ہے — وہ دن گئے کہ غیرت ابر بہار تھا
گلگشت لالہ زار سے دل داغ ہو گیا — یعنے نمونۂ جگر داغدار تھا
ہم مٹ گئے مگر نہ مٹی اپنی یہ خلش — تیر مژہ کا کس کے چبھا دلمین خار تھا
اے ہرت موی یہ بھی نہ مجھ تو نے خاک دی — واللہ تیرے دلمیں ابھی تک غبار تھا

جوش جنون یہ ہو کہ موی پر بھی یہان شہید
دیکھا تو شکل جیب کفن تار تار تھا

کوچے مین جو اوسکے مجھے بسمل نظر آیا — حسرت سے تڑپتا وہ میرا دل نظر آیا
مہتاب جو یون میری طرح داغ بدل ہے — کیا چاند سے چہرے پہ ترے تل نظر آیا
تھی موج صبا خاک بسر صحن چمن مین — وہان کون گرفتار سلاسل نظر آیا
رندان طریقت سے ہوئی بحث تو زاہد — پھر مدرسۂ عشق مین قایل نظر آیا

مطلع ہو شہید اور یہ تبدیل قوافی
اس فن مین غرض تو مجھے کامل نظر آیا

تھا طور یہ جس شخص کا جھل بل نظر آیا — کل ہمکو وہ اک تاک کے او جھل نظر آیا
مجھ آج تڑپ مین تری انداز ہی میرا — اے برق تجھے کونسا اجھل نظر آیا
وہ مطلع ابرو ہے ترا جسکے مقابل — مصرع مہ نو کا مجھے مہمل نظر آیا
فردوس ترا کوچہ ہی ای حور بہشتی — فردوس ترے بن مجھے جنگل نظر آیا
پھر مجھکو نئی سر سے دیا درد سر اسنے — ماتھے پہ لگائے ہوے صندل نظر آیا

[illegible]

۱۵

شکل نگین فلک نے جسے نامور کیا
تیر بلا سے پہلے مشک جگر کیا

جون شمع جس نے بزم مین کچھ سوز دل کہا
قصہ سے اوس کا یا نے بس مختصر کیا

قاصد خدا کیواسطے وہ کیا خبر تھی ہائے
اب جسنے مجھکو آپ سے یون بیخبر کیا

سوز و گداز عشق کے اظہار نے مجھے
مانند شمع اشک ندامت مین تر کیا

کرنا تھا مہربان اوسے میرے حال پر
اے عشق تو نے تھا مجھے رسوا اگر کیا

پرواز اس چمن مین نہو جیا اپنی ہمصفیر
صیاد جور پیشہ نے بے بال و پر کیا

ویرانہ گھر ہوا دل خانہ خراب کا
جب سے ہے تو نے یار سیر دلمین گھر کیا

یہ دوسری غزل تیری کیا سحر ہے شہید
افسون کی طرح جسنے ہے فوراً اثر کیا

جسنے تجھے ہے غیرت گلبرگ تر کیا
بلبل کی طرح اوس نے مجھے نوحہ گر کیا

گردش نصیب کی مجھے مانند مہر و ماہ
جس نے تجھے ہے غیرت شمس و قمر کیا

بخشی ہے جسنے صبح بناگوش تجھکو یار
چاک اوس نے میرا جیب برنگ سحر کیا

جون سنگ رہ کہلائین مجھے اوسنے ٹھوکرین
مسجود خلق جس نے تیرا سنگ در کیا

مانند مو کیا مجھے اوس نے نحیف و زار
جسنے کہ اے صنم ہے تجھے مو کمر کیا

سنبل سے بال جسنے دیئے تجھکو اوسنے ہائے
آشفتہ دل کیا میرا زخمی جگر کیا

بے نام و بے نشان ہی کیا اوسنے مجھکو یار
عنقا کی طرح جسنے تجھے نامور کیا

تجھکو لطیف طبع کیا مثل بوئے گل
مجھکو برنگ باد صبا در بدر کیا

گلفروشو مین جو رشک گل تر ہی اک طفل
ہے یہ گوندھا ہوا اوس شوخ پسر کا گجرا

ہاتھ جون شعلہ جوالا جلاتا ہے میرا
بن گئے حلقہ میرے آہون کے شرر کا گجرا

لطف تازہ ہے کیا مجھکو عنایت تونے
خشک و پژمردہ بنا لیس پہر کا گجرا

ہم نے گجرا سی غزل ایسی یہ لکھی ہے شہید
ایک پیدا نہ کرے مہر بشر کا گجرا

کس روز خیال رخ زیبا نہین آتا
کس رات سر زلف چلیپا نہین آتا

کب دلمین تیرے خال کا سودا نہین آتا
کب گاؤن مین گوکل کے کنہیا نہین آتا

کب وہیان عدم مین بھی کمر کا نہین آتا
کب قبر پہ یہان طوف کو عنقا نہین آتا

کیا آئے وہ تنہا کہ بغیر از غم و اندوہ
خاطر مین خیال اوسکا بھی تنہا نہین آتا

جب اوسکو بلاتا ہون تو جون آہوی وحشی
کہتا ہے کہ جا مین نہین آتا نہین آتا

ہون کیون نہ تیری رخکی مقابل یہ آنکھین
کب سامنے خورشید کے حربا نہین آتا

کیا اوس کے رخ و زلف کا ہو وصف کہ تمکو
ڈھب عشق کا جون قیس و زلیخا نہین آتا

والشمس کا سورہ تمہین از بر نہین یوسف
واللیل کا پڑھنا تجھے لیلا نہین آتا

جون شبنم و گل ہون کبھی گریان کبھی خندان
اے رشک چمن مجھکو بہلا کیا نہین آتا

غیر از دل پر آبلہ محفل مین ہمارے
اے بادہ کشو ساغر و مینا نہین آتا

وحشت مین سپند اپنی گریبان ہوس کو
اے قیس بجز دامن صحرا نہین آتا

کہنے کو تو شاعر ہین مگر شعر کا لکھنا
مانند شہید ایک کو اصلا نہین آتا

چشم دل کھول کے اندک حق و باطل سمجھا — صاف ہین دل کی زبان میری زبان دل سمجھا
نیک و بد ہر کا ہرگز نہ مسیا دل سمجھا — آتش راہزنان آتش منزل سمجھا
دل کو خوناب کیا تب سخن دل سمجھا — مشکل آسان ہوی آسانکو جو مشکل سمجھا
خوار ہے جہل مرکب کی بدولت جاہل — وہی عالم ہے جو جانے کہ ہے جاہل سمجھا
ذکر قلبی اسے کہتے ہین کہ پاس انفاس — کیا ہی غنچون کو گیلے ہے کوئی کامل سمجھا
وہم ہرگز نہ تہا اس خفقانی دل کا — حل کی تختی کو جہاتی پہ بڑی سل سمجھا
چین سے جنبش پر او سکو نہ آتا اکدم — راحت بال زدن خاک نہ بسمل سمجھا
کیا تجھے عالم حیرت کی خبر آئینہ — لطف یہ دیدۂ وا ماندۂ بسمل سمجھا
کون تہا قیس کہان بانگ انا لیلی کے — یا رمت مین زبان جرس دل سمجھا
کس کے ابرو کے تصور مین خراش دل ہے — دم کی تحریک کو مین خنجر قاتل سمجھا

اتبو رنگین کوئی کہئے شہید ایک غزل
یہ تو تک جوڑ کے حضرت نے لیا دل سمجھا

مرتبہ شاہ کا حق سے فقرا نے چاہا — اوج حسن آپکا بندہ کی دعا نے چاہا
بے وفا تجھکو مرے صبر و وفا سے کیا کام — تو وہ کر جو کہ ترے جور و جفا نے چاہا
اول جست مین پہونچی فلک ہفتم پر — عرش تک اپنا عروج آہ رسا نے چاہا
کب وہ ہوتا ہے جو بندہ کی رضا مین آیا — وہی ہوتا ہے جو مولا کی رضا نے چاہا
بزم ہستی سے اوٹھا دے انہین صبح پیری — شمع کی طرح یہ ارباب وفا نے چاہا

بولا وہ مجھکو دیکھکے دیوانہ ہے نیا

لالہ رو کے عشق مین کھاے جو داغ
سینہ میرا تختۂ لالا ہوا

صاف دل ہون شکل آئینہ مجھے
جامہ عریان تنی زیبا ہوا

مین تو پروانہ ہون تجھپر شمع رو
مجھہ سے کیون اتنا تو بے پروا ہوا

ہے دل صد چاک وابستہ میرا
زلف مین شانہ نہین اولجھا ہوا

دشت مین وحشت کے مجنون آجتک
کون مجھسا بادیہ پیما ہوا

دلمین گل رو کے ہے مژگان کی خلش
سو کہہ کر اس غم سے مین کانٹا ہوا

مین نے چومی زلف تو کہنے لگے
مار کہائیگا تجھے سودا ہوا

شیشۂ مے آبلہ سا اے کلیم
ہاتھہ مین میرے یہ بیٹھا ہوا

عکس رخ سے ایک بحر حسن کے
چشمۂ آئینہ اک دریا ہوا

اف رے زہرافعی زلف سیاہ
سنگ میری قبر کا نیلا ہوا

ایک بھی نالہ نہ بلبل کا سنا
کان گل کے ہوتے مین بہرا ہوا

صبح تیری ہے جبین رخ آفتاب
خال روشن صبح کا تارا ہوا

سورۂ جن صبح پڑھکر دم کرو
اک پری کا ہے مجھے سایہ ہوا

وہان گلے مین نرگس بیمار کے
خط سرمہ نیلگون گنڈا ہوا

سنکے شاعر لیتے ہین شعر شہید
زندہ ہندوستان مین ہے سودا ہوا

گرگٹ کرو ملاحظہ اہل زمن نیا	ہر لحظہ رنگ بدلے ہے چرخ کہن نیا

ہے کاٹ سی تیرے خم ابرو کے دل دو نیم
تیغا ہے بدوان کا او تیغ زن نیا

ہے طرز کہنہ شعر کی اب مجھ سے تو شہید
مضمون نئے زبان نئی ہے سخن نیا

نکتے میرے قلم کے شرر ہین غزل ہی گرم
مارا ہے اس زمین مین مینے یہ گمن نیا

آنکہ تیری نہین لیتا ہے غضب جادو کا
سامری سحر سے گوسالہ بنا کر جو کا

لطف بوسہ بت شیرین لب ترش ابرو کا
لب یہ دیتا ہے میرے ذائقہ شفتالو کا

شور بلبل تہا نہ قمری کی اثر کو کو کا
صبح مین نے جو کیا باغ مین نعرہ ہو کا

رخنہ جلوہ نظر آیا جو تیرے گیسو کا
دین مسلمان کا اور کیش بنا ہندو کا

کند ہے تیغ قضا دشنہ ہی تیز ابرو کا
فوج مژگان نے نشان چہین لیا بازو کا

دہیان ہے قبر مین بہی مجہکو تیرے ابرو کا
کاٹتا دلکو ہے جوڑا میرے ایک پہلو کا

جلوہ گر رنگ ہی اس باغ مین مین اور تو کا
مجہمین او راوسمین ہی رابطہ گل اور بو کا

دوست ہاتہ آئے تیرے چشم کے گر آہو کا
رنج وحشت کو مین تعویذ کرون بازو کا

وہی مالک ہی شہید اپنے بد و نیکو کا
ہاتہ سر پاؤن نہ جسم اور نہ دل قابو کا

خزان کے آنیسے گلزار کا مزا تو گیا
چمن سے ہو چکے بیگانہ آشنا تو گیا

نہ کیجیو میرے دلبر سے کچہ سوال وجواب
نہ تذکرہ نہین معقول جی گیا تو گیا

تلاش دین نہی فکر دنیوی کے سبب
بتون کو چہوڑئے اب کسلئے خدا تو گیا

19

[illegible] آنکھون سے ہوا [illegible]
کیونکہ قبر پر میرا گنبد مینائی تہا
بادۂ و ساغر و مینا سے [illegible] مدام
ہم دگلشن کو بہت دعوی رعنائی تہا
[illegible] قامت سے ترے کیا خوب ہی [illegible]
[illegible] کی افسانہ سودائی تہا
نام مجنون کا بھی دنیا مین نہان گم تہا
[illegible] زلف پریشان بر و [illegible] تماشائی تہا
دل جو طفلی مین وہ بت خود آرائی تہا

غنچہ سان کچھہ کہا نہین جاتا	مثل گل چپ رہا نہین جاتا
پرزہ پرزہ ہوا ہے پہلو مین	چاک دل کا سیا نہین جاتا
دم گریہ بھی مثل شیشۂ مُل	لب سے پیمانہ تھما نہین جاتا
اوسکی دانتون کی آب و تاب کو دیکھ	آنسوؤن سے بہا نہین جاتا
صبر و تسکین ہے اب نہ تاب و توان	درد فرقت سہا نہین جاتا

مین ہون بلبل اسیر زلف شہید
دام مین چہچہا نہین جاتا

خال ابرو ہے کہ اختر ماہ نو کے پاس کا	صبح کا تارا ہے یا تکمہ ترا الماس کا
دل میرا اثر مردہ ہے اوس گل کے چہرہ پر بچھا	لب گل گلشن روش کہلتا ہے گل قرطاس کا
اے سحر چاک گریبان مین تیرے آیا نظر	رنگ و بو کچھہ حضرت عیسے کے سے انفاس کا
چاک مین دیوانہ کرتا ہون گریبان اسلیے	ہاتھہ مین آیا ہے میرے جب سے دامن یاس کا
جرم حق اللہ بندہ کے جز منہ ہو تو ہو	مظلمہ لاکن برا ہے اس سے حق الناس کا
کیون نہ پھر کون جرعہ بھی خاک پر مین ساقیا	دہیان آیا تشنگان رفتگان کی پیاس کا
دیکھنا چشم حقارت سے نہ ہمکو منعمو	فقر کی دولت پہ کرتے ہو گمان افلاس کا

عشق کی تعلیم مین اوستاد رستم ہون شہید
مینے سر توڑا ہے دیو نفس سے خناس کا

ہجر کی شب ہے کوئی مونس تنہائی تہا	زلف کی فکر تھی اور آپکا سودائی تہا

[illegible]

کیون پھر گئیں اوسکی مری جانب سے نگہ تیز
ایسا کبھی برگشتہ مقدر نہوا تھا

اوس خط کے تصور نے کیا خاک کا پیوند
جون مور مرا از زیر زمین گھر نہوا تھا

قامت ہی ترا موجد آشوب قیامت
دنیا مین بپا فتنۂ محشر نہوا تھا

آشفتہ سر سلسلہ مویان جنون ہون
سر وز ازل طالب افسر نہ ہوا تھا

اب پیچ وہ کہتا ہی تر و تازہ تھا آگے
سنبل ترے جب زلف سے ہمسر ہوا تھا

محراب حرم آج نہ کچھ ہے خم ابرو
کب سجدہ گہ خلق ترا در نہ ہوا تھا

اوس لب کی مسی چوس کے چمکا ہی مرا رنگ
اکسیر سے تھا دور تو مس زر نہ ہوا تھا

اوس روے مخطط کی ہون قرآن کا حافظ
جو قاضی بیضا کو بھی از بر نہوا تھا

دھو ڈال کتابین کہ دلا عشق تھا موجود
جب جلوہ نما علم کا دفتر نہوا تھا

رخ کان سکے بالے مین ترا دیکھہ شب ماہ
ہالے مین رخ بدر منور نہوا تھا

خوشبو تری اے رشک گل آتی ہی چمن سے
ایسا تو کبھی باغ معطر نہوا تھا

دولت سے قناعت کے شہید اپنی لگا ہاتھ
وہ ملک جو مقسوم سکندر نہوا تھا

مثال برق ہے جسطرح پیرہن ٹھنڈا
وفور اشک سے یون ہو مرا کفن ٹھنڈا

کھلے گا اور نیا گل جو آہ کا جھوکا
پھر آ گیا کوئی اے بلبل چمن ٹھنڈا

فسردہ ہے جو بہت دل مری طرف سے ترا
کیا کسی نے تو اے رشک یاسمن ٹھنڈا

جو مارتا تھا ہی دست و پا ترا بسمل
تڑپ تڑپ کے ہوا بس وہ خستہ تن ٹھنڈا

پرتو مہر سے ہے گل پہ سنہرا پانی
تو نے اسمین جو دُرو لعل پروئے تو ہوا

یا ترے ہاتھ مین نازک ہی یہ زر کا پنکھا
حلقۂ زلف ترا لعل و گہر کا پنکھا

دم کا پنکھا تو یہان ہات کا تکیہ ہی شہید
ہے کہان بالش سر اور کدہر کا پنکھا

یاد مین زلفون کی دل کہتا ہی گہوڑا سانپ کا
دی مباف زر کو چوٹی کی جو شب اوسنے گرہ
ہی ارے موذی ترے زلفونکی ماریکی وہ خبر
مار اپنے نفس سرکش کو کر اس موذی کو زیر
مین ہون بیمار اوسکی زلفون کے لٹونکی دسیا
خاک پا مردان حق کا ہو کہ اونکا ہی یہ حکم
جب نہا کر یار نے اپنی نچوڑے سر کے بال

راجہ بسی کی طرح بچہا بچہوڑا سانپ کا
طور کی شعلہ ذی گویا سر مروڑا سانپ کا
اک سرا ہاذ جسکے مرقد کی ہی جوڑا سانپ کا
یعنے اک رسی ہی پہر جب دانت توڑا سانپ کا
گہول کر مجکو پلا دو زہر تہوڑا سانپ کا
رکہتے ہین چیتے کا گہوڑا اور کوڑا سانپ کا
مین یہی سمجہا کہ اوسنے رس نچوڑا سانپ کا

مانگ مین موتی بہرے اوسنے تو مین بولا ای شہید
انسٹریان آئین نکل یہہ بیٹ بہوڑا سانپ کا

ہی پڑا اول قدم یہان حضرت انسانکا
رخ پہ اوسکی لاجوردی کب ہے پتا کان کا
ماہ رو دیکہا جو چاہے حسن کی ہی بہار
کسکے خویش و اقربا بہائی یہہ سب جنجال ہے

تختہ جنت ہی تختہ ملک ہندوستانکا
برگ لالہ پر پڑا ہے سایہ نافرمان کا
رو برو رکہہ آئینہ میرے دل حیران کا
مرد کو کچہہ بہی بہروسا ہی تو اپنی جان کا

افعی زلف نے کاٹا کہ بن موے ترے
پڑ گئے سیکڑون پانی کی گہڑی سنبل پر
منفعل آب دم تیغ سے خجلت کا عرق
قد دلجو وہ نظر مین ہی کہ قمری تیری
شاخ سے تاک کے انگور مین جہڑتے جسطرح
مضطرب برق صفت شوخ ہی گہبرا جانیکا

عرق ای ابروے خمدار کی بجہو ٹپکا
غسل کے وقت ہر ایک وسکا جو گیسو ٹپکا
پر عرق دیکہہ کے قاتل ترے ابرو ٹپکا
آنکہہ سے اشک سر لب جو ٹپکا
مژہ تر سے مری یون ہر اک آنسو ٹپکا
ترا احسان ہو لگا ابر جو دے تو ٹپکا

عشق کا تیر مگر تو نے جگر مین کہایا
جائی اشک آج شہید آنکہہ سی لوہو ٹپکا

یہہ حوصلہ میرا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا
ڈرتا ہون طبیعت نہ کہین ہاتہہ سی جاے
سو باتین نہ کہنی کی وہ کہتا ہی پہر اوسپر
کرتا مین سفارش تری ہی بلبل نالان
جاڑے مین نہ یون ہٹ کی ذرا سنئیے مجہہ سی
مہمان کی خاطر ہی عزیز اہل جہانکو
مجکو بہی فسون یاد ہی لیکن ترے لب مین
جون شمع تری شعلہ رخ اب گرم زبان ہے
تہا شعر کا چرچا تو شہید اور وہ تہا دور

یا منہ مجہی تیرا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
پہر اور سبب کیا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
کہتا ہون تو کہتا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
گل کان سے بہرا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
یہہ موسم گرما ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
تو گہر مری آیا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا
اعجاز مسیحا ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
پہر اسپہ یہ دعوی ہی کہ مین کچہہ نہین کہتا
وقت آج کل ایسا ہے کہ مین کچہہ نہین کہتا

تدبیر سے وہ مٹ نہیں سکتا ہی زینہار
جو کچھ قلم نے دفتر تقدیر پر لکھا
ہر چیز کی ہے گردش دوران یہ سرنوشت
میرے جنون کو حلقۂ زنجیر پر لکھا

قصہ شہید میرے دل بیقرار کا
گرچہ نہیں ہی قابل تحریر پر لکھا

نامہ جو ہمنے تمکو بتواک قلم لکھا
جون خامہ ہاتھ جوڑ کی دو دو نیم لکھا
عاری ہی نقش طول امل سے دل حزین
جاتا ہی جسطرح ورق نم پہ کم لکھا
پرہیز تجکو ای دل بیمار کیا ضرور
اتنو ترا علاج مسیحا نے سم لکھا
جن سے ہی یادگار نشان وہ کدہر گئے
نکتہ یہ ہی بصورت نقش قدم لکھا

حرف وفا کو لوح دل خاص و عام پر
تو نے شہید سحر بیانی سے قلم لکھا

ہار بنا ان پارۂ دل کا مانگ نت گجرا پہولونکا
عاشق مفلس اور کہان سے لاوے گہنا پہولونکا
دیکہے ہے وہ صبح چمن مین جا کے تماشا پہولونکا
داغون سے بنجاتی ہے سینہ عاشق کا تختہ پہولونکا
کاش دل صد چاک یہ بنکر بیچنے والا پہولونکا
کوئی بتا نہیں جا کے پکارے لو کوئی گہنا پہولونکا
صبح نہیں ہی جو جلایا گلشن مین لالے نے چراغ
دیکہہ رخ گلنار ترا نکلا ہی دوالا پہولونکا
مجہکو نہ لیچل باد بہاری رنگ چمن ہی وحشت خیز
جیب سے لیکر دامن تک سو ٹکڑے ہی کرتا پہولونکا
دہوپ مین اوسکا ناتی قفس صیاد ستم ایجاد رکہی
رہتا تہا جس مرغ چمن کے سر پر سایہ پہولونکا
تو نے لٹایا انگارون پر صبح تلک گل وعدہ خلاف
تیری خاطر ہمنے کیا تہا شب کو بچہونا پہولونکا

عہد پیری ہے جو کرنا ہو عمل کرلے شہید
پہر ترے ہاتہ ارے وقت نہیں آنیکا

روکے طالع سی کہا قیس نے تو کیا اولٹا
کہ نہ سیدہا ہی سمجہتی ہی نہ لیلا اولٹا

ایک اولٹا نہیں تو مجہسے زمانا او لٹا
کیا نظر پلٹی تری پیر انصیبا او لٹا

جلوہ گر ابر تنک سے ہوا نور اوس نے جو مین
جون نہ چادر ہم منہ سے دوپٹا اولٹا

ناگ کالا کوئی جون ڈس کے پلٹ جاتا ہی
دلکو یون مارکے گیسوے چلیپا اولٹا

ہوکے گر رو بقفا تو اوسی آنکہیں دکہلائے
رم کرے ڈر سے وہین آہوے صحرا او لٹا

مے کوئی میکدۂ دہر مین ہوے کیا خاک
چنبر چرخ ہی اک مے کا کٹورا او لٹا

جنکا جامہ ہی سفید اونکا ہی دل بہی ستہرا
چاندنی کے نہین کچہ جامین سیدہا او

گہر مین آیا مری صد شکر وہ بجز خوبی
بارے احسان خدا کا ہہا دریا اولٹا

زلف اولجہی ہوے سلجہائے جو مین اوسکے
تو کہا اوس نے کہ جون الف سی لٹکا اولٹا

دلمین رہ جاے نہ ارمان شہادت قاتل
حلق پر بہول کے تیغا نہ لگانا او لٹا

مین نے اوس سے جو کہا مایل رخسار ہون مین
آئینہ مجکو دیا یار نے دکہلا او لٹا

بات سیدہی کو مری تو ہی سمجہتا او لٹی
پہر مجہی پر یہ عتاب آپ ترسا اولٹا

ق

یار کی شربت دیدار سے اچہا ہو گا
سارا منصوبہ تمہارا ہے اطبا اولٹا

نسخہ لکہو نہ رکہے ہی مرض عشق شہید
کہ مداوا کا اثر ہووے مبادا او لٹا

پرتو افگن وہ بھوین کیون نہون دل پر مرم
سایہ رہتا ہی سر مردہ پہ تلوارون کا

بوسہ لینے سے ترے خال لب شیرین تلخ
بھول جاتا ہی مزا مجکو شکر پارون کا

چاک قرآن نکر اس بت زندیق مزاج
دل صدپارہ بھی ہے ترجمہ سیپارونکا

دشت مین شعلہ جوالہ جو آتا ہے نظر
گرم وحشت ہی یہہ حلقہ ترے آوارونکا

جوتے پاؤن مین چنگیز و ہلاکو ترے
تو وہ سرخیل ہے دنیا کے ستم گارونکا

کیون ملایک نہ مرے زائر تربت ہون شہید
خاک پا ابن علی کے ہونہین زوارونکا

مانگ کا خورشید رو کے خط جو پیدا ہوگیا
دن دیے ظلمات کا موجود رستا ہوگیا

مین نے وہ نازک کمر دیکھی تو دبلا ہوگیا
سو کیہ کر یہانتک ہوا کانٹا کہ تنکا ہوگیا

جلوہ گر شب کان کا جب اون کے جھمکا ہوگیا
آسمان پر منفعل عقد ثریا ہوگیا

کیا کہون پہلے کیا تہا اور اب کیا ہوگیا
وصل دریا سے ہوا قطرہ کا دریا ہوگیا

شوخ کا دیدہ جب اپنے حسن پر وا ہوگیا
شکل آئینہ وہ اپنا آپ شیدا ہوگیا

چودوین کا چاند وہ آیا مرے گہر مین جو رات
چاندنی کا فرش میرے گہر مین اجلا ہوگیا

خط سبز اور لب کی جان بخشی تمہاری دیکہکر
زہر کہایا خضر نے مردہ مسیحا ہوگیا

اب جو گہری دوستی پیدا ہوئی ہے غیر سے
اور بھی پردہ ہمارے اون کے گہر کا ہوگیا

پرتو روح القدس سمجھا تو عیسے کیطرح
مجھسے بیعت یاب رہبان کلیسا ہوگیا

حلقہ طوق کمر اوسکے ہوے دونون یہ نام
دام مین اپنے مقید آج عنقا ہوگیا

٢٧

اف رے زہر افعی زلف سیاہ — سنگ تربت تک بھی نیلا ہو گیا
مین تو مضمون کمر کی فکر مین — سوکھہ کر افسوس تنکا ہو گیا
اک نگارین پا جو آ نکلا شہید — حال مرقد کا مری کیا ہو گیا

اوس بھبھوکے سے قدم رکھنے کے ساتھہ
تا فلک اک شعلہ اونچا ہو گیا

یہہ تحمل نکرے کیون ترا بسمل پیدا — کھا کے پیکان کیا اوسنے نیا دل پیدا
بحر الفت مین سمجھہ رکھیو قدم حضر مثل — یہہ وہ دریا ہے کہ جسکا نہین ساحل پیدا
سلسلہ بار کا چاہے جو تری محفل مین — پہلے جون شمع کرے اشک مسلسل پیدا
قیس بیہودہ جو محمل کے پڑا تھا پیچھے — دنین کیا کر نہ سکا لیلی و محمل پیدا
مثل فرہاد کہین ایک تو پیدا ہو کوئی — سیکڑون ہوتے ہین شیرین کے مقابل پیدا
اور اگر راست کوئی پوچھے تو اب دنیا مین — نہ وہ مقتول مین پیدا نہ وہ قاتل پیدا

واہ عشق خلف شحنہ بازار نجف ✣
کیون شہید ایسا کیا مرشد کامل پیدا

مسیحائی کو جب مثل مسیحا یار اوٹھہ بیٹھا — صدائے قم باذنی سنکے مین کبار اوٹھہ بیٹھا
خدا ہی جانے دیوانے کو تیرے کیا خیال آیا — جو سوتے سوتے زانو پر دو تھپڑ مار اوٹھہ بیٹھا
سگ لیلی کو شاید قیس کا دہوکا ہوا ایسا — جو سنکر مری زنجیر کی جھنکار اوٹھہ بیٹھا
ملی وحشت جنون سے مجکو داد آبلہ پائی — دہرا جس کوہ و صحرا مین قدم ہر خار اوٹھہ بیٹھا

بول بالا ہے مرا عالم بالا پہ شہید
کہ تصور مین وہ موزون قد بالا ٹھیرا

آستین کا ہر شکن یہان موج طوفان ہوگیا
صورت گرداب گریہ سے گریبان ہوگیا

باغ اک طرفہ خیال چشم فتان ہو گیا
دل کو میرے شوق سیر نرگستان ہوگیا

دیدہ اوس آئینہ رو کو دیکھہ حیران ہوگیا
جب پریشان زلف دیکھی دل پریشان ہوگیا

ابروے پرخم تری قاتل خراسانی ہی تیغ
زرفشان جوہر تیغ خراسان ہو گیا

کوہکن کو غسل کی خاطر ہی پانی شیر جو
اور کفن ہی بیستون کا اوسکو دامان ہوگیا

دور ہی دامان صحرا کا مری زنجیر پا
ہے گلے کا طوق وحشت مین گریبان ہوگیا

عشق مین ترسا پسر کے شیخ صنعان کیطرح
رشتہ زنار یہان تار رگ جان ہوگیا

عشق کی دولت ہوی تسخیر اقلیم جنون
داغ دل ہر اک مرا مہر سلیمان ہو گیا

عشق دندان مین ہوئین آنکھین مری دُربار
دیکھہ کر پانی ہی تیلا ابر نیسان ہو گیا

تیرے لعل لب سے مین نے سیکڑون بوسے لئے
آج بندہ والی ملک بدخشان ہو گیا

جب سے دیکھی ہین عرق آلودہ پلکین یار کی
کیون نہ تڑپون میرے دل پر تیر باران ہوگیا

تیرے زلف و رخ پہ آشفتہ ہین شیخ و برہمن
اب مسلمان ہندو اور ہندو مسلمان ہوگیا

عشق تیرے ابرو کا ہے مجھی جون ماہ نو
ہے تہ خنجر گلا مین تیرے قربان ہو گیا

وادی وحشت مین طی کرتا ہون مین آنکھون سے راہ
میل چشم آبلہ خار مغیلان ہو گیا

آفتاب تازہ مضمون اوج چمکا ای شہید
میرا مقطع مطلع مہر درخشان ہو گیا

نور کا سورہ و ظلمت صبح کا بیان ہو گیا
بال رخ مین دیکھا مجھے حفظ قرآن ہو گیا
جنگلی پروانہ کا وہ بت عشق کا سامان ہو گیا
تیغ ناوک ہوگئی اور تیر مژگان ہو گیا
بن بلا ہی آہو چشم فتان ہو گیا
ہم او قدر موقوف سم غزالان ہو گیا
سجدہ ہوتا ہے تر و محراب ابرو کی طرف
بتکدہ برباد سے اور کعبہ ویران ہو گیا

[illegible]

۲۹

کہتا ہی آدمی سے زمین کا بہرا نہ بیٹ
رہتا ہے گور مین لپٹ جانا کفن کھلا

خبطی سمجھی جنون زدہ کہنے لگا مجھے
منہ اوسکا دیکھکر جو دیوانہ پن کھلا

انجام کار کوہ کنی کا ہے جان کنی
جب سر دیا تو تجھپہ یہ سر کوہکن کھلا

رہتا ہی راتدن تری رخسار کیطرف
جون ماہ و مہر دیدۂ اہل زمن کھلا

سرخ و سفید تہا ہی ترا رنگ و سیہ آج
اووا دیٹہ اور بہی گل پیرہن کھلا

ہے آفتاب فکر شہید اوس سے مثل صبح
اہل جہان پہ رتبۂ شعر و سخن کھلا

جذب عشق اوسکے دل سخت مین گھر کیا کرتا
نالہ میرا کبھو پتھر مین اثر کیا کرتا

جز رخ و زلف کسی شے پہ نظر کیا کرتا
دو سر مشغلہ مین شام و سحر کیا کرتا

تیر مژگان کا ہدف سینے کو اپنے تو کیا
کبھو اوس نے زیادہ مین جگر کیا کرتا

عشق دندان و دہان و لب جانان ہی رہا
لیکے صدف تجہ لعل و گہر کیا کرتا

نوشداروکا اثر ہی لب شیرین مین تری
خال لب زہر جو دیتا تو ضرر کیا کرتا

آہ سے میری ہوا جل کے فلک خاکستر
گر نہ غنچہ کو جلاتا تو شرر کیا کرتا

رخ سے وین اپنے اوٹہا رشک قمر نے زلفین
منہ نہ بدلی مین چھپاتا تو قمر کیا کرتا

ایک سر کٹنے سے پیدا ہوی سو سر جون شمع
تہ خنجر جو نہ کہتا تو مین سر کیا کرتا

غم فرزند مین یعقوب کی آنکھین ہوئین
نہ پسر کیلئے روتا تو پدر کیا کرتا

دانت منہ مین ترے موتی سی چمکتے دیکھے
منہ صدف مین نہ چھپاتا تو گہر کیا کرتا

مجکو ہوی نہ نصیب شہادت کی سلطنت
آخر وہ برگ کاہ تو مین کہربا ہوا
کیفیت ہی مین پیاسی ہے جذب شوق سے
مین فصل گل کے بعد توبہ سے رہا ہوا
دکھلا نہ حیف باغ ہی ہم ہوا ہوا
ہر حلقۂ زلف کا مرے ساحل بلا ہوا
صیاد کے ہے دام مین دل مبتلا ہوا
ناخن تمہارے تیغ کا عقدہ کشا ہوا
ایماے ابروان کے دل گستہ وا ہوا

کشتۂ ننگ ملامت زدہ عار رہا	ہے فلک دشمن جان اوسکا جو صاحب عزت

بخدا عشق ہی طینت مین شہید غم کی
جب تلک زندہ رہا عشق دہ [illegible] وچار رہا

و قفہ مین ایکدم کے مرا دم ہوا ہوا	شبنم روش گلو سے زمین آشنا ہوا
لب اوسکا مجکو چشمۂ آب بقا ہوا	اک بوسۂ دہن سے حیا مین ہوا ہوا
یہان کیا ظہور نمود ہوا کیا فنا ہوا	آیا نظر نمونہ مرے ہست و نیست کا
تو گرچہ شاہ حسن ہوا مین گدا ہوا	افتادگان خاک پہ بھی ہے نظر ضرور
ممنون سعی قاصد باد صبا ہوا	بوے خوش نگار ہے خط کا مری جواب
شمشاد ایک پاؤن پہ ہی کیون کھڑا ہوا	کس سرو قد کی باغ مین آنیکی ہے خبر
تا حشر زندہ مجھسے بھی نام وفا رہا	پروانہ وار کی جو فدا شمع رو پہ جان
تیغا ہی آب ہر سے تیرا بجھا ہوا	قاتل کب ابروے ترے وسمہ سبز ہے
ناخن کبھی نہ گوشت سے ہرگز جدا ہوا	دل سے نہ ابروؤن کا گیا یار کے خیال
جو شخص اوسکا کشتۂ تیغ جفا ہوا	مانند شمع زندۂ جاوید ہو گیا
جون ماہ نو مرا تہ خنجر گلا ہوا	کہتی ہے ماہ نو سے گریبان کی تری
کشتہ وہ نہین ہوا مجھسے خدا ہوا	پھرتی ہے جیتون اوسکی بھی مجھسے کہ جہان
آنکھون مین گرد یار کے سرمہ لگا ہوا	آنکھون سے آہوون کے ڈھلاتا دیکھکر
کیا حال تھا شہید ترا اور کیا ہوا	لکھہ اور اک غزل کہ شگفتہ زمین ہے

شہید کسکی تیغ کا پامال ہما ہوا
رہتا ہون مشق پہ [illegible] ہوا
میرے سرہانے یار کا منہ [illegible] آفتاب
آنکھون مین [illegible] ہوا
چلتی ہے باد سرد [illegible] ہوا
ابر بہار [illegible] ہوا
سجدہ مین سر مرا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اک موتیون کا ہار رنیا چشم تر بنا
جو قطرہ اشک کا مرے ٹپکا گہر بنا

رنگ صبیح اور لب شیرین سے جا مین
تیرا دہن ہے کاسۂ شیر و شکر بنا

کس شعلہ رو کی یاد مین روتا ہون مین لہو
ہر قطرہ خون گرم کا میرے شرر بنا

گو قالبون مین صورتین ڈہلتی رہین مگر
پتلا بنا جو درد کا وہ ہی بشر بنا

تصویر اوسکی کہینچے تو صورت گر خیال
کنج عدم مین پر عنقا کمر بنا

تعمیر دل کو چشم بصیرت ضرور ہے
تو گہر بنا کرے تو اوسی پہلے در بنا

ہر دم نگار پردہ نشین میرے دل مین ہے
تیرے ہی واسطے ہے یہ خلوت کا گہر بنا

وہ رخش حسن ابلق لیل و نہار ہے
زلف اوسکی شام رنگ عارض سحر بنا

میری جگر کا چاک رفو کر تو اے مسیح
سوزن مژہ کی رشتہ تار نظر بنا

خنجر سے تو شہید مجھے کر کہ مثل شمع
کٹنے کے واسطے ہے مرے تن پہ سر بنا

عشق بت کا فر دل غمناک مین آیا
وہ پاس کب آئیگا کہ دم ناک مین آیا

واقف ہوی ہم ذوق کباب نمکین سے
جب درد محبت دل صد چاک مین آیا

نام اوسکا مرے دل پہ نہ کیون نقش کرے عشق
نگ لعل کا نادر کف حکاک مین آیا

سرگشتہ بگولے کیطرح اوسکی رہی خاک
جو دائرہ گردش افلاک مین آیا

جبتک کہ وہ تہا صاف جو آب اوسکا تہی صاف
خط یار کو آیا ہی کہ خط ڈاک مین آیا

خال لب جانان کا لیا بوسہ بصد کیف
کیا مجکو مزا نشۂ تریاک مین آیا

سراغ مین کمر یار کے رہی تشویش
برنگ ہالہ سنور رہا مرا آغوش

وجود مین دہن تنگ کے کلام رہا
تمام رات جو بر مین مہ تمام رہا

نہ کیونکہ لالہ ہو خاک شہید سے پیدا
صدا تصور رخسار لالہ فام رہا

دست و پا مین چار دن رنگ حنا رہجائیگا
خون میرا تیرے دامن سے لگا رہجائیگا

دل مین گر اندیشۂ زلف رسا ہو جائیگا
یار غار قبر ساتھ اک اژدہا رہجائیگا

باغ مین شرمندگی سے تو عروس گل کی طرح
سر تمہارے آگے غنچہ کا جھکا رہجائیگا

محو دیدار بتان ہون یا درخ مین بعد مرگ
دیدۂ شوق دید مین حسرت سے وا رہجائیگا

سرو قد شمشاد اوٹھیگا تری تعظیم کو
باغ مین اک پاؤن پر غنچہ کھڑا رہجائیگا

یوسف مصری لب شیرین کے تیرے ذوق مین
جون زلیخا ہونٹھ اپنے چاٹتا رہجائیگا

گلرخون کا مین ہون عاشق بعد از ان الصنم
قبر کا گنبد برنگ گل کھلا رہجائیگا

زمزمہ سنجی مین تو مجھسے نہ ہم آواز ہو
بلبل نغمہ سرا نغمہ ترا رہجائیگا ۔

گورے منہ پر اوسکے دیکھو دو دوپٹہ کی لہر
برق کا ابر سیہ مین کوندنا رہجائیگا

مثل بوے گل جریدہ کاروان سے اب ہو تو
یہہ بکھیڑا اکدن سارا دھرا رہجائیگا

مرگیا مین تو عیادت کو نہ آیا سیر ہاے
مرتے دم تیری تغافل کا گلا رہجائیگا

ناصحا جوش جنون ہونے نہ دیویگا رفو
فصل گل مین جیب مثل گل پھٹا رہجائیگا

کھینچنا اوسکو جو دیکھے گا محبت سے مرا
تنکے جتنا شرم سے تو کھہ ربا رہجائیگا

آیا جو نام بزم مین اوس بت ہان پان کا
سو کہا جو پلا تو چلا کہیت دہان کا

فرماتے ہین مرا دل خون گشتہ دیکہکر
ملتا ہی اسمین نقشہ مری پیکدان کا

سو کوس اشتیاق مین دوڑا چلا گیا
چہوڑا نہ ساتہہ تجہین پر سار بان کا

خوبان دہر گرچہ مین سارے حسین مگر
کچہہ اور رنگ روپ ہے اوس نوجوان کا

پرتو پڑا ہے جب سے ترا سینہ شعر و
جلوہ ہے میری دلمین عیان شمعدان کا

موج ہوا نے چرخ پہ پہونچا دیا غبار
خوب آسرا ملا مجہے اس نردبان کا

آغاز رخ پہ خط کا ہوا بوسہ دیجیے
دینا ضرور چاند گہن مین ہے دان کا

خون گشتہ دل کو میرے چبا رکہہ کے گال مین
خوش ذایقہ لطیف یہ بیڑا ہے پان کا

گرگٹ سدا یہ گرچہ بدلتا رہا ہے رنگ
ہر آج کل کچہہ اور ہے رنگ آسمان کا

ظاہر مین گرچہ وہ نظر آتا نہین مگر
ہر چیز مین نشان ہے اوس بے نشان کا

بیمار اب پڑا ہے کہ مرتا ہے سنکے کون
یہ ڈہب نیا ہے دوستی کے امتحان کا

لیتا خراج چین سے ہی اور حلب سے باج
شفاف آئینہ ترے ہر ایک ران کا

تیغ نگاہ کو نہ چٹا سنگ سرمہ تو
بران یہ تیغ نہین محتاج سان کا

کرتا تہا خاکسار کبہی لامکان کی سیر
کیا پوچہتے سراغ ہو میرے مکان کا

ہم اور وہ دو چار ہین جون عکس و آئینہ
حایل یونہین حجاب ہی اک درمیان کا

روزی پہ شکل ماہ قناعت ضرور ہے
ساری کبہی تو ہی کبہی اک پارہ نان کا

سو بار اسپہ برق گری ہمصفیر باغ
پر خار و خس جلا نہ مری آشیان کا

جاتی ہے آہ شرربار ہماری تا عرش
جلوے اے مہ نکرے ابر سیہ مین بجلی
دیکھ لی داغ جگر کی مری جسوقت بہار
وہ سیہ بخت ہون مین گوندھکے کالی مٹی

جل کے طوبی کی نہ چوٹی کا ہو ڈالا کالا
گورے منہ پر ترے دیکھے جو دوشالا کالا
جلکے یکدم مین ہوا رشک سے لالا کالا
تن کا سانچا ہے قضا نے مرے ڈھالا کالا

باغ سوسن کا بنا مین نے دم ذبح شہید
خون یک مشت ہوا پر جو اچھالا کالا

خال رخسار ہے اوس رشک قمر کا تارا
خال رخسار صنم کا ہے سحر کا تارا
رشک مہ تیغ ہے ابرو کی تری رشک ہلال
زیر ابرو ہے ترا دیدۂ روشن ایسا
تری آنکھون مین ہو دنبالہ کھنچا کاجل کا

شب ہے لطف دہی عارض ہی سحر کا تارا
مہر و مہ ہوگئے بے نور کدہر کا تارا
آسمان تیری سپر پھول سپر کا تارا
مشتری جیسے کہ ہو قوس کے گھر کا تارا
اوس کے پہلو سے یہہ دم دار نہ سر کا تارا

آسمان کے ہون غروب اختر سیار شہید
ہو طلوع اپنے اگر نور نظر کا تارا

لب ہر اک غیرت یاقوت یمن ہی اونکا
مرتبہ عشق مین ہے دل سے زیادہ میرا
کتنے ہین نقطۂ موہوم دہن کو جو تری
ور دکشتون کو تری کیون نہ ہے نام ترا

صاف ہر دانت مگر دُر عدن ہے اونکا
حسن مشہور جہان رشک دہن ہے اونکا
صرف ہین ہیچ مدان وہم ہی ظن ہی اونکا
لب وا گشتہ ہر اک چاک کفن ہے اونکا

جون صبا ہر وقت آوارہ سفر ہی رہا
جیب و دامن بوئی سنبل سے معطر ہی رہا

یہان خیال بوسہ ہا لعل احمر ہی رہا
وان بدخشان کا مری قبضہ مین کشور ہی رہا

شایق نظارۂ ابروی دلبر ہی رہا
شکل ماہ نو گلے پر میرے خنجر ہی رہا

جلوہ گر رخ پر ترے خط معنبر ہی رہا
رات دن سے اور دن شب سے برابر ہی رہا

دلمین رہتا ہے ہمیشہ اوسکے گیسو کا خیال
رات دن بیٹھا مرے سینہ پر اژدر ہی رہا

محو حیرت ہوگیا مین دیکھکر تصویر یار
آئینہ حق مین مرے سد سکندر ہی رہا

آشنا دم کا رہا اس بحر مین مثل حباب
ایک دم یہان زیست کرنا مجکو دوبھر ہی رہا

ہمنشینی غنچہ و گل کی خوش آتی ہی مجھے
ساقیا پہلو مین یہان مینا کے ساغر ہی رہا

دیکھکر تیری جبین صاف مین مر مر گیا
قبر کا تعویذ رشک سنگ مرمر ہی رہا

ناتوان ہون گو کہ مین افتادۂ راہ فنا
جادہا سے دشت سان اورونکا رہبر ہی رہا

داغ دل مین خشک پژمردہ ہوئے مین آہ سے
یہہ چمن پامال فوج باد صرصر ہی رہا

گو مین شکل آب ہون پر بات مین ہے تیغ موج
اور حباب آب جوکا سر پہ مغفر ہی رہا

اے مژہ کتنا سنبھالا پر نہ سنبھلا میرا اشک
تربیت کی جسقدر پر یہہ طفل ابتر ہی رہا

تیری زلفون کے جو سانپون نے کاٹا ہے مجھے
رات رسی کو بھی جو دیکھا مجھے ڈر ہی رہا

ہے شہید اپنا قلم شیرین ترا شاخ نبات
شعر اپنا روکش قند مکرر ہی رہا

مرا نالہ برنگ شور بلبل جابجا پہنچا
چمن مین کان تک تیری نہ رنگ گل ذرا پہنچا

تھی مجھے چشم میں یا گوشہ دامن میں جگہ
اشک ساں تھا مری طفلی کا زمانہ اچھا

شیخ تعمیر پہ کعبہ کی ہے مصروف عبث
کسی ٹوٹے ہوئے دل کا ہے بنانا اچھا

سرخ جامہ کی تری دیکھہ کے گلشن میں بہار
لالہ ساں مجکو لہو میں ہے نہانا اچھا

ڈالتے طور اقامت کا یہاں کچھہ ہم بہی
آسمان کا نہیں خیمہ یہہ پرانا اچھا

خوف سے چرخ کے تو شور و فغان کر اے دل
شیر کے سامنے دف کا ہے بجانا اچھا

مثل گل دست جنوں چاک کریگا اے دل
موسم گل میں نہیں جیب سلانا اچھا

ابر میں برق کا جلوہ ہے خوش آیندہ بہت
منہ دکہانے سے ہے گہونگٹ میں چہپانا اچھا

نظر آئیگی تمہیں اب گل و لالہ کی بہار
خاک میں خون کا میرے ہے ملانا اچھا

شور محشر سے کہو نیند کا ماتا ہے شہید
ابہی سویا ہی نہیں اسکا جگانا اچھا

حباب جو سا مرا دم آنکہوں میں کہنچکر انتظار آیا
چہپا ؤ کا حال کچھہ نہ پوچھو کہ ساتہہ اوسکو اوتار آیا
کمان میں جوڑی تیر مژگان چڑہائی ابرو جو یار آیا
گل جراحت میں تیر سرکے ہوئے مہندی کی بوئیکہ خوشبو
وہ خود سپر لائی نخل مرجان دو ساعد اوسکی دو شاخ مرجان
رفیق خواب عدم سے چونکے نہ ایسے بیہوش سو رہے میں
مرا دل چاک اوس نے دیکہا تو دل میں شک وہ رحو سمجھا

قرار آیا نہ صبر آیا نہ نیند آئی نہ یار آیا
سرور خاطر کا نشہ میں تہا کہ ساتہہ اوسکی خمار آیا
لگائی کشتوں کو تیغ اوس نے جہری سے کشتوں کو مار آیا
حنائی پاؤں سے ماری ٹہوکر نظر مزار آیا
نگار آلودہ دست و پا سے ہی میرے بر میں نگار آیا
سرہانے اوسکے بہت میں بیٹہا بہت میں اونکو پکار آیا
کہ خوب تختہ پہ بیٹہا ہوا ایک ہاتہہ شیریں اتار آیا

جانب بحر فنا دہر کا مکان سمجھا
کیا ہے ہیچ دو بوج زمین اور آسمان سمجھا

٣٦

ردیف ب

خال رخ دیکھہ گئی کر کے شب تاب سے تاب
لیگئے سرخ وہ لب دیدہ سرخاب سے خواب

آگ جسطرح کہ پارے کو اوڑا دیتی ہے
لیگیا حسن ترا اون دل بیتاب سے تاب

تشنۂ جام شہادت ہون بجھا پیاس مری
جلد تو مجکو پلا خنجر خوش آب سے آب

شیخ سعدی کی گلستان جو نہین تو نے پڑہی
پانچوان عشق کا پڑہ اوسکا تو احباب سے باب

لب شیرین کے تصور سے مٹا خون کا فساد
بادہ پیتا ہون مین اس شربت عناب سے تاب

اے شہید اوسکا خط سبز مجھے یاد آیا
دیکھکر مخمل کاشانی خوش خاب سے خاب

وہ برق طور اوٹھائیگا رخ سے حجاب جب
شمس و قمر نہ دید کی لا وینگے تاب جب

خاطی رقیب بے مروتین ہے تیر زن
کردے کمان کی طرح دی خانہ خراب جب

نے پوچھی بخشیگا عمل زشت کو غفور
روز شمار مجھسے نہ لیگا حساب جب

قاتل بہت ہون تشنۂ شہادت کے جام کا
سیراب کربلا کے تو خنجر کا آب جب

تاریکی سی شفق صبح ہو گئی
چمکا لب صنم کا جو لعل خوش آب جب

جسدم تجلی رخ روشن کا ہو ظہور
روکش نہ اوسکے حسن سے ہو آفتاب جب

گلقند طرفہ ہے دل بیمار کا علاج
شیرین دہن وہ قند ہی برگ گلاب جب

اے شہسوار حسن ترے رخش ناز کو
چشمان مہر و مہ ہوئے ہین رکاب جب

نار و شرار و شعلہ و شمع و چراغ و برق
کرتے شرارت آپ سے ہین اکتساب جب

بے نور سارے ہوتے ہین جون پیش آفتاب
جاتے حسین ہین دیکھہ ترا رعب و داب جب

[illegible]

وہ دن نہیں یہان ذکر ہو آپکے رخکا
مذکور نہو زلف کا وہ رات نہین اب

کیونکر نہ دم سرد بھرون آہ شب و روز
وہ گرمی صحبت وہ مدارات نہین اب

وہان غیر کے ہوتے مرا قاصد نہ پہنچا
کوچہ مین مگر اوسکے وہ بدذات نہین اب

گر چاہ جتاؤن تو وہ کہتا ہی غلط ہے
باور مجھے زنہار تری بات نہین اب

آگے جو وہ دیتے تھے کبھی بوسۂ عارض
سو وہ بھی میسر ہمین ہیہات نہین اب

ہنستا ہی شہید اب وہ غنچہ دہن اکثر
اگلی سے مجھے تنگی اوقات نہین اب

ہے وصل کی شب کیجیے نہ اب ہٹ مرے صاحب
لگ جائیے بس آکے گلے جھٹ مرے صاحب

دروازے کی کھولو کہین زنجیر نہین آج
سرہے مرا اور آپکی چوکھٹ مرے صاحب

کیون دل نہ پریشان ہو مرا آپکی گھر مین
دن رات ہے اغیار کا جمگھٹ مرے صاحب

لڑتے مین بھی اک لطف نیا ہی کہ شب وصل
دیتی ہے مزا آپکی کھٹ کھٹ مرے صاحب

منہ چودھوین کے چاند سا دیکھون جو تمہارا
لون کیون نہ بلائین کہو جھٹ پٹ مرے صاحب

پریان ہوئین قربان ارم کی جو ہین دیکھین
سونے کا تمہارے یہ چھپر کھٹ مرے صاحب

چوکھٹ پہ ہین ٹیکا کیا سر رات بھر اپنا
دروازے کے لیکن نہ کھلے پٹ مرے صاحب

نیند آتی نہین شب کسی کروٹ کہ تمہاری
یاد آتی ہی وہ پیار کی کروٹ مرے صاحب

ڈستی دل عاشق کو ہی ناگن کی طرح سے
سنبل سے بھی بالونکی ہر اک لٹ مرے صاحب

تم ساتھ جو غیرونکے پیو مے تو نہ کیون مین
لوہو کے پیون گھونٹ غٹاغٹ مرے صاحب

[illegible]

جب ترا آئینہ ٹھیرا آفتاب
ناز سے گردن نہ مٹکا آفتاب
کسکے کھایا ہے طمانچہ ہاتہ کا
مرہم کافور کا بن جاے ہے
پھر لب مینوش ساقی سے لگا
گرمی رخ سے ہے کسکے سوز دل
اقتباس نور کو سہ سان ہوا
پاسبانی کیا ترے در کی ملے
دیکھکر خورشید رو کے منہ پہ زلف

عکس رخ سے تیرے چمکا آفتاب
دیکہہ اوس گردن کا ڈورا آفتاب
گال تیرا ہے جو نیلا آفتاب
زخم دل پر مرے پھاہا آفتاب
بن گئے اک مے کا کٹورا آفتاب
ہے مرے سینہ کا چھالا آفتاب
رو کش رشک مسیحا آفتاب
ہے جلیس بزم عیسے آفتاب
شام کو مغرب میں ڈوبا آفتاب

اے شہید اوس زلف کے منہ سے لگا
صبح بنکر جام صہبا آفتاب

گدا کو سایہ بال ہما سے کیا مطلب
مریض عشق کو دارالشفا سے کیا مطلب
جو اہل دل ہیں کیا آہ سرد سے اوسکو
ہمارا غنچہ دل بس اسی سے وا ہوگا
مراد گل سے فقط بوے یار ہی بلبل
نہیں ہے خضر کی حاجت طریق الفت میں

درخت خشک کو نشو و نما سے کیا مطلب
ہمارے درد کو عیسے دوا سے کیا مطلب
دہان غنچہ کو باد صبا سے کیا مطلب
شمیم زلف ہے کافی صبا سے کیا مطلب
ہو گر نہ ہمکو ترے آشنا سے کیا مطلب
ہوں رہ شناس مجھے رہ نما سے کیا مطلب

کیا ہو یوسف کا خریدار کوئی — تو گیا مصر کے بازار مین اب
ناتوان دیکھہ کے چشم بیمار — طاقت آئی ترے بیمار مین اب
چشم مشتاق ہے وا آئینہ سان — یار کے حسرت دیدار مین اب
لیلی و یوسف و شیرین مین تھی — دلربائی ہے جو دلدار مین اب
حسن و نیرنگ خط و لب نے ترے — حل کیا لعل کو زنگار مین اب
وصل ہے گل سے تو کچھہ اور ہی رنگ — نالۂ مرغ گرفتار مین اب
دانہ کہتا ہے سلیمانی صاف — رشتہ ہے سبحہ و زنار مین اب
کہئے بندے سا قدیمی خادم — کون ہے آپکی سرکار مین اب
مثل گل زخم سے خالی نہین جا — تن شیدا سے دل افگار مین اب
شور محشر کی صدا ہے مجنون — میرے زنجیر کی جھنکار مین اب

ہونٹھ پڑتے ہے سے چپکتے ہین شہید
ہے حلاوت مرے اشعار مین اب

چشم کا تیرے ہے پیمانہ خراب — ایک عالم کا کیا خانہ خراب
کیا عنایت ہے کہ بندے کا لقب — ظالم و جاہل ہی دیوانہ خراب
کردل صد چاک شانہ زلف کا — توڑ کر شانہ کا دندانہ خراب
مست آنکھین اوس نے دیکھی ہین تری — دل مرا ہو کیون نہ مستانہ خراب
زلف و رخ کے عشق مین عاشق ترا — ہے شبانہ خستہ روزانہ خراب

۴۱

ہین تصور مین ترے کان کی موتی تہ زلف
کیون نہ کالا ہو جگر کا مرے چھالا ہر شب

بسکہ چوٹی کا تصور ہے ترے دیکھے ہے
خواب مین سانپ ترا چاٹنے والا ہر شب

دہیان مین خال تہ زلف کے سوتا ہون شہید
خواب مین دیکھتا ہون مین گل لالہ ہر شب

رخ آپکا ہے حسن کا مخزن مرے صاحب
اک زلف ہے ناگ ایک ہے ناگن مرے صاحب

ہے دیدۂ تر ابر کا دامن مرے صاحب
یہان دو کہین کون برسے ساون مرے صاحب

بیکار ہوے عیسی و سوزن مرے صاحب
مژگان کے جگر دوز ہین ہون مرے صاحب

چتون سے ملاتے نہین چتون مرے صاحب
تم دوست ہو تو کون ہے دشمن مرے صاحب

چہرہ پہ ملے راکہہ نہ کیون آرسی اپنے
منہ دیکہہ تمہارا ہوی جوگن مرے صاحب

نظارہ کرے بزم مین تیرا کوئی کیا بات
کٹتی ہے یہان شمع کی گردن مرے صاحب

شب طور کے آتش سے ہو نالے مین مرے گرم
منہ ہے طرف وادی ایمن مرے صاحب

جب جوش جنون اوٹہتا ہے مجنون کی طرح سے
مین اور وہی نجد کا ہے بن مرے صاحب

سانپ جسے کہتے ہین چوٹی ہے تمہاری
مو باف زری سانپ کا ہے من مرے صاحب

پہیران سے ہونٹہ آج ترے رخ مین جا لگے
ہو راکہہ نہ یاقوت کی معدن مرے صاحب

کانٹے ہی رکہو کاش عوض چادر گل کے
اگر روز تو آو سر مدفن مرے صاحب

شمع و مہ و مہر آپ کے منہ پر ہین تصدق
ذرات تمہین سے تو ہین روشن مرے صاحب

پہوٹین مری آنکہین کہ نہ منہ آپکا دیکہین
اور دیکہے تمہین دیدۂ روزن مرے صاحب

پرتو سے رخ کے شکل کتان دل مرا ہے آب / روشن فلک تلک ہے ترا مہ لقا خطاب

کھینچا ہے جذب دل نے او شعلہ برگ کاہ / اب رنگ زرد کا ہے مرے کہربا خطاب

اے رشک گل شہید مجھے کہہ کے تو پکار / لایق نہیں ہے میرے لیے دوسرا خطاب

گلگیر کی صورت سے رکھتے ہیں جلن لب / تب شمع کی جو سے ہیں لب جیسے لگن لب

سنبل ہے تری زلف ہیں آنکھیں گل نرگس / قد سرو ہے رخسار گل اور برگ سمن لب

سرسبز ہو سرو اور نہ رو سرخ بدخشان / جب سرخ کریں پان سے سبزان دکن لب

دنبالہ یہ کاجل کا ہے آنکھوں تہ شوخ / یا جیب نکالے ہوئے کھولے ہیں ہرن لب

نکلا ہے سر شام ہلال آج شفق میں / اب جلوہ نما تو بھی کرے اے سیم بدن لب

اک صبح قیامت ہو تری صبح بنا گوش / سورج ہے وہ چہرا تو ہے سورج کی کرن لب

کیا خضر کے چشمے سے خط و لب کو ہو تشبیہ / تسنیم میں کوثر میں ترے نہر لبن لب

راہ و روش اس بحر کی اب یہ ہے کہ جوں موج / ہیں بند کئے راہ نوردان زمن لب

شوخی سے شہید اپنے مضامین غزل کے / سر پیٹے ہے مل رشک سے کاٹے ہے دہن لب

کب پان میں سرخ ہیں ترے غنچہ دہن لب / رشک گل تر ہیں ترے اے رشک چمن لب

مرنے کو کریں بات میں ہم زندۂ جاوید / کہتے ہیں مسیحا ترے وقت سخن لب

تو جوہری اور گوہر عمان و عدن دانت / اور ہیں صدف گوہر عمان و عدن لب

[illegible]

مے چلا اور کہ اب بادہ کشی کا ہے صلاح
ساقیا رفع نہو نیگا خمار آپ سے آپ

کیون نہ آغاز ہو خط حسن کا تیرے ہی شباب
فصل مین جوش پہ آتی ہی بہار آپ سے آپ

ہے مقرر یہ ترے کشتۂ مژگان کا مزار
کہ اوگجتے ترے دامن سے ہین خار آپ سے آپ

جب تلک وصل نہو تجسے تو جاے کسطرح
میرے دل سے ہوس بوس و کنار آپ سے آپ

طرفہ گلریز کا دیکھ آکے تماشا ای طفل
کہ مری آہ سے جھڑتے ہین شرار آپ سے آپ

بجھ گیا یار کا دل میری طرف سے شاید
گل جو مرقد پہ ہوی شمع مزار آپ سے آپ

تپش غم سے نہ قابو مین رہا دل میرا
اوسکے کوچہ مین گیا مین کئی بار آپ سے آپ

آج کس غیر نے آغوش مین تنگ اوسکو لیا
کہ ہے مرقد مین ہوا مجھکو فشار آپ سے آپ

یان بہی اشک مسلسل تو گلے سے وس کے
گر پڑا موتیونکا ٹوٹ کے ہار آپ سے آپ

دست پا کو تو وہان تو نے لگائی مہندی
خون یہان دلکا بہا میرے نگار آپ سے آپ

تار انفاس بجاتا ہے مرا مطرب عشق
نغمہ سنج کہین بجتا ہے ستار آپ سے آپ

گل کہلا فصل بہار آئی چمن مین شاید
ورنہ یون آتی ہی کب صبح تتار آپ سے آپ

تار برقی کیطرح حاجت تحریک نہین
شور کرتا ہے نفس کا مرے تار آپ سے آپ

ہے فسونگر ترے ابرو پہ جو بکھری زلف
منقلب آج ہوے عقرب بار آپ سے آپ

دل بیتاب کو ہے عشق کی گرمی سے سکون
ہوا سیماب کو آتش پہ قرار آپ سے آپ

یون مسامات سے ہی میرے نکلتی آتش
کہ شرر بار ہو جون نخل چنار آپ سے آپ

رخ روشن پہ ترے سبزہ جو آغاز ہوا
جلوہ پرداز ہوے لیل و نہار آپ سے آپ

۴۳

[illegible]

گل خوردہ ہاتھ دیکھ کے کہنے لگے مرا — رسوائی کے لپیٹے محضر گواہ اپنے آپ
دریا کے سطح پر ہو رواں صورت حباب — چھیڑین اگر ہوا سے لگا ور گواہ اپنے آپ
ہو پاس کہکشان سے کے ثریا نہ جلوہ گر — شب ہانگ مین دکھائین جو جھومر گواہ اپنے آپ

دل ہو مرا شہید پورتن کا جواون دین
آن و ادا و ناز کے لشکر گواہ اپنے آپ

ق

اوس در کو ہم تو چھوڑین نہ شام و سحر نشست — ٹھہری جو شکل حلقہ بیرون در نشست
باد صبا کے شکل مین آوارہ جو غریب — کب ایکجا پہ اون کی ہوا ہے ہمسفر نشست
امید وصل کیا ہو کہ موقوف ہو گئے — تہی اپنی اونکی وہ جو کبہے بہ گزشت
مجہہ دل جلے کا اب گذر اک پل نہین وہان — رہتے تہے شکل شمع جہان رات بہر نشست
اوس رشک مہ کے ہی یہہ دلیل عروج حسن — یعنے ہی اکثر اب وہان بام پر نشست
چالین یہ شکل مہرہ شطرنج ظلم مین — رخ ہو مین دیکہکر ترے در پہ در نشست
سچ کہہ وہ شکل دیکھتے ہی تیری اوٹھ گیا — یا کوئی دم وہان رہا اسے نامہ بر نشست
جو دل جلے ہین گرم رہ منزل فنا — ہے ننگ عاشقی و نہین شکل شرر نشست
بیٹھا ہون تری گھر مین تو یون جم کر آج مین — خاتم مین جون نگین ہے ہوا ہے سیم پر نشست
کوچہ سے تیرے مر کے اوٹھے شکل نقش پا — رکھتی تہی خاکسار تری اسقدر نشست

رہتے ہین سر جھکائے دوزانو میان شہید
اس شکل وہان ہیں ان کی تو دو دو پہر نشست

گر نہ پانی سے تفاوت کا اثر ہو تو شہید
ایک ہے اشک یتیم اور گہر کی صورت

ابنائے زمان کرتے نہیں غیر حسد بات
کب فہم مین آوے دہن یار کا نکتہ
سر سبز مری بات ہو اب یا اسد اللہ
سن قصہ زلف اوس نے یہہ بل کہا کی کہا رات
کیون مرتبہ شعر دوبالا نہو اون کا
ہووے ادب آموز ارسطو کو ستر النطق

کیون نیک سمجھتے ہین کہ ہو سخت یہہ بات
ہر چند کرین غور سے ارباب خرد بات
جب تیری مدد ہو تو ہے طالع کی مدد بات
طولانی ہی اتنی کہ یہہ رکھتے نہین حد بات
موزون کرین شاعر جو ترا دیکھے قد بات
مین کیا ہون کہ لقمان کے یہان ہوتی ہی رد بات

کہتا ہے شہید اپنے کو شاعر تو کہا کر
رکھتے ہین سخن سنج کوئی تیری سند بات

کیا کیا نہ اوٹہایا دل مدہوش کی دولت
بیہوش جو بتے نہ تجہے دیکہتے ہرگز
مرغان نوا سنج کو صیاد نے یہان
کی عمر سبک رونے بڑی کوچ کے جلدی
مرنے پہ بھی ہی زندۂ جاوید کا رتبہ
اسطرح شناسائی جنون کا ہیکو ہوتے
کیا مفت شہید آبلہ پائی کو بھی کہویا

جو ہے سوا سے آتش خاموش کی دولت
پوچھو تو ز خود رفتہ ہوئی ہوش کی دولت
محفوظ رہے ہم لب خاموش کی دولت
ہم اوٹہہ نہ سکے اپنے تن و توش کی دولت
بیدار کو اب خواب فراموش کی دولت
گتنی ہین ہوی پیرہن دوش کی دولت
محروم مگر رہگئے پاپوش کی دولت

٤٥

صید دل عشاق کو ناوک ہے نگہ کے — کرتا ہے نشان وہ قدر انداز سر دست

شکوہ مرا لکھا ہے تجھے غیر جغلخور — کرتا یہہ عداوت ہے وہ غماز سر دست

عارض کے ورق پر تجھے تقدیر کا منشی — کرتا ہے خط ارقام بصد ناز سر دست

مجلس میں مرے سامنے دہولیں ہے لگاتا — یون غیر کو کرتا ہے سرافراز سر دست

ہشیار کہیں آکے ترے سر نہ گر جائے — آہ اپنے ہوائی ہے فلک تاز سر دست

شیراز کدہر اور کہان بلبل شیراز — نالون سے مرے ہے یہہ شیراز سر دست

حاضر دم تحریر شہید اپنے ہی خاطر
پرورده ہے یہہ مرغ خوش آواز سر دست

جو کہٹ ہی اوسکی اور مرا سر ہے تمام رات — آنکھہ اپنی اوسکا حلقہ در ہی تمام رات

تارون کے طرح جاگتے گذری فراق مین — وقت اپنا اسطرح سے بسر ہے تمام رات

ہوتا ہے گو کہ شمع کا پروانہ کو وصال — مجھہ سے بگاڑ یار کا پر ہے تمام رات

تارے نہین ہین جلوہ نما تا سر فلک — آہوں کا یہہ ہمارے شرر ہے تمام رات

کوچہ مین اوسکے میرا شب و روز یہہ حال — ہو حق ہے دنکو شور ہے شر ہی تمام رات

فرقت مین اب یہہ حال مرا ہی کہ دوڑتا — ہے اوسکے کاٹ کہانیکو گہر ہی تمام رات

سوتا ہے پیٹ بھر کے یارب کبھی یہہ — دیکھوں توجہ اوسکی ادہر ہی تمام رات

دن ہی ہی سخت ہجر کا چہاتی پہ پہر وصل — بہاری پہاڑ سے یہہ کمر ہے تمام رات

کرتا نہین جو وصل مین تو مجھہ سی اختلاط — ہے میرے پاس یہہ بیان کدہر ہے تمام رات

گلرو سے مری کرتے ہین اغیار ملاقات
کچھ غم نہین پہولون سے رکہین خار ملاقات

ہر روز مین کوچے مین تری آتا ہون سو بار
ہوتی نہین افسوس ہے اکبار ملاقات

ہے اوسکو جو کچھ پوچہو تو عالم سی محبت
اک مجھسی ہی رکہتا نہین وہ یار ملاقات

اب کس سے کرون ہاے مین قسمت کی شکایت
دل لیکے نہین کرتا ہے دلدار ملاقات

ان روزون بہت زلف و رخ یار مین ہے ربط
کیونکر نہ رکہین کافر و دیندار ملاقات

ہے عشق و محبت سے مجہے مژگان صنم سی
اب کہتے ہین دل سے مری سوفار ملاقات

وہ دوست نہین ہی کہ جو مشکل مین کام آئی
ہم ایسون سے کرتے نہین زنہار ملاقات

مین اوسکے نہ ملنے کی شکایت نہین کرتا
رکہتی ہے کسی سے نہین عیار ملاقات

جلوۂ ماہ و کواکب دیکہتا ہون اے شہید
ماہ سا چہرہ ہے اوسکا اور ہین اختر ذات

کسطرح ملون سیم تنون سے مین شہید اب
مفلس سے نہین کرتے ہین زردار ملاقات

یہان مد نظر ابرو سے خمدار ہے دنرات
خنجر کی مرے حلق پہ اب مار ہی دنرات

یوسف کا نہین ہی کوئی عالم مین خریدار
گرم آپکے اب حسن کا بازار ہی دنرات

مژگان کا تصور ہے مری دلکو شب و روز
آنکہون مین کہٹکتا مری اک خار ہی دنرات

کسطرح سے اب ہوگا مسیحا سے مداوا
دل نرگس بیمار کا بیمار ہے دنرات

ظالم کو نہین ملتا ہے آرام جہان مین
چکر مین سدا چرخ جفا کار ہے دنرات

سن حدیث ایک نبی اور علی مین ہے شہید
نسبت دوستی موسیٰ ہارون ثابت

تو غیرت فردوس ہے گل داغ محبت	ہم زیر کفن لیکے چلے باغ محبت
عالم کے خرابات مین آ رنگ برنگی	غوطے مجھے دیتا ہی یہہ صباغ محبت
او شیر دل اوس شوخ کی مژگان نیستان	تجکو نظر غنچت یہہ بلا راغ محبت
زلف اور وہ تل جہاڑ ہے جامن کا تیر آ	دل کا ہی نشیمن کہ یہہ ہے زاغ محبت

تبدیل قوافی سے شہید اور غزل لکھ
یہ لفظ محبت کا ہے ابلاغ محبت

از بسکہ ہون مین حادثہ پرور محبت	رکھتا نہین کچھہ دل مین بجز درد محبت
اک حسن کی ہی نرد اور اک نرد محبت	جتوائی گی بازی یہہ جگ اور فرد محبت
اک حسن کی ہی نرد اور اک نرد محبت	جتوائی گی بازی یہہ جگ اور نرد محبت
پژمردگی اسپا غمین چہرہ پہ ہے میرے	دیکھ لے گل صد برگ رخ زرد محبت
منہ کو بھی آتے ہین جگر کے مرے ٹکڑے	جون نکہت گل لین جو ہی درد محبت
سونگھے چمن عالم امکان کے سب گل	خوشبو ہمین حسن ہی اور ورد محبت
ہم حسن کی گرمی ترے ہجر کا دی مین اگلی	جون باد صبا ہجر کے دم سرد محبت
تو اور رخ مشعلہ افروز جاہت	مین اور دل حادثہ پرور محبت
تل زلف کے حلقہ مین نہین وہ چمکتا	چمکی ہے سحر اختر شب گرد محبت

بلبل چمن حسن کا اوسکے ہے مرا دل	ہر نغمہ سرا مرغ خوش آہنگ محبت

ہر چند ہے چالاک تہید اسپ ہوس چھوڑ
پہونچیگا منزل کو خر لنگ محبت

ہے شاخ نہال چمنستان قد و قامت	بوٹا سا ترا غیرت ریحان قد و قامت
رخ طور ہے موسی کا ہی ثعبان قد و قامت	پایا ہے مری اک آہ ترا بان قد و قامت
کب سیر چمن کا ہی خرامان قد و قامت	سرو چمن حسن ہے جانان قد و قامت
ہین قوۃ و حول اوسکے تصور کے مقوم	ہے ضعف کا پیری ہے وہ عصا یان قد و قامت
نالے کو مرے تا فلک اس سے ہے رسائی	سیڑہی ہے وہ تان ابد اللان قد و قامت
اے شوخ ترا رخ تو مہ چاردہم ہے	ہے کاہکشان لے سر تابان قد و قامت
طوبا کیطرف آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے	دیکھے اگر اک بار بھی رضوان قد و قامت
جیسا قد و قامت ہی تمہارا کہے ایسا	غلمان نہ پری حور نہ انسان قد و قامت
شہپر مین لگے طائر سدرہ کے بھی اک تیر	دکھلاے جو تو بین ترے قربان قد و قامت
دیکھے وہ اگر خم کو ترے خار قرہ کے	سیدھا نہ رکھے خار مغیلان قد و قامت
ہے روشنی بزم بتان ذات سے تیرے	ہوکیون نہ ترا شمع شبستان قد و قامت
ہو جائیگا لاریب عراق چہ خجلت	دیکھے جو ترا یوسف کنعان قد و قامت
ہے راست الف سے اوسے اللہ کی نسبت	الحق ہی اسی طرح کے شایان قد و قامت
جون آئینہ مین شمع فروزان کا پڑے عکس	ہے جامۂ آبی سے نمایان قد و قامت

٤٩

کوچہ مین ترے غیر کرے مجھسے جھگڑا — مین تجکو جتاتا ہون تو اوسکو یہہ جتا بات
یہہ گرم کہین باتین کہ زبان جل گئی اوسکی — جون شمع دہن ہے وہ جو چاہین کہنے لگا بات
مین بات کرون اوس سے تو کہتا ہی جھڑک کر — لگتی ہے مرے دل کو تری تیر قضا بات
اورون سے تو ملتا ہی ہنسی اور خوشی سے — جب تجھہ سے وہ کرتا ہی تو پھر ہو گئے خفا بات
جب اوس سے مین کہتا ہون کر اک بات تو مجھہ — کہتا ہی کہ تجھہ سے مری کرتی ہی ملا بات
خاک اوسکی گلی سے ہی صبا میری اڑاتی — اے دیدۂ تر وہان مری رہنی کی جا بات
افسوس ہے مجھکو جو ترے لب جلاوین — دے رشک مسیحا تری مردہ کو جلا بات
لو ہے کے چنے خال کے لب مین ہو چباتا — تجھہ ہونٹھون ہی ہونٹھون مین جو کہتا ہو چبا بات
کہتے ہین جسے ظل ہما سایہ ہے تیرا — مشہور زمانہ مین ہے اک ظل ہما بات
اک ان بھی بات اوسکی نہ رد کر ترے صدقے — عاشق جو کہے تجھہ سی کوئی ہو کے فدا بات
تو شعلہ نمط جلوہ نما ہو تو چمن مین — بلبل سے بناون مین گل سرخ قبا بات
بلبل کی روش غیر فغان رشک گل تر — کیا تجھہ سے کرے عاشق بے برگ و نوا بات
گنبد کی صدا جیسے کہ آتی ہی پلٹ کر — جیسے کہ کہے مجھہ سے وہ سنتا ہی ہا بات
جون رعد گرجتا ہے تو جون برق چمکتا — عاشق سے وہ کرتا ہی بصد جور و جفا بات
جاتا کہ کرے غنچہ دہن بات چمن مین — پہر کی نہ گئی تجھہ سبب شرم و حیا بات

نم جو تجھے کہتے ہو شہیدا ایک ہے لسان
کہتا ہون بری کونسی ایسی ہی بہلا بات

بوسہ نہ لے ولا لب جان بخش یار کا | آب حیات یہہ تری حق مین ہے سم بہت
لب کہول ہنسے تا دُرِ دندان کی ہو نمود | لب دو تو تیری شکل صدف مین بہم بہت
ہر داغ دل یہہ رشک پری کا ہی جلوہ گاہ | رکہتا فضا کم اس سے ہی باغ ارم بہت
تو تیر سا جوان ہی مین پیر جون کمان | میری ہی قد مین اور ترے ابرو مین خم بہت
ہرگز ملا دہان و کمر کا نہ کچھ نشان | کی دل نے ہے سیاحت ملک عدم بہت
تیرا ہی نقشہ ایک صنم کا نہ حسن فرنگ | آذر نے خوب شکل تراشی صنم بہت

مشہد ہی سینہ لخت جگر کا مری شہید
ہے سربلند آہ کا میرے علم بہت

یہان تہا مثل نور جو دلبر تمام رات | روشن تہا شکل دیدہ مرا گہر تمام رات
تہا مجھ سے ہمکنار جو دلبر تمام رات | ہے گہر مین جلوہ گر مہ و اختر تمام رات
گل رشک باغ تہا جو مرا گہر تمام رات | خوشبو سے تہا محلہ معطر تمام رات
داغون ہی دل کے تئین ہی خوب روشنی | روشن ہمارے گہر مین ہے بستر تمام رات
مین اور وہ ہے جمع مہ و مشتری کی طرح | تہی بزم عیش خوب منور تمام رات
وہ برق وش تو جلوہ دہ بزم غیر تہا | یہان مین تڑپ رہا تہا زمین پر تمام رات
اوس گرم رخ پہ دیکھ عرق شمع بزم نے | برسای اشک چشم کے گوہر تمام رات
اللہ رے صدمہ غم ہجر بتان ہند | چہاتی پہ ایک رہا مرے پتہر تمام رات
مژگان رخنہ گر کا سیکے جو تہا خیال | دل مین چبہا کیے مری نشتر تمام رات

دیر و حرم مین کرتے ہین اوس زلف و رخ کی یاد — ہندو تمام روز مسلمان تمام رات

تہا چودہوین کا چاند مری گہر مین جلوہ گر — مد نظر جو تہا رخ جانان تمام رات

سویا وہ صبح دید رخ گل کے شوق مین — کیا جاگتا تہا مرغ گلستان تمام رات

گہڑیان ہی گنتے گنتے شب ہجر کٹ گئی — دل تہا جرس کی طرح سے نالان تمام رات

تہی ہر دم کے ساتہہ مری آہ کی خلش — چبہتا تہا دل مین تیر کا پیکان تمام رات

کسکا تہا اسکو سوگ کہ استادہ بزم مین — اک پاؤن پر تہی شمع شبستان تمام رات

تا صبح ناز و غمزے رہی اوسکے ہمساتہہ — مین تا سحر تہا مورد احسان تمام رات

قیدی ہوا تہا کون نا او سجا کہ شور سے — ماتم سرا تہا خانۂ زندان تمام رات

نور بصر بغیر تہا جون چشم بے بصر — تاریک سیر کلبۂ احزان تمام رات

آہٹ پا اوسکے حلقۂ در کیطرح لگی — در کے طرف تہے دیدۂ حیران تمام رات

تہی یاد کسکی گیسو و رخسار کی کہ مین — کرتا رہا تلاوت قرآن تمام رات

گہر اوس کے کیون نہ جاؤن میں تنگو کہ اے شہید
دربان در کا پاسبان ہے دربان تمام رات

جگر مین شمع کے تہا کیا سوز ساری رات — جو ایک پاؤن پہ کمبخت نے گذاری رات

گلا نہ کاٹون تو مین کیا کرون بہلا ہمدم — کسیکی میری ہوہی یہ پہری کٹاری رات

نہ ملنے پائے جو یار رونے کے ہاتہہ مجلس سے — تو وہان سے روکے اوٹہی ہم گنہگاری رات

جو تجہہ سے ہو نہ ہرگز دریغ کر تو رقیب — کبہی تو ہوگا دن اور ہوئیگی ہماری رات

٥٢

مرے ہی چہرہ پہ آتی ہے گل روش سرخی
خیال بوسہ رخسار گلعذار کے وقت

بوقت لیل ہے لیلے منش کے زلف کی یاد
اوس کے رخ کا مجھے ورد ہے نہار کیوقت

وہ نغمہ سنج ہون مین غزل پڑہون جسدم
چمن مین زمزمہ پرداز ہے ہزار کے وقت

وہ ناز کیون نہ کرے حسن پر کہ دنیا مین
غرور شخص کو ہوتا ہے اعتبار کیوقت

ہوا اوس کے ہاتہہ سے کیا آدمی جو ہو مجبور
کوئی کرے تو جوانمردی اختیار کیوقت

ہے نشہ مئی دولت کی لطف و بے لطفی
کبھی پڑہا و کیوقت اور کبھی اوتار کیوقت

ملون مین خون دل اپنا کہ ہاتہہ ہون رنگین
جو بار پاؤن حنابندی نگار کیوقت

ہے وعدہ آنیکا جو وقت وہ نہ وقت ملے
وفا ہی عدو ہے لازم تمہین قرار کیوقت

سمجھ کے صید زبون مجھکو یار صید فگن
نہ صیدگہ مین ہو ملتفت شکار کیوقت

ایک اور جرعہ پلا جلد بادہ لب سے
کہ درد سر ہے مجھے ساقیا خمار کیوقت

ترے فراق مین مضطر ہون کہ ...
برنگ شعلہ جوالہ اضطرار کے وقت

دم اب ہے آنکہون مین جون نکہت گل ...
پہونچ شتاب مرے پاس انتظار کیوقت

وہ دیکھہ لے تمہین اک بار رشک گل دم مرگ
جو آؤ نزع شہید جگر فگار کے وقت

بولا سن نالہ و فریاد دل زار کی رات
سچ ہے ہان کاٹے سے کٹتی نہین بیمار کی رات

سوتے ہی سوتے جو یاد آ گئی اوس یار کی رات
مفت مین رات مجھے ہو گئی بیمار کی رات

کہین گلریز ٹپکتی ہوئی دیکھی ہو گی
وہی حالت ہے مری چشم شرربار کی رات

٥٣

دکھا رہے ہین سفید و سیاہ عالم کا مین پیر فانی ہون اور نو جوان ہے، وہ گرو رہیگی دلمین قیامت تک اوسکی خلش	سمجھے ہے رو ہی زلف کو لیل و نہار سے نسبت سمجھے خزان ہے اوسکو بہار سے نسبت نہین ہے خار کو مژگان یار سے نسبت

کیا شہید مجھے اوس نے اک اشارہ مین
کہان ہے تیغ کو ابروے یار سے نسبت

صورت دکھا گیا ہمین یوار گل کی رات عاشق کو زندگی ہے خجالت کہ مر گیا صاحب برا نما نو تو اک بات مین کہون موقوف رکھئیے اپنی بزرگی کو شیخ جی	ما نند ماہ چاردہ ہم یار گل کی رات پروانہ کرسکے عشق کا اظہار گل کی رات کچھ یاد ہے ہوا تھا جو اقرار گل کی رات ظاہر ہوی کرامت سرکار گل کی رات

ہر طرح صبح آج بھی ہو جائیگی شہید
جسطرح سے گذر گئی ہے یار گل کی رات

شوق دیدار کا ہی ایجان ہوسناک عبث تھی ہوس اینڈ نیکی دل کو تو خاک عبث دل نہ دنیا پہ رکہا یہ صاحب ادراک عبث موتیا کی کہلی اک ہٹنی ہیتیس مین پہول نشہ کے نیلہ سر خنگ ہے مین زید سوار فلک کہنہ سے ہی سنگ حوادث کا نزول	برق کے ساتھ ہی ربط خس و خاشاک عبث نکلے اب خاک سے بنکر شجر تاک عبث خاک تو ہی تو ہوس خاک کے ایخاک عبث ورد زندان مین وہ کرتے نہین سوا ک عبث نہین آمیزش ننگ دمی دریاک عبث کر سکونت ہے تہ گنبد کا واک عبث

وہ بولے آج تک جانتا نہیں تو شہید
مرے خموشی کا ہے ترک مدعا باعث

گر عدم کا دہن یار ہے پیدا وارث	وہ کمر کہتی ہے میں ہوں کسی عنقا وارث
کیوں نہ ایمان کا ہو رخ قبلہ و کعبہ وارث	کفر کے ہوئے ہیں جب زلف چلیپا وارث
کیوں نہ ہو ارث فلاطون کا ارسطا وارث	یعنے شاگرد ہے اوستاد کا ہوتا وارث
ہوا موسی کا تمہارا ید بیضا وارث	لب مسیحا کے ہیں از رشک مسیحا وارث
یوسف رخ کو سمجھتے ہے زلیخا وارث	زلف کو چھوڑ گئی ہے تری لیلا وارث
باغ میں گل ہے ترا بلبل شیدا وارث	سرو قمری کا مرا وہ گل رعنا وارث
دشت میں خاک کا میری ہے بگولا وارث	کون کہتا ہے مجھے مشفق من لاوارث
دشت میں اب ہوں نہ مجنوں کا میں پیدا وارث	کوہ میں کون ہے فرہاد کا مجھ سا وارث
میں ترا بندہ ہوں میرا ہے تو مولا وارث	اب شب و روز وظیفہ ہے مرا یا وارث
ارث میں اوسکے ہوں اور ہو وہی میرا وارث	ہر ذرہ کا ہے قطرہ کا ہو دریا وارث
طفل اشک اپنا ہوا چشم کے گھر کا وارث	باپ کے مال کا مفت ہوا بیٹا وارث
سگ کا مالک ہے خدا کون ہے کسکا وارث	میرے خوں کا کریں قاتل سے جو دعوی وارث
نال کیا جان مری غیب سے اوٹھا یاک	میں فقیر اور فقرا ہوتے ہیں لاوارث
عاشق اپنے کو کہا میں نے تو بولا ہو خفا	اپنا منہ دیکھو ہوے عشق کے کیا کیا وارث
دل کے حقدار ہیں اعضا ہیں خصوصا وہ کمر	جانے دیتا نہیں اک ہاتھ سے تنکا وارث

٥٥

جیتے جی اپنی ہے پروا مجھے اپنے کو ضرور
بعد میرے نہ کرینگے مری پروا وارث

شاعری ارث مجھے پہونچی ہے سودا سے شہید
کہ ہے سودا کے مرے جوشش سودا وارث

عشق گل باغ میں ہے بلبل گلزار کی ارث
عاشق زار ہون چھوڑون نہ غم یار کی ارث

گل نرگس کو ملے نرگس گلزار کی ارث
دل بیمار نے لی نرگس بیمار کی ارث

چشم سرشار وہ اور ساغر سرشار کی ارث
جو کہ میخوار ہے لیتا ہے وہ میخوار کی ارث

لب شیرین سے ضرور اسکو ہے پہونچی میراث
شیرنی ہے جو ترے لعل شکر بار کی ارث

رشک گلشن ہے مرا لخت جگر مژگان پر
ارث گل اسکو ملے اوسکو ملے خار کی ارث

بولے ہے جنبش ابرو سے ترا ترک نگاہ
ہون سپاہی مجھے اب چاہیے تلوار کی ارث

تھا بلا روز ازل حرف بلیٰ کا کہنا
عشق پشتین سے ہے میرے دل زار کی ارث

شرع کے حکم سے ہے باپ کا بیٹا وارث
اشک کے طفل نے لی دیدۂ خونبار کی ارث

عشق کیون مجھکو زلیخا سے نہ پہونچے میراث
حسن یوسف کا ہے یعنی مرے دلدار کی ارث

سلسلہ سنبل و ریحان سے درست اوسکا ہے
پیچ و خم کیون نہو اوس طرۂ طرار کی ارث

شکل منصور ہے دار قرہ پہ طفل سرشک
سر کا دینا ہے سردار یہ سردار کی ارث

ارث گل حسن ہے وہ یار کو دو اور نالہ
دو مجھے بلبل شیدا سے دل افگار کی ارث

دعوی تیغ دودم ہے کہ برش مجھہ مین جو ہے
مین نے قبضہ مین کی اوس ابروئے خمدار کی ارث

خط سینۂ دل ہے ترے پرتو رخ سے اوسے کیا
یعنے کافر کو پہونچتی نہین دیندار کی ارث

ہمہ تن چشم ہوں آنکھوں کے تصور میں ترے
نہیں نرگس کا گلے میں ہے مرے ہار عبث

میں نے تکرار کی اون سے تو خفا ہو کے کہا
بس مرا مغز نہ کھا کرکے تو گفتار عبث

چشم مخمور کے ساغر کا ترے ہوں مخمور
جام مے بے ترے ہے ساقی میخوار عبث

رشک گل تو ہو تو صحرا مجھے اک گلشن ہے
تو نہو بر میں تو سیر گل گلزار عبث

اونکو سمجھا کے ترے کوچہ میں آتے جاتے
ہم پہ آوازہ کسا کرتے ہیں اغیار عبث

آپکے نرگس بیمار کا بیمار ہوں میں
نہیں بیمار عبث میں نہیں تیمار عبث

کوئی کہدے اوسے دیکھے مرے رشک گل کو
گل کو دیکھے ہے شہید جگر افگار عبث

عقل پائی تھی ارسطو نے فلاطوں کی ارث
تجھکو بھی وحشت دل ہو پہنچی ہے مجنوں کی ارث

انبیا کی مجھی میراث ملی علم و ادب
مال و زر نعمت جنہیں چاہئے قارون کی ارث

دُرِ مکنوں سے جو لبریز ہے کیسہ اسکا
چشم دُربار کے ہاتھ آئی ہے جیحوں کی ارث

خال تاروں سے زیادہ ہیں تمہاری روشن
تمکو دریا سے ملی ہے دُرِ مکنوں کی ارث

میں سیہ روزی تقدیر پہ صابر ہوں شہید
ہو مبارک مہہ مرے طالع واژوں کی ارث

ہے بے نشاں سراغ کمر میں نہ تو عبث
عنقا ملا ہے کسکو مگر جستجو عبث

آگے نہ روئے یار کے آ شرم کر ذرا
لے آرسی تو اپنے رکھو آبرو عبث

جوں سایہ تو نہ دیکھے گا خورشید رو کا منہ
دل اوسکے آگے جانے کی ہے آرزو عبث

[illegible]

گل سا ہنستا نہیں اب شگفتہ چمن کیا باعث
بات کرتا نہیں غنچہ دہن کیا باعث

چشم فتان کا جو میں کشتہ نہیں تو مرقد
ہے چراگاہ غزالان ختن کیا باعث

وہ قد و زلف دکہاتا نہیں شکل منصور
کیون نہیں میں محق دار و رسن کیا باعث

چہنپے رنگ سیکا نظر آیا شاید
زرد ہے رخ جو ترا برگ سمن کیا باعث

کیون پسند آئی ہی غربت تجہے جون نکہت گل
رخ نہ پہیرا ہی نے کیا سوے وطن کیا باعث

کبہی بوسہ لب دلدار کے تہے ہمکو نصیب
اب تصرف سے گیا اپنے ہمین کیا باعث

شب قرار اوس نے کیا تہا مرے گہر آنیکا
یہان نہ آیا وہ بت عہد شکن کیا باعث

شیفتہ اوسکے ذقن پر جو ہوا یوسف دل
نظر آیا نہ تجہے چاہ ذقن کیا باعث

گر محوشی تجہے غیرون سے ہی اور میرے ساتہہ
چرخ کرتا ہی جو تو حیلہ و فن کیا باعث

دل پرخون کا مرے لب سے ترے الیاقی
نہ لگا شیشہ صہبا سے کہن کیا باعث

گرم رخ کی ترے غیرون سے کے و لو مین ہی جگہ
شمع ایک اور ہزارون ہین لگن کیا باعث

مین شہید رخ رنگین ہون ترا اے گلرو
برگ گل کا نہ دیا مجکو کفن کیا باعث

ہوا فکر دہن مین زرد رخ کا رنگ کیا باعث
برنگ غنچہ مین گلشن مین ہون دلتنگ کیا باعث

ذقن کے گرد کسکا سبزہ خط یاد آتا ہی
قدح بہر بہر کے اب پیتا جو ہون مین بہنگ کیا باعث

مری نالون کو سنکر ہند کی منقار بلبل نے
بجاتے کیون نہیں وہ باغ مین اب چنگ کیا باعث

کسی خندق پا سے کیا پامال گلشن کو
چمن مین خوب پہولا ہی گل اورنگ کیا باعث

مجھہ سے گناہ گار کو گردن نہ مارے او ر
عالم کا خون کرے بت جلاد الغیاث

کوچے مین تیرے رات کو بانگ جرس کی طرح
کب تک پکارتی رہی یہہ دل ناشاد الغیاث

مثل شہید دور ہے گل سے بہار مین
تیری بجا ہے مرغ قفس زاد الغیاث

گر تو مشہور ہوا جور و جفا کے باعث
میرا بھی نام ہوا مہر و وفا کے باعث

زال دنیا ترا جنجال نہین زال سے کم
تاب جنبش کی نہین حرص ہوا کے باعث

پاکبازی کا مزا جس نے کہ پایا پایا
صحبت پاک گروہ فقرا کے باعث

دردنوشان خرابات بھی بے منت خضر
پہونچے منزل کو کسی آبلہ پا کے باعث

راہ چوکا تھا مگر آن کے پہونچا ہے شہید
کوچۂ یار مین اس فکر بجا کے باعث

جب کہ سودائی ہو وین تو ہے زنجیر عبث
ہم سے بل کہاتی ہے وہ زلف گرہ گیر عبث

جیتے جی اوسکو نہ چہوڑونگا نہ چہوڑونگا کبہی
ناصحا مجھ سے ہی بیہودہ یہہ تقریر عبث

کام ایک جنبش ابرو مین ہے آخر میرا
قتل کو میرے علم کرتے ہو شمشیر عبث

روز میثاق سے مین پیر مغان کا ہون مرید
مجکو کہینچی ہے اودہر واعظ بی پیر عبث

ناتوان اوس سے زیادہ ہون خلائی ہو کیون
میری تصویر سے تم قیس کی تصویر عبث

خلوت دل مین ہی ای شیخ و برہمن وہ یار
کعبہ و دیر کی ہو در پئے تعمیر عبث

عقدہ اوس فکر دہن کا نہ کہلے جز تقدیر
یہان تری سعی ہی اے ناخن تدبیر عبث

۵۹

ردیف جیم

[illegible]

گردش چرخ سے مشکل ہے تو عالی قدر
جو غنی تر ہے وہ مفلوک تر آتے ہیں نظر
آہ بھی دل میں نہ باقی ہے کہ کھینچے کوئی
تاب طاقت نہ حواس و خرد و صبر و قرار
حکم غیرت ہے کہ دوں درد سے جان اپنی مگر
آج وہ صاحب تمیز ہوں بے شک و ریب
طالب مال ہے در پر نہیں آنے دیتا
جتنے آفات ہیں نازل ہوں الٰہی لاکن
آپ کے ہی در دولت کی گدائی ہو نصیب
دولت حسن کے تو لینے زکوٰۃ اک بوسہ
رحم کر مجھ پہ کہ بدحال ہوں بیتاب خراب
ایسی ہی ایک جنتی مجھ میں اور وسمیں جیسے
تیری پاس آئی زلیخا ہے گدائی کے لئے

دربدر پھرتے ہیں پھر طلب نان محتاج
جب ہے محتاج الیہ وہ ہوئے یہاں محتاج
ہو گئے آہ سب اس شہر میں یکساں محتاج
مجھ سا ہوگا نہ کوئی بے سر و ساماں محتاج
در پہ جاتے نہ کبھی بے دربان محتاج
عقل کے سیکھنے کا مجھ سے ہی لقمان محتاج
رات کیوقت سمجھ مجھ سے دربان محتاج
جیتے جی ہو نہ کسیکا کوئی انسان محتاج
نہ کرو دوسرے کا یا شہ مرداں محتاج
دے اوسے تجھ سے جو مانگے کوئی جاناں محتاج
خستہ دل سوختہ جاں و پریشاں محتاج
جیب داماں کا ہوا اور جیب کا داماں محتاج
دولت حسن کی اے یوسف کنعاں محتاج

فصل گل میں نہ رہی سوزن عیسے سے غرض
کچھ رفو کا نہیں اب چاک گریباں محتاج

ہے داغ درد تن میں دل زار نغمہ سنج
سحر اپنا سامری ابھی الکدم میں ہو لجائے
گلزار میں ہے بلبل گلزار نغمہ سنج
زہرہ کے طرح گرہو شہر یار نغمہ سنج

[illegible]

61

پانی بھرتی ہے ترے آگے غزال رعنا
چلنے پھرنے میں ہے اک آہوے چین کی سج دھج

شوخ سج دھج ہے تری جان میں ہے تو انسان
دلکش ایسی نہ کہیں ماہ جبین کی سج دھج

شاہ خوبان جہاں تو ہے سر محفل ناز
قابل دید ہے تجھ صدر نشین کی سج دھج

تو مری حلقہ آغوش میں اسطرح سے بیٹھ
کہ ہو جسطرح انگوٹھی میں نگین کی سج دھج

گرچہ ہیں نقش و نگار فلکی خوب شہید
پر قیامت ہے نگاران زمین کی سج دھج

ہے گرم برق سے مری محبوب کا مزاج
کس شوخ نے ہے پایا اس اسلوب کا مزاج

چلمن سے جھانکو اسکو تو ذرا ہی خفا نہ ہو
نازک کمال ہے بہت محبوب کا مزاج

خط لکھے نامہ بر نے مرے پوچھا حال دل
ہے خیریت سے کاتب مکتوب کا مزاج

چغلی کسی نے کہائی ہے شکوہ کیا مرا
راغب سے پھر گیا ہے جو محبوب کا مزاج

یوسف سے میرے کہ دی کے جا کے درد دل
غم میں ترے علیل ہے یعقوب کا مزاج

اے شیخ ایسا تو مجھے تعویذ لکھ کے دے
طالب سے پھر رجوع ہو مطلوب کا مزاج

تڑپا رتا کبھی ہے تو مدہوش ہے کبھی
ابتر ہے تیرے عاشق مجذوب کا مزاج

ایسا ہی رنج کا متحمل ہوں میں بھی آج
صابر تھا جیسا حضرت ایوب کا مزاج

تسکین دل ہو ساقی اگر تو مجھے پلائے
ہے گرچہ گرم بادہ تپش قلوب کا مزاج

رنگین غزل شگفتہ زمین میں ہوئی شہید
کیا پوچھنا ہے نکتہ ور خوب کا مزاج

ہے اپنی اصل کی جانب ایک شے کو رجوع / غریب دو رہو اگرچہ مین وطن سی آج
فقط نہ چین جبین ہی خلقش پہ حلقۂ زلف / کہ منحرف ہے وہ چشم آہوی ختن سے آج
چلا ہون مثل سکندر جہان سے خالی ہاتھ / کہ دو نو ہاتھ ہون باہر مری کفن سے آج
ہین سبزوار و ہرات اوسکے خط کی باج گزار / خراج لیتے ہین لب شوخ کے یمن سے آج
مشابہ اوس کے نہ ابرو سی کعبہ کے محراب / مقابل اوس کے نہ زمزم چہ ذقن سی آج
فقط نہ شوخ مین لب لعل سی بدخشان کے / ہین آب دار وہ دندان در عدن سی آج
عجب نہین جو گلستان مین گل ہوے موسم / پسینہ ٹپکے ہی خوشبو ترے بدن سی آج
تمہاری چشم سے ہم چشم کیونکہ ہو بادام / کہ تنگ قافیہ پستہ کا ہے دہن سے آج

قبا سخن کی مری قد پہ دوختہ سے ہے شہید
سخن ہے مجھ سے عزیز اور مین سخن سے آج

ہے خون جگر کے چہرہ بہت لال لال آج / لعنت اوسے کرے جو نہ مجھکو حلال آج
پھر کھولے اوس نے رو بہ ہوا سر کے بال آج / آہستہ چل ہے مین نسیم شمال آج
اے صید دل سمجھ کے قدم رکھ الٰہی خیر / ہووے نہ پھر بچھا کہین زلفونکا جال آج
پھر لے ترنج ہاتھ مین دیکھین زنان مصر / آتا ہے پھر نظر وہی یوسف جمال آج
گل سے کلی کا لالۂ نعمان کے شور ہے / یون پھر نہ پھینکیو کہین منہ کا اگال آج
گل نے چمن مین کیا کیا نرگس کے سامنے / کیون دیکھتی ہی اسکو یہ آنکھین نکال آج
سنتے تھے جو خرابۂ عشاق بد نصیب / نکلے وہی شہید کے طالع کی فال آج

آشنا کو بھیجی اتنا بس ہے نامہ نقش — لکھہ کے تو خط کے لفافہ پہ میرا نام بھیج
زلف کے تر سا مین گرد اور رخ کر رومی بیچ مین — تو ظفر یارب برای لشکر اسلام بھیج
ایلچی کو میرے مت سوغات سی محروم رکھہ — حرف شیرین ایک جانب تحفہ دشنام بھیج
تو جو آیا تو جیا مین تو گیا تو مین موا — خیر گر چاہے مری تو وصل کا پیغام بھیج
غائبانہ جو کوئی شکوہ سی میرا نام لے — نام پر تو تین حرف اوسکے بت خودکام بھیج
نام سنتے ہی مرد سبس ہی تو گالیان — قدردان ہی کچھہ تو خدمت کا مری انعام بھیج
یا تو ازراہ عنایت مجکو پاس اپنے بلا — یا طلب کا میرے شوخ سنگدل پیغام بھیج

ہون شہید عارض رنگین ترا ازراہ لطف
برگ گل میرے کفن کو دلربا گلفام بھیج

وصل صنم ہے عشق مین زردار کا علاج — ہے صبر و شکر عاشق ناچار کا علاج
ہے لاعلاجی اپنی دل زار کا علاج — عیسی کرا وس کے نرگس بیمار کا علاج
اعضا کی ٹوٹنے کا اسے بدہی عارضہ — اے مرغ باغ کر گل گلزار کا علاج
بوسے نہ دی ہی عاشق رنجور کو شفا — جان بخش ہی مسیح لب یار کا علاج
دل ہی اسیر زلف کہ گل کے رگون کا دام — وحشت کرو ہے مرغ گرفتار کا علاج
رخنہ بہہ دل مین ہی کہ گل اندودگی سی وہان — کسنے کیا ہی رخنہ دیوار کا علاج
کرنا تجھے سفرح نظارہ سے ضرور — ہے اے مسیح طالب دیدار کا علاج
اوتری نہ اوسکا نشہ جو منصور ہی کرے — جام شراب عشق کی سرشار کا علاج

ردیف جیم فارسی

عشق بیباک کے کوچہ مین قدم بہی رکہہ
مطلب السانکا بیوقت نہین بر آتا
ہے ملاقات کا قصد اوس سے تو قابو بہی شرط
چشم تر نے مری ساون کی لگائی ہی جہری
وقت خواب سکو تو اب دل کوئی افسانہ سنا
کیا کہیگی تری اوباشی پہ ساری خلقت

پہلے اے طالب عشق اوسکی توافات کو سوچ
کارسازی ہو جو منظور توافات کو سوچ
گر ملا چاہی تو اوس سے تو ملاقات کو سوچ
بہیگتا گہر کو نجا موسم برسات کو سوچ
روشناسی کیلئے حرف حکایات کو سوچ
دیکہہ تو آپ کو اور سیر خرابات کو سوچ

آج مہمان ترے گہر مین وہ آتا ہے شہید
کر ادا اوس سے رہ و رسم مدارات کو سوچ

بوسے جو مانگے عاشق بدنام چار پانچ
ساقی نہ ایک جام سے ہو رفع تشنگی
دو چار اوسکے کوچہ مین ہوتے ہین سنگسار
وہ چاند دیکہنے کو جو نکلا ہے چاندرات
صیاد کیا ستم ہے ظلم کہ فصل بہار مین
آ او بلا کو قتل کر دو نہ رو یا جلا تو
جہڑکے ہی گالیان ہین ملامت ہی یا عتاب
آسودگی سے جان دل آرام سے ہی دور
اوباش پیٹے رہتی ہین دن رات تیری ساتہہ

دیتا ہی گالیان بت خود کام چار پانچ
بہر کر مجہے شراب کے دے جام چار پانچ
دیتے ہین محتسب کو مجہے دشنام چار پانچ
ہین گرد و پیش اوسکے لب بام چار پانچ
ظاہر ہوئے رہے ہین تہ دام چار پانچ
قاصد بہیرا تو کو دو مرے پیغام چار پانچ
قسمت کے اپنے ہین یہی انعام چار پانچ
دن ہو گئے ہین ملے گئے دلارام چار پانچ
بلبل کی طرح دلبر گلفام چار پانچ

ردیف حای حطی

فریاد و آہ و زاری و شور و فغان شہید
ہین مجھکو عاشقی مین یہی کام چار پانچ

ہے آشنائی جیری تری اوس سے پیشتر
جس روز سے کہ تن سے ہے مرا آشنائی روح

پوچھو مثال روح تو جون بوی گل لطیف
پوچھو نظیر جسم تو جون گل قباے روح

وہ اپنے گھر چلا تو کہا مین نے وای جان
پہلو سے وہ اوٹھا تو کہا مین نے ہای روح

جون چہرہ تیرے وصل کا دن ہے ضیای چشم
جون زلف تیری ہجر کی شب ہے بلاے روح

لب پر مری پہونچ نہ سکے جان ناتوان
قد کا ترے خیال نہو گر عصاے روح

تو روح سے لطیف ہی کیونکر نظر پڑے
تیری لقا وہ دیکھے جو دیکھے لقای روح

پہلو سے وہ مرے نہ جدا ہو بلا رہے
قالب سے میری جائے تو کیا غم ہی جا روح

تیرے خیال رخ مین ہی جون شمع پر تنگ
مین کیا شب فراق کہون ماجراے روح

وہان بال او سکے پہونچے مین سر زمین تلک
یہان تا افلاک زمین سے گئے نالہاے روح

جنت مین سایہ سدرہ و طوبی کا یک طرف
قد یار کا ہو سایہ فگن ای خداے روح

سفاک تو وہ ہی ملک الموت بھی سنے
گر نام کو ترے تو وہین تھرتھرائے روح

مرقد پہ وہ کبھی مری آیا نہ بعد مرگ
واصل ہوا نہ اوس سے مرا مدعای روح

مین لجہ جہان مین ستم دیدہ اک حباب ہون
پہر جسم ہیچ ہے جو مین نکلے ہواے روح

ہے اب بہ تازہ چلن مجھ سے جنگ غیر سے صلح
غضب ہے مشفق من مجھ سے جنگ غیر سے صلح

کبوتر اب مین اوڑاتے تو صید ہے مجھ سے
یہ کیا کیا ہے حیلہ و فن مجھ سے جنگ غیر سے صلح

کبھی سمجھتے تھے گل ہم کو اور کو کانٹا
سو اب ہی رنگ چمن مجھ سے جنگ غیر سے صلح

سرخ اوسکے لب ہوے ہین عقیق یمن کیطرح	شاداب برگ گل سے زیادہ ہین انکے نسیم
دانت اوسکے یہی جھلکتے ہین در عدن کیطرح	لب سرخ دو نو لعل بدخشان فقط نہین
کب تن گلو نے چاک ہین مجھ خستہ تن کیطرح	ناخن سواے جنون ہے سراپا مرا فگار

دنیا کے نکتہ ور ہین مری تاج سر شہید
پر سب سے کچھ انوکھے ہے لیکے سخن کیطرح

پردہ مین بھی تری ستنا نہین دشنام قبیح	گالیان گر دیہی کہا ناحق خود کام قبیح
لب پہ لاتا ہے کراہت سے مرا نام قبیح	اسقدر مجھسے ہے نفرت کہ مری دلبر کو
پہ مگر کام تو سفاک ہے یہہ کام قبیح	بیگناہو نکو محبت سے مگر جرم ہے قتل
بے رخ و زلف ہے حسن سحر و شام قبیح	زلف و رخ اوسکی دکہاتی ہین بہار نیرنگ
کفر جانون نہ قبیح اور نہ اسلام قبیح	دشمنی کا سبب اے شیخ و برہمن تجھ سے
شاخ سنبل کو تری زلف سیہ فام قبیح	کیون نہ وہ شرم سے کٹ جائے کہ سمجھے ریگل
صحبت غیر مین خلط ہے دلارام قبیح	کرمے ساتھہ تو آرام کہ تیرا ہون رام
تجکو ابرو کے اشارے ہین لب بام قبیح	منہ چھپا ابر کے گھونگٹ مین کہ شکل مہ نو
چشم سوزن زدہ ہے تو ہی بادام قبیح	چشم شوخ بت چین سے تو نکر ہم چشمی

کیا وہ دنیا کہ ضرر جس مین ہو عقبی کا شہید
وہ نکر کام ہو جس کام کا انجام قبیح

واہ صاحب ہر گھڑی آپہی ہے مطلب کی صلاح	ہنسکے فرمانے لگے سن مجھ سے وہ شب کی صلاح

67

شام تک کیوں نہ پھرے چشم کو میری برسے
تم جو اوٹھ جاؤ سحر کو میری بر سے گستاخ

شمع رو آنکھ نکالے ہے غضب سے وسکی
دیکھے او سکو جو کوئی گرم نظر سے گستاخ

رنگ اسکا نظر آیا نہیں کیا لعل تجھے
ہے جو اس رنگ مری لخت جگر سے گستاخ

لے گیا کوے شہادت جو شہید دل نے شہید
سر ہر اک کیوں نہو اوس تیغ دو سر سے گستاخ

ساعد سے منفعل ہوئی تیری سمن کی شاخ
قامت سے پا بگل ہوئی ہر چمن کی شاخ

تازہ شگوفہ یہ ہی کہ پھوٹے ہے رنگ گل
تیری ادا کی نخل میں اک بانکپن کی شاخ

گلشن میں کب ہیں زرد چنبیلی کے شاخ و گل
خورشید کا گل اسکو کہو تم کرن کی شاخ

پودا درخت کا وہ چھریرا ہے میوہ دار
پستان جو نارون ہیں تو قد نارون کی شاخ

آنکھیں تری تو آہوی دشت ختن ہیں اور
ابرو تری ہی آہوی دشت ختن کی شاخ

پیری میں ہے ترا قد خم گشتہ زار ہدا
جیسے خمیدہ ہو کسی نخل کہن کی شاخ

لکڑی کی طرح آتش غم سے جلا جو قیس
جلتی ہے نجد کی ہر اک اس غم سے بن کی شاخ

تحریر وصف دیدۂ جانان کے واسطے
کاغذ ہرن کا پوست قلم ہو ہرن کی شاخ

غم میں ہوا ذقن کے جریدون کے واسطے
ہو سبز کے شہید کو تہ میں کفن کی شاخ

برق یا صاعقہ یا طور کا شعلہ ہے وہ رخ
عقل حیران ہے مری کیا کہون میں کیا ہی وہ رخ

نہ تو خورشید و قمر ہے نہ ستارا ہے وہ رخ
صرف اللہ کی قدرت کا تماشا ہے وہ رخ

تخت زرین پر شہ گل سحر ہو جلوہ گر
باغ مین جوڑا پہن کر آئی جب لالہ سرخ

خون عاشق کا بہی وہ قاتل ترے سر پر چڑہا
کیون نہ ہو غنچہ سان تیری کہلی دستار سرخ

جوش خون کشتہ کرم قدمی ہے او رشک بہار
برگ گل کے ہین رنگین پاہین کفش کار سرخ

آسمان دو نوکری ہے تجہ پہ صدقے رات دن
مہ کا دینا سفید اور مہر کا دینار سرخ

دشت وحشت مین جو پہوٹے پاؤن کے چہالے مری
ہو گیا گلزار صحرا کے ہوئی ہین خار سرخ

ہو سحر جس رنگ مشرق سی طلوع آفتاب
نشہ مین چہرہ ہو کا ہی بت ہیوار سرخ

ہے شفق کے یار ہوٹ غرق خون مین آفتاب
برگ گل کا دیکہکر تیری گلی مین ہار سرخ

وقت غصہ کے ہے چہرہ شوخ کا گرگٹ کا رنگ
زرد نیلا سبز ہو سو بار سو بار سرخ

ہر سر مژگان ہمارا لخت دل سے جلوہ گر
پہر سر منصور کے خون سی ہوئی ہی دار سرخ

ہے بہار اک بیستون پہری جوش لالہ زار
پہر سر فرہاد کے خون سی ہوا کہسار سرخ

وہ برہمن ہی گل اندام اوسکو ہیا ہی کمال
پہنے وہ نار برگ گل کا اگر زنار سرخ

راجوری کان کے پیتون مین اوسکی سرخ گال
رنگیا ہی سبز مین جون خوشنما ہو بار سرخ

ہے نگہ تیز اور لال آنکہین کیا کسکو شہید
جون شفق مین ماہ نو قاتل کے ہے تلوار سرخ

تلخی سے موت کی ہو زیادہ بیان تلخ
خنجر کے پہل سی تیز ہے تیری زبان تلخ

دشنام و بوسہ ہان مین تو ہہان ہے ذائقہ
شیرین ہی ایک آن تو ہی ایک آن تلخ

شیرین ہی جس قدر کہ ترا شربت وصال
زہر غم فراق ہوا ای میری جان تلخ

ہے خوف بہار چمن اپنا نہ کرے خون
گلشن مین جو دیکھے تری گل پیرہنی سرخ

حاضر ہے مرا لخت جگر اسمین کرو نصب
بٹھلاؤ نہ خاتم مین عقیق یمنی سرخ

گر قتل نہ ہے رشک بہاراون کو صبا دا
محشر مین شہیدون کے ہو گلگون کفنی سرخ

یون نشۂ مے سے ہی رخ اس شفق مین سرخ
پرتو سے شفق کے ہو ہین جیسے چمن رخ

ناخن سے تری زخم تو حاصل ہو لذت
ہے جوش خراش اس لئی جون لالہ ہی تن سرخ

ق

ہین گنج شہیدان کی لگے سیکڑون تو دے
کوچے مین تری خون سی کشتون کی ہی رن سرخ

مرغ چمن قدس نہ کیون فاتحہ خوان ہو
برگ گل تر سے ہین شہیدون کے کفن سرخ

بلبل نہ کلی جو نیچ مین لے گل کی جو دیکھے
منہ پان کے بیڑی سی ترا غنچہ دہن سرخ

کیون خون نہ مرا دل ہو جو اغیار کو دیوے
مے بھر کے پیالے مین بت عہد شکن سرخ

کس شمع سی لو تیری لگی ہے کہ قبا مین
جون شعلۂ فانوس سراپا ہے بدن سرخ

یہہ ہی شجر گل تو وہ نار رگ گل سے ہے
خون سر منصور سے ہین دار و رسن سرخ

لب کو تری سمجھیں کہ سلیمان کا نگین ہے
خوشرنگ جو دیکھین یہہ عقیق اہل یمن سرخ

ٹکڑے کئی آتے ہین جگر کے مری لب تک
اس جوش سی نکلا ہی لعاب ہی دہن سرخ

ہوتی ہی کہین سیب مین سرخی کہین زردی
طرفہ نظر آتا ہی ترا سیب ذقن سرخ

معشوق اگر گل ہی تو عاشق بھی ہے صد برگ
ہی چہرۂ دل زرد تو رخسار من سرخ

تبدیل قوافی سی شہید اور غزل لکھہ
لاکن ہو ردیف ایسی کہ ہی آتش من سرخ

Checked
1987

ردیف دال

رہا قفس سے کر اب یا حلال کر صیاد
جکڑ کے تو نہ مری باندھ بال و پر صیاد

قفس میں جھڑ گئے ہیں میرے بال و پر صیاد
کہ یاد اب نہیں پرواز کا ہنر صیاد

یہاں جو لب پہ ہے بلبل کے نالہ و افغاں
تو چاک چاک ہے گل کا وہاں جگر صیاد

مرا تو زمزمہ دلکش ہے کیا سبب اسکا
کہ میرے حال سے رکھتا نہیں خبر صیاد

جو اف کروں تو گرے برق باغ جل جاوے
وہ گرم ہوتے ہیں نالے مرے اثر صیاد

کھلے بہار میں گل میں قفس میں بند رہوں
ذرا تو اس مری حسرت پہ کر نظر صیاد

قفس میں بند رہا یا اسیر دام رہا
نہ دیکھے صورت گل میں نے عمر بھر صیاد

گل اوس نے توڑ کے دل توڑا اوسنے قید کیا
عدو ادھر تو ہے گلچیں مرا ادھر صیاد

شہید ناز ہوئی ہے گلوں کی الفت میں
چمن سے بلبل شیدا کا ہے سفر صیاد

نکلا ہے خط ہے یار کو مشق ستم زیاد
سر عاشقوں کے ہوتے ہیں اب اوس قلم زیاد

آگے تھے ہم پہ یار کے لطف و کرم زیاد
اب اسکے بدلے ہو گئے جور و ستم زیاد

کیا خاک عمر چین سے اپنی گذاریئے
بزم جہاں میں عیش ہے کم رنج و غم زیاد

زیبا ہے خم ہو ابروی جاناں میں جسقدر
اوتنا ہی خوب زلف میں جتنا ہو خم زیاد

موج ہوا کی اور مری ایک سی مثال
مقدور کیا شمار سے لوں اک قدم زیاد

ہے حال دو جہاں کا مرے دل میں منکشف
ہرگز نہیں ہے دل سے مری جام جم زیاد

کونجی سے مری آہ کے کہلتا یہ نہین قفل — غربت مین سدا رکہتی ہی دل اہل وطن بند

دلمین جو گذرتے ہین مضامین نہین نکلنے — نافہ مین نہ آہو کے رہی مشک ختن بند

صحبت مجہے ایسون سے ہے جون ایک قفس مین — طوطی کی کرے سا تہہ کوئی زاغ و زغن بند

گل تازہ ہی اب مین بہی ہنون اور تو بہی ہی ساقی — کیون ہی دہن شیشہ صہبای کہن بند

مین شکل صبا لیٹون اگر شکل گل تر — تم کہول دو جامہ کے ذرا شفق من بند

خواہان نہین اب کوئی تشہید اہل سخن کا
جون درج گہر کیون نہ دہن مین ہو سخن بند

سیب کرتا ہی کوئی اور کوئی انجیر پسند — تیرے رانجہا کو ہین لبستان ذقن کہیر پسند

گل ہی بلبل کو تو رانجہا کو ہوی ہیر پسند — ہی پریرو کی مجہے حسن کی تصویر پسند

مرغ جان کو تری مژگان کا ہوا تیر پسند — دل کو ہی ابروی خمدار کی شمشیر پسند

ذبح کرتا ہے رکہہ میرے گلے پر خنجر — دیکہنا منہ کو تری ہے دم تکبیر پسند

میری جانب سی ہی دل اوس بت کافر کا سر — نامہ لکہنے کو جو ہی کاغذ کشمیر پسند

صدقے رزاق کے سر روز ہی ہونچتا رزق — متوکل ہون نہین منصب و جاگیر پسند

دیکہ کر روی مخطط کو تری دل بولا — سورہ نور کے آئی مجہے تفسیر پسند

آشیان عرش ہی مرغ چمن قدس ہون نہین — کیون نہو سیر گل گلشن تقدیر پسند

عمداً اور بہی تقصیر کرونگا اب تو — کہ تمہین آئی کرم سے مری تقصیر پسند

ہون حباب لب جو دم کا بہروسا کیا ہے — ملک ہستی کی نہ معارف کو ہی تعمیر پسند

پلکیں مری سفید ہوئیں پر کبھی مجھے	ق	آیا نہ اپنے اشکوں کا ہرگز چلن پسند
یا اسد عزیز یک غریبی ہوں ورنہ میں		یار و دیار چھوڑ کر تا دکن پسند
ہر وقت مجھکو سیلی اخوان کا دہیان ہے		کیا حال کہئے مجھکو ہوا وطن پسند

سنتے تو ہیں شہید کے شعر و سخن کا شور
تب جانیں جب کرے کوئی صاحب سخن پسند

عشق بے محابا میں کیا کرے بہلا قاصد	ہر دم اک نیا خط ہے ہر دن اک نیا قاصد
آہ وہ میرے لفظیں یا وہ میرے معنے	خط وہ میرے نالے کے وہ میری صبا قاصد
نامہ و پیام اپنا اوسکو آن میں پہونچے	نامۂ غریبان کی ہو اگر ہوا قاصد
کیوں نہو سر ہدہد جائے شانۂ بلقیس	ہیں کہاں زمانے میں ایسے باوفا قاصد
بام بے نصیبان پر جو کبوتر آ گذرا	دل ز فیل دے بولا آ ری بہائی آ قاصد

خوب گر نہیں تمکو اعتبار قاصد کا
آپ ہی شہید اپنے بنئے جوں صبا قاصد

غنچہ ساں کیونکہ نہوں حرف و حکایات میں بند	ہنستے ہنستے مجہی کرتے ہیں وہ بات میں بند
دل جوں کشتہ کو تقیید میں یوں ہے اطلاق	طایر رنگ حنا جوں ہے ترے ہات میں بند
سلسلہ جبر کا علی تک ہے عمل گرچہ ہوں زشت	حشر کے دن ہو نہ زنجیر مکافات میں بند
حلقۂ زلف میں اوسکی نہیں محبوس یہ دل	اک سیہ بخت ہوا ہے جو ظلمات میں بند
میری گریہ سے ہیں جوں شہر کی راہیں مسدود	رستے اس طرح سے ہوتے نہیں برسات میں بند

کہ طبیعت نہ مری فکر کے اوقات میں بند
اب گرفتار شوق سخن اور قوافی میں شہید
میں ہوں بولا کے تمنا سے ملاقات میں بند
دل تو کیا ہی نہیں ہے تری یاد پہ تجھ میں
ہو سو دل پر جو زندان ظلمات میں بند
مرے دم سرد نالہ کی فن سے تو گویں ہیں چراغ

تجھ سے دل ایں میں مری دیدہ پرآب میں بند
غنچے جیسا کوئی تیرا کی بھول کر دیں میں بند
یوسف جیسا ہی تری چاہ ذقن میں محبوس
مجھ سے جیسے کوئی قیدی ہے نغمہ رباب میں بند
ہے خیال ابرو تیغ تو تجھ آنکھوں میں مجھے
شکل آئینہ ہوئی آنکھ کی خواب میں بند
اب سر گرد بدہ از خشک ہیں سوزش عشق
اشک آتش ہیں یہ ہیں سیلاب میں بند
نرگسی جیسی یہ چشم تو میں تو ہی مجھ میں
میں ہوا کیونکہ ہوں محفل احباب میں بند

سنتا ہوں کہ تجھی دل شتابات و بیان
ہے بیک تجھی کب بین بند
ہو وہی سب کہ کلمہ ہیں بند
اسی سلسلہ ہوا مہر سب میں بند
دل کہ کیونکہ نہ ہوں تصنیف میں بند
ہے مری دیدہ سے نالہ بین جاری
اب یہاں بین باغ شہیدین
کہاں بین بین ہیں ہوں سب شہید
رہی بیان دیدہ و بیتیل و پانی ہے
ان بیسب نہ دل شادی ہوں ہوں

دل تو ہستی ہے بین بین ہوں شہید
اب بیان بین خود ہو کہ بیان بین
مری بیان بین بیب ہی بیان بیان ہیں
اب بین کی بین ہوں ہیں اب ہیں
ب نسی یہ بین اب بین سب ہیں

قلب سمجھا کہ زبان مجکو ملی بہر ثنا		تیر تیرا جو ہوا سینہ نخچیر مین بند
نام اللہ جو بسمل کے دہن سے نکلے		کردے منہ اوسکا وہ بت ایک ہی تکبیر مین بند
خاک آتی یکی نہین ہاتھہ ہوس کیطرح		تو نہ رکھہ دل ہوس نسخہ اکسیر مین بند

مطلع تازہ لکھے اور نہ کس طرح شہید
جب ہو نوک قلم صفحہ تحریر مین بند

کیون نہ ہو بلبل تصویر ہون گفتار مین بند		غنچہ سان طبع ہو ذکر دہن یار مین بند
مین اکہاڑیکا تری ہون وہ پل روئین تن		دم ہو رستم کا مرے ایک ہے للکار مین بند
مغز مین اپنے ہی یون اونکی شمیم گیسو		جیسے ہو مشک کے بو طبلہ عطار مین بند
طایر روح بہلا کیون نہ تڑپے صیاد		در قفس کا ہو مری منہ پہ جو گلزار مین بند
شکل نرگس تری آنکھونکا تصور ہو جسے		خاک وہ آنکھہ ہو پہر حسرت دیدار مین بند
نیزہ آہ کی اپنے تو بہت تیزی ہو نوک		کب ہو سقف کہن گنبد دوار مین بند
جہانکے غرفہ سے جو وہ شوخ تو پہر عاشق کے		کیون نہ کرجاکے ہو روزن دیوار مین بند
دل مخمور نہین بادہ کش ساغر چشم		مست ہی آٹھہ پہر خانہ خمار مین بند

ہے شہید کف رنگین کا وہی محضر قتل
سرخ کاغذ کا جو ہی دفتر سرکار مین بند

جو مہرہ کش ہو تو بر روی کار ہے کاغذ		جو دل گداز نہین بے بہار ہی کاغذ
ہوا ہے شعر مین کس نازک گل کا وصف رقم		مری کتاب کا باغ و بہار ہی کاغذ

نامہ بر کہیو کہ خط کو مرے پڑھنا ہے ضرور
تیری تصویر دکہاؤنگا قیامت کے دن
سوت کا میرے لکہو حال اوسے بہی کرو شوخ

ہے یہہ محتاج توجہ کی نظر کا کاغذ
جب طلب ہویگا اعمال بشر کا کاغذ
خوش ہو پڑہ کر مری مرنے کی خبر کا کاغذ

مرتسم نقش نگاران معانی ہین شہید
ہے مری فرد زبان اہل ہنر کا کاغذ

رقم کو قصۂ دل کے جو مین لیا کاغذ
اجل چڑہی جو سر نامہ پر یہ اوس نے کہا
یہہ خط کو دیکہہ کے بگڑا کہ آ کے غصہ مین
خفا جو آپ ہوی ایسے کیا قباحت ہے
غرض نہ مطلب دل سے مری ہوا آگاہ

شرر یہہ آنکہہ سے ٹپکے کہ جل گیا کاغذ
کہ آشنا کو ہی لکہتے ہین آشنا کاغذ
لفافہ کہینچ کے سو ٹکڑے کر دیا کاغذ
کسی نے الفت دل سے لکہا لکہا کاغذ
مرا نہ کافر بے رحم نے پڑہا کاغذ

شہید لکہنے مین جب خط کے یہہ برائی ہو
کوئی کسیکو لکہے کاہکو بہلا کاغذ

چار او نکل نہ کوئی آپ کا لایا کاغذ
چشم گریان نے جو لکہنے مین بہگایا کاغذ
اب مین کیا لکہے کی خوبی کہون سبحان اللہ
یہہ تو احسان صبا کا نہ مجہے بہولے کا
روئے پروانے مری حال پہ جسدم اوس نے

کیا میسر تمہین اتنا ہی نہ آیا کاغذ
آتش دل پہ جو مین مین نے سکہایا کاغذ
نہ پڑہا اوس نے پند اوسکو نہ آیا کاغذ
آخر اوڑا اوڑ کے مری کوچہ مین آیا کاغذ
شمع پر رکہہ کے مری خط کا جلایا کاغذ

غیر کے ہاتھ سے امرت ہی مجھے سم اور زہر	ہاتھ سے تیرے ہے ای مایۂ آرام لذیذ
منہ سے اپنے لگا کر جو وہ دے جام شراب	جام کوثر سے مرے حق مین ہے وہ جام لذیذ
کیونکہ طفلی سے جوانی مین نہووے کہ مزا	میوۂ پختہ سے کب ہووے گا خام لذیذ
گالیون مین تری ہم دونے اوٹھائے ہین مزے	سخن تلخ لذیذ اوس سے ہے دشنام لذیذ
ذکر سے کیون نہ متلذذ رہوے راحت جان	مجھکو لذات جہان سے ہے ترا نام لذیذ
ہجر مین صرف یہان خون جگر پر ہے معاش	ہو خدا تجھکو نصیب اے بت خودکام لذیذ

وصل مین بوسہ زنی اوس سے میسر ہی شہید
جس جفا کیش کا ہے بوسہ بہ پیغام لذیذ

ردیف راے مہملہ

محو کلام دوست کو افسانہ کیا ضرور	کیون غیر کی سنے دل دیوانہ کیا ضرور
ساغر کی شکل دیدۂ پرنم ہے بس مجھے	مینا کی طرح نعرۂ مستانہ کیا ضرور
مین آپ شمع رو کا جو پروانہ بن گیا	شمع مزار کو مرے پروانہ کیا ضرور
تزئین نہ کیجیے آپ کہ جو بحر حسن مین	مانند زلف موج وہین شانہ کیا ضرور
ہو اک ذرا تو رمز حقیقت سے آشنا	اے بیوقوف شکوۂ بیگانہ کیا ضرور
ہے اوسکی شکل آئینہ دل مین جلوہ گر	نظارہ سوی عارض جانانہ کیا ضرور
مجنون صفت ہمیشہ مین صحرا نورد ہون	وحشت زدون کو مسکن و کاشانہ کیا ضرور
جون اشک میری چشم خلایق مین ہے جگہ	جون سیل کیون ہون مایل ویرانہ کیا ضرور

ای صفیر و دیکهو بے رحمیاں صیاد کے	وقت بسمل باندهتا ہی میری بازو کهینچ کر

نشہ مین کهینچا جو اوسکا ہاتهہ مین نے ای شهید
ہوگیا برہم بچهہ اپنے کو وہ بدخو کهینچ کر

اور بهی ہنس ہنس پڑو بیتابے دل دیکهہ کر	اور بهی نقلین بجا ورقص بسمل دیکهہ کر
چل دیئے صبر و خرد بیتابے دل دیکهہ کر	راہ لی ہمراہیون نے وقت مشکل دیکهکر
قبر مین بهی دل نہ سونے دیگا مجهکو گورکن	رکهیو چهاتی پر مری اچهی کوئی سل دیکهہ کر
یون تڑپتا ہی دل بیہوش اون زلفون کو دیکهہ	زور جون دیوانہ کرتا ہے سلاسل دیکهہ کر
پاؤن کے نیچے خدا ہی جانے کیا کیا خاک ہے	پانو رکهو روان پائے در گل دیکهہ کر
پاؤن سودائیکی چومے آج پهر زنجیر نے	پهر پهنستا شاید کوئی زلف مسلسل دیکهہ کر
نور کا تکا کهون یارب کہ بجلی کی تڑپ	محو حیرت ہوگئی محفل کی محفل دیکهہ کر
خاک پاک نجد مین اب بهی وہی تاثیر ہے ق	اب بهی چل جاتے ہین لڑکے گرد محمل دیکهہ کر

منزل اول کا سونا یاد آتا ہے شهید -
بادشاہون کا یہہ قصر ہفت منزل دیکهہ کر

باڑ رکهتی ہی فرہ اوسکی چهری کی دهار پر	اوسکے ابرو کا ہی تمغا برق کی تلوار پر
داغ تن خندان ہی ابراہیم کے گلزار پر	آہ دل آتش فشان ہے طور کی اشجار پر
دل مرا مائل ہوا ہے ابروئے خمدار پر	ہاتهہ کهون ذو الفقار حیدر کرار پر
جنبش موران خط لب چڑہ گیا قندہار پر	لشکر گیسو ترا شبخون گرا تاتار پر

ہر چند کہ مختار حقیقت مین ہے تقدیر — ظاہر مین کوئی شے نہین تدبیر سے بہتر

دیکھے ہین جوان تونے بہت ای فلک پیر — ہے کوئی جوان اوس بت بے پیر سے بہتر

وصف دُر دندان مسلسل ہین مرے شعر — کب سلک گہر ہے مری تقریر سے بہتر

تیرے لب پُر خط کے حقیقت مین ہے تحریر — یاقوت رقم خان کی بہی تحریر سے بہتر

ہالے سی ہی بالا تری عارض کا مشابہ — عارض کی چمک ماہ کی تنویر سے بہتر

کس منہ سی تمہاری لب و دندان کا کرون وصف — خوش ذایقہ مین یہہ شکر و شیر سے بہتر

کردل کو مری صید کہ حاصل ہو سعادت — ہے صید ہما مرغ و عصافیر سے بہتر

اے کاہکشان بار فلک سے ہو سبکدوش — توکب ہے مری آہ کی شہتیر سے بہتر

ہرکارہ نہ جاسوس حقیقت مین ہی کوئی — آہ سحر و نالۂ شبگیر سے بہتر

ہر چند کہ میر الشعرا تو ہے شہید اب
لیکن نہین سودا سے ہے اور میر سے بہتر

دل دام مین اوس کاکل پرخم کے پہنسا پہر — صیاد کے پہندے مین گرفتار ہوا پہر

مین تیری پرستش کرون تو غیر کے او بت — تا حشر تری منہ کو نہ دکہلائے خدا پہر

کیون خون سی مینا اپنی بہلا ہاتہ نہ دہوون — ہاتون کو نگار اپنے لگاتا ہے حنا پہر

ایدل وہ سحر باغ مین جب جلوہ نما ہو — گرد اوس گل نورستہ کے جون باد صبا پہر

چوٹی ہی پس پشت وہ پہر اپنے دکہاتا — لپٹے مری پیچھے وہ لگاتا ہے بلا پہر

اندیشہ ہے گر ہووی قمر ابر مین روپوش — گہونگٹ کو لئے منہ پہ او ماہ لقا پہر

آہ کھینچے رہتی ہے جان مین ٹکڑے جگر کے ہین مژگان مین
سرو اوگا ہے باغ کھلا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سانس ہون ٹھنڈی پھرتا ہر دم اڈی ہین آنسو جون یم پر نم
سرد ہوا ہے ابر گھرا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
سینہ مین لالے کرتے غل ہین دل کے ٹکڑے خرمن گل ہین
حشر بپا ہے کنج شہدا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
نقطہ سویدا کا ہے روشن داغ سے دل کے سیر گلشن
نور خدا جنت کی فضا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شاہد قدسی کا یہہ مکان ہے جلوہ کنان ہر نجم دہان سے
عرش بنا ہے سیر سما ہے دل کے اندر چشم کے باہر
وصل کا طالب ہو نہین یقین ہے سامنے رقصان زہرہ جبین ہے
شوق بھرا ہے سانگ بنا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
شمع حرم ہے یار کا جلوہ پل مین خزان گلزار کا جلوہ
سیر بقا ہے دید فنا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
زند سیہ و خال ہے اوسکا مسکن و ماوا گال ہے اوسکا
پھرتا سدا ہے رہنے کی جا ہے دل کے اندر چشم کے باہر
گوشہ خاطر اوسکی خلوت ہے صف مژگان موجب غفلت

تن و دل خستہ ہوئے ہیں اب اندر باہر
در و دیوار گرے ایک ہوا گہر باہر

عکس آئینہ مین ہے صورت دلبر باہر
جلوہ حسن قدیم اوسکا ہے اندر باہر

جز و تن ہی رخ شفاف سی اوسکی خط سبز
نہیں ممکن کہ ہوا ئینہ کا جوہر باہر

آشنا بجہ خوبی کے رہا ناف کا دل
اس بنور سے نہوا کوئی شناور باہر

جلوہ رخسار کا ہی کان کے بالے سی دو چند
ہونہ ہالے سی کبھی ماہ منور باہر

تیری الفت نہ سے ہو تو ابھی اکدم مین
چیر کر سینہ کو دل پہینکدون دلبر باہر

خوشنما یار کی چوٹی کا ہے موباف ایسا
من ہی جون منہ سی او نکلتا کوئی اژدر باہر

گہر سے نکلا تری یون مین بھی کہ جس حسرت سے
خانۂ تن سی ہوی جان سکندر باہر

یاد دندان مین جو ٹپکے مری آنکھوں سے شرر
آب بنکر نہ صدف سے ہوی گوہر باہر

جوش وحشت سی نکل جائیگا مرقد سے دل
کرے صدپارہ کفن کے مری چادر باہر

دل سے ابرو کا خیال اوسکی تو عاشق نکال
میان سے وہ نہ کالے کہیں خنجر باہر

مہر نوروز کو ہو برج حمل سے نہ طلوع
صبح نکلی جو دریچے سے ترا سر باہر

ہے بیان مین خط کی دہن کا ہی تصور سہیل
باغ جنت سی نہیں چشمۂ کوثر باہر

یون جو سینہ مین طپان ہے کافر
دل ہے یا دشمن جان ہے کافر

جھوٹ دیکھا نہ کبھی قول رقیب
یہہ بھی کیا سیف زبان ہے کافر

کیا گنہ مجھسے ہوا یا اللہ
کیون مرے درپے جان ہی کافر

جلانہ آتش حسرت کی بیقراری سے ہوای عشق مین ناحق ندی تو جان اپنی	شراب پی کے تو چہرہ کا سرخ رنگ نکر ارادہ شمع سی وصلت کا او پتنگ نکر

وہ بیوفا ہی شہید اوس سے کیا امید وفا
خیال دوستی دلبر فرنگ نکر

گل کہا کے جو موی ہین کسی گلعذار پر پر تو فگن ہو چمن لالہ زار پر جنکی نظر ہے صافی دندان یار پر مژگان سرخ پر ہین مری اشک جسطرح اوس گل کے یاد کش کے لئی صبح باغ مین مژگانپہ میری اشک کا قطرہ ہے جلوہ گر	گل ہی یہ شمع رات کو اونکی مزار پر عرصہ فضا کا تنگ نکر تو بہار پر کب تہوکتے ہین سلک در آبدار پر موتی کا دانہ دوڑی ہی ریشم کے تار پر بلبل کیطرح ہمنی بہی مارے ہزار پر منصور نے قرار لیا نوک دار پر

نامہ ہی سب شہید کے اعمال کا سیاہ
لاکن نظر ہے رحمت آمرزگار پر

یارو بنا و اک مری گرجا مزار پر مین سدرہ چاہتا ہون نہ طوبا مزار پر مشغول اشک وا ہ موی پر ہے میری روح مین کس غزال چشم کا ہون کشتۂ قرہ ہوگا مرا وہ نامہ اعمال حشر مین	تا آئے طوف کو بت ترسا مزار پر اوسکا ہو سایہ قد و بالا مزار پر ساون ہی شور مین ہی پپیہا مزار پر چہرتا ہی سبزہ آکے چیکارا مزار پر بس ہی کسیکا نقش کف پا مزار پر

کب شمع معشوقون کی ہوا سے خموش ہو
فانوس مین یہان نہ بنی بلولا مزار پر
انگور کا ہے فرش مرے مقبرہ پر
بازار مصر کا ہو تماشا مزار پر
تازی قیامت اک ہوی برپا مزار پر

بعد فنا بہی ہے ترے آنیکا انتظار
نرگس کا کیون نہو مری دست مزار پر

گل کہاکے جان تیری نے دی شہید نے
پہولونکا جاکے رکہہ کوئی دونا مزار پر

دیکہے نہ چین کی سیر تمہنے ختن کی سیر
چین و ختن ہی زلف شکن در شکن کی سیر

طوبی کی دیکہی سیر نہ سرو چمن کی سیر
دیکہے ہو جسنے قامت نازک بدن کی سیر

کیون برق کو نہ آئے چکا چوند دیکہہ کر
براق برق وش ہی تری پیرہن کی سیر

افشان جبین کی مانگ کا جہومر بہت ہی خوب
پروین کے کہکشان کی زیبا پرن کی سیر

رم کیون نہ دل پسند ہو رعنا غزال کا
یعنے رمیدگی ہے دکہاتی ہرن کی سیر

مین اور اپنے گوشۂ دل کا مراقبہ
مجنون تہا اور نجد کی وحشت مین بن کی سیر

حیران ہون شکل نکہت گل یہہ دل غریب
غربت مین خوش ہی بہول گیا کیون وطن کی سیر

ہے روشنی خانۂ دل اس سے رات دن
یہہ آہ دل دکہاتی ہی شمع لگن کی سیر

الفت کے سنگ لاخ زمین ہم پہرے تمام
تونے ہی بیستون کے فقط کوہکن کی سیر

کرتا وہ بیعت اور مرے چومتا قدم
مجنون جو دیکہتا مری دیوانہ پن کی سیر

ہاروت مین ہون اور ہی ماروت دل مرا
بابل ہے زہرہ وش تری چاہ ذقن کی سیر

اے رشک مہ چادر مہتاب سے زیاد
دلکش ہے زیر خاک ہماری کفن کی سیر

سیر میان یار تو عنقا کی سیر ہے
ملک عدم کی سیر ہے اوسکے دہن کی سیر

سوباف زر نہین تری چوٹی مین رشک ماہ
دیکہے اندہیری رات مین افعی کے پہن کی سیر

فلک پہ رونق انجم جو سطح مہ سے ہے کرے نہ رات کو پروین و کہکشان پہ نظر	ہے اسطرح مری مہ رو سی انجمن کی بہار جو تیرے بازون پہ دیکھے نورتن کی بہار

ہوا شہید کہن سال پر جوان ہے فکر
رکھے ہی کیفیت اس بادہ کہن کی بہار

ردیف زاے معجمہ

گردش سے چشم کی ہے نگاہ نگار تیز
کیون سان پر چھری کو ہی کرتا لوہار تیز

مین ابرو و مژہ کا نچھوڑون تری خیال
تلوار لاکھ ہو تو کے کری تو ہزار تیز

اوس تندخو کی آئی خو خال سیاہ یاد
مرچین چبائین مین نے سیتین چار تیز

چین جبین و ترشی رو نے کیا ہلاک
سرکے کا اوس نے مجکو کہلایا اچار تیز

کیا گرم و تندرو ہے تو ای ناقہ حیات
رفتار ہی تری شتر بے مہار تیز

منہ مین تری زبان ہی یا لال مرچ ہے
کرتا ہی بات مجہ سے تو ای گلعذار تیز

پر مزے کترتی ہی دل نازک مزاج کی
قینچی سے کیا زبان تری چلتی ہی یار تیز

اوڑجای نور نرگس شہلا کے آنکھ سے
تو جب کری نگاہ سوی لالہ زار تیز

پہونچا ہی رنج ہر بن مو سے تری مجھے
نشتر مری جگر کے ہوی وار پار تیز

گر اوس کے رخ پہ دیکھے خط سبز کی بہار
گلگر مین صبا نہ چبہی نوک خار تیز

مژگان نے ایک کنج شہیدان کیا جہان
کیا آبدار ہے تری خنجر کی دھار تیز

شب فرقت طپش دل جو مری دیکھتی ہین
پند فرماتے ہین تسکین و تامل ہمراز

سہل سمجھین مرض عشق کا میرے نہ علاج
نہ کرین کشتہ شمشیر تغافل ہمراز

کان تک اوسکی کبھی حلقہ گیسو کیطرح
میری افسانہ کا پہونچا ہین تسلسل ہمراز

داد دیتا وہ مری کنہ معانی کے شہید
آج ہوتا جو مرا بلبل آمل ہمراز

باہر ہوا نہ سنگ سے تہا اک شرر ہنوز
ہین تب سے جل رہے مری دل اور جگر ہنوز

ہے اوسکے دل مین آہ کا میرے اثر ہنوز
موجود نخل سوختہ کا ہے ثمر ہنوز

پہوٹے تہے ہمنوا نہ مرے بال و پر ہنوز
اوس دن سے اپنا کنج قفس ہی ہی گہر ہنوز

سر پر لیا ہی کوہ امانت ازل کے دن
ہے تب سے بار کا متحمل بشر ہنوز

مرقد یہ ہے مری پر عنقا کا مور چل
یعنے ہی دل مین اوسکا خیال کمر ہنوز

مین خاک ہو گیا ہون پہ جاتا ہی اوسکی پاس
میرا غبار روش ہوا پر ادہر ہنوز

کیا چیز ہے قمر کہ غلامی کا تیرے داغ
موجود اوس کے رخ پہ ہے رشک قمر ہنوز

ہر چند گریہ جوش پہ ہی شکل آئینہ
پر ضبط اشک سے نہ ہوی چشم تر ہنوز

ابرو کے تیغ کہینچ کے ہاتہہ اوس نے رکہہ لیا
پر سینہ اوسکے آگے ہی میرا سپر ہنوز

آہین ہزار ہجر مین کہینچین برنگ شمع
پر ایک آہ بہی نہوی کارگر ہنوز

ہو گا تجہی سے اے طپش دل برا یہہ کام
قاصد تو جاکے وہان سے نہ لایا خبر ہنوز

سر کٹ گیا مرا اگر اعجاز عشق سے
ہے تن پہ شکل شمع نمودار سر ہنوز

زلف و رخ جانان کا شہید اپنی کو ہی دہیان
پہر چار پہر رات ہو یا چار پہر روز

نچا سے ترے آنکھون کو دیدبان ہرگز — کہ آہوون کو نہین قید پاسبان ہرگز
کہی ہی شمع یہی اہل بزم سے رو رو — کہ جل مرو پہ نہ کہولو کہین زبان ہرگز
جو خضر جانے کبہی زندگی مین درد فراق — تو پہر طلب کری عمر جاودان ہرگز
طلب مین بوسہ کے تو آج کل مجہے نہ پہرا — مین جانتا نہین کچہہ بار این و آن ہرگز

شہید کی بہت اعلی ہی اب سا لی طبع
پہونچنے مین نہین محتاج نردبان ہرگز

تمام جسم مین سچ پوچہیے تو جان ہی عزیز — پر اپنی جان سی مجکو وہ نوجوان ہی عزیز
زبان ہے کوزہ قند آپ کا دہان ہی عزیز — دہان کو شاخ نبات آپ کی زبان ہی عزیز
ہے اوس کے گہر مین ہوس مجکو بار پانی کی — ضرور لطف و مدارای پاسبان ہی عزیز
تری مکان کو باغ جنان سمجہتا ہون — جو تو نہ پاس ہو تو کب مجہی جنان ہی عزیز
ہین سنتے خویش و اقارب بدل عقارب ہین — کسی عزیز کا اوسوقت مین کہان ہے عزیز

نہین ہی گوش زد اب نغمہ مرغ گلشن کا
شہید زمزمہ پرداز کا بیان ہے عزیز

گو جوشش گریہ سی ہوی دشت و جبل سبز — ای چشم تر اپنی نہ ہوی کشت امل سبز
ساعد کو ہی اوس دست حنا بستہ سی یون زیب — جیسے نظر آتا ہی کسی شاخ مین پہل سبز

ردیف سین مہملہ

کریسے ہی عشق مجہی اوس تنگ گل کی تنگی باس — یہہ پہنچی ہی کب خلد کی چمن کی باس
رچی ہی مغز میں اوس شوخ گلبدن کی باس — کہ میری خاک سی آتی ہی یاسمن کی باس
نہو تسلی یعقوب مصر سے جب تک — نسیم لائی نہ یوسف کے پیرہن کی باس
شمیم حلقہ گیسو سے ہی مجہے تفریح — دماغ کوب ہی یہان نافہ ختن کی باس
دہان غنچہ ہی خوشبو بہی پر یہہ لطف کہان — کہین لطیف ہے اوس آئینہ دہن کی باس
دیا ہی کون سی گل پیرہن پہ جی اس نے — ملک بہی سونگہہ کے بولی مرے کفن کی باس

شہید کیون نہ مجہی خاک کربلا ہو عزیز
کہ اوس سے آتی ہے فرزند بو الحسن کی باس

سن میرا نالہ کہا رعد خروشان نے کہ بس — نہ کہا پر کبہی اوس دشمن ایمان نے کہ بس
نالہ کرکے گلا مفت کہا تنک بیٹہون — یہہ ستایا ہی اب اس طرح کی سوہان نے کہ بس
مسجد و دیر مین سن شور مرے نالون کا — سیکڑون بار کہا گبر و مسلمان نے کہ بس
کفش پا برہنہ پائی پہ نہ تو دانت نکال — یہہ ولایا ہے ابہی نجد کے میدان نے کہ بس
ہوس گریہ دلخواہ کہا تنک روون — میرے رونے سی کہا نوح کے طوفان نے کہ بس
جالیا پنجہ مژگان نے کسی کا دامن — یہہ سلوک آج کیا دیدہ گریان نے کہ بس
میرے ہر زخم کو کل ایسا کیا شرمندہ — مسکرا کر وہ کسی کے لب خندان نے کہ بس
کیون نہ اب روئے ایسا کہ اٹہا یا تشخیص — فتنہ تازہ کسی نرگس فتان نے کہ بس

باد درشت ہون دولت ہی کہ ہر سیری پاس — مین تہیدست ہون جون گل ہین زر سیر پاس

یہہ پہنی پہنی ہی اوس لف عنبرین کی باس — کہ جسکے سامنی مٹی ہی مشک چین کی باس
ادہر سے اوسمن اندام ملگجی کرتی — بہت نسیم لے آتی ہی یاسمین کی باس
غبار دل مرا رونے سی یون دہکتا ہے — کہ پانی پڑنے سی اوٹہتی ہی جون زمین کی باس
کسیکے بالون کے لٹ کی ہی اوسمین کب خوشبو — کسے خوش آتی ہی گیسوی حور عین کی باس

شہید تمین مرے روح تازہ بخشی ہے
عجب ہی تربت معصوم نجمین کی باس

کب ہی گل سونگہنی کی او دل صدچاک ہوس — گل اوگا خاک سی ہی خاک کے کیا خاک ہوس
دختر تاک کی تہی دل مین نہ خاک ہوس — نکلے اب خاک سی بن کر شجر تاک ہوس
جیسا معشوق ہی پاک ایسی مری نیت پاک — پاک طینت ہون مری کیونکہ نہو پاک ہوس
جمع سی زر کے دل غنچہ پریشان ہوا — تو نہ دولت کی کر ای صاحب ادراک ہوس
جام سے تیری مئی وصل کے ہو سرشار — یہی رکہتا ہی کوئی زند فرخناک ہوس
دختر تاک یہ تہی تاک نکالے دل کی — جینے گل باغ مین زیر شجر تاک ہوس
خاک پر میرے کہلے کیون نہ چمن نرگس کا — تیرے دیدار کی ہے دبت بے باک ہوس
حلقۂ چشم سیہ نے ہی سیہ مست کیا — کیا بجہاویگا مرے کاسۂ تریاک ہوس
عشق ہی بحر عمیق اسمین سوا عاشق کے — تیرنے کی نہین رکہتا کوئی تیراک ہوس
شعلۂ خو وقت غضب تجہے جلانے کے سوا — اور کیا رکہے یہہ شت خس و خاشاک ہوس
ہی شہید ایکا غلام آپکا دن محشر کے — ہی شفاعت کی اوسے یا شہ لولاک ہوس

مشکل کشا کے جاؤں تصدق بہ یوں شہید
حلّال سخت عقدۂ مشکل کے ہے سپاس

ہے وہی صید وفا رشک اسیران قفس
کہ نہ ہے منت زنجیر نہ احسان قفس

قفس تن کی اسیری نہیں زندان سے کم
ہر قفس دام ہے ہر دم وہی زندان قفس

آنکھ جس صید نے صیاد کے گھر کھولی ہو
نہ اسے دام کی حسرت ہے نہ ارمان قفس

دل اگر پردۂ دیوار قفس سے نہ رکے
باغ قدرت ہے فضائے چمنستان قفس

ہو بہو گنبد افلاک قفس ہے اپنا
دانہ و آب ہے آب قفس و نان قفس

ہر سر راہ یہہ مرغ قفس کہتا ہے
آج کل کوچ ہے اے خانہ بدوشان قفس

حسرت مرغ قفس آ دیکھ کہتی ہے شہید
حسرت آباد ہے یہہ خطۂ ویران قفس

ردیف شین

کب ہوئی سیر تجکو تری یاد فراموش
اس یاد کی دولت ہوئی فریاد فراموش

تجہکو مری ایجاد معانی کی قسم ہے
تو مجہکو کرے اے ستم ایجاد فراموش

قاصد کو ترے رد و رعایت نے جو گھیرا
بس ہو گئی اوسکو مری روداد فراموش

او شوخ نکرا یا سبق تو کہ ہوا ہے
علم و ہنر حضرت استاد فراموش

کیا غیرت عشق آئے کہ سر پھوڑ کے بیٹھے
کیوں کوہ کنی ہو گئی فرہاد فراموش

دلکو مرے محویت یاد آٹھ پہر ہے
شاید کہیں پھر اوس نے بدی یاد فراموش

کرتا تلاش کون نہیں لیکن اے شکیل
تیرے سخن کی طرز عجب ہے عجب تلاش

ہے اہل زر کو منصب و جاگیر کی تلاش
خورشید کو ہے رات دن اکسیر کی تلاش

ابرو کی او ہے زلف گرہ گیر کی تلاش
محراب کعبہ کی ہے نہ زنجیر کی تلاش

نادر ہے تو مرقع عالم میں او حسین
یوسف کو ہے سدا تری تصویر کی تلاش

تحت الثری کریگی رواں حرص مال و جاہ
قارون کو مرتے دم رہی توقیر کی تلاش

آیا پسند زلف چلیپا کا سلسلہ
تہی مدتوں سے دلکو مرے پیر کی تلاش

ہم مرتبہ شکیل ہے تیری تلاش سے
سودا نصیر و مصحفی و میر کی تلاش

طنبور سان ہے منہ سے نکلتی صدائے عیش
عیاش ہوں نہیں سر میں بھری ہے ہوائے عیش

دن عیش کے کہاں ہیں جوانی گذر گئی
پیری میں رو کے اب یہی کہتا ہوں ہائے عیش

سامان عیش سب ہے مہیا پہ ساقیا
تو ہو نہ ہمکنار تو کسکو خوش آئے عیش

کچھ غم نہیں جو عمر کٹی رنج و فکر میں
پیدا نہیں ہوی ہیں جہاں میں برائے عیش

مانند گل ہے لب پہ شراب طرب کا جام
شغل اس چمن میں انکو نہیں کچھ سوائے عیش

وہ آشنائے عیش ہیں میں آشنائے رنج
میں آشنائے رنج ہوں وہ آشنائے عیش

میں ضبط کر رہا ہوں انہیں ارغنون کیطرح
دلمیں بھرے ہوے ہیں مرے نغمہائے عیش

اوس طفل نے نوا سے رہتا ہوں لب بلب
نے کی طرح سے ہے مرے لب پر نوائے عیش

ردیف صاد

اگرچہ آپکے لاکھون ہین ہزاران مخلص
شہید کا سخن با خلوص سنکے کہا
سینہ سے نکل کے نالہ کر رقص
پلکون پہ تھرک رہے ہین آنسو

ولہ

اگر جناب کا مجہکو ملی کہان تخلص
تخلص اپنا کیا دوستانہ نکتہ دان تخلص
کب سنگ مین کرتے ہین شرر رقص
شادی پہ نہین ہے منحصر رقص

ردیف ضاد

بلبل آشفتہ نہو دیکہہ کے گل کا عارض
شیشۂ بادۂ گلگون ہے نہ تنہا عارض
کونسی چیز بری اوسکی ہے سبحان اللہ
تلوے نازک رگ گل سے ہوے جون حنا زنگار
کفر و ایمان سے تم اے شیخ و برہمن گزرو
حال ہستہ کا ہی آئینہ سے دریافت ہوئیست
مصر کی جنس کا دیکہا ہے تماشا تو نے
مرتے دم اوسکے رخ و زلف کا ہی لب پہ نام

رشک گلشن ہی وہ در رشک چمن ہر عارض
سرخی رنگ اگر ہے تو حنا عارض
خال و خط چشم و دہن زلف چلیپا عارض
گل آیا جو ترے زیر کف پا عارض
دیکہا اوسکا جو تہ زلف چلیپا عارض
تو کہاں تجہ سے رشک مسیحا عارض
اے زلیخا اگر اوسکا ہے تماشا عارض
رات یا زلف ہے و ظلمت ہے تو دن یا عارض

خوبرویان جہان کیون نہون اوسکو شہید
کہین ایسا نہ سنا ہے نہ دیکہا عارض

چاہیے ترے کرم سے جو امیدوار فیض
ممکن نہین کہ ہو نہ اوسے ایکبار فیض

ردیف طا

ردیف عین

ادیب کیسا ہی ہووے اوٹھا نہیں سکتا	کسی طریق سے یہہ عاشقی کا جادہ لحاظ

ولہ

دل ہے یا قہرمان الحفیظ الحفیظ	الامان الامان الحفیظ الحفیظ
قتل پر کسکے اب نکلا وہ شوخ ہے	لیکے تیر و کمان الحفیظ الحفیظ
وہ تو آہی گیا یارو اب دیکھیے	کسکی جاتی ہے جان الحفیظ الحفیظ
بات کرنے سے میرے تم اب رک گئے	کتنے ہو بدگمان الحفیظ الحفیظ

تیرا منہ لے شہید اور اوسکا گلہ
اُف رے او بدزبان الحفیظ الحفیظ

ترا خیال و مرا دل رہیں بہم محظوظ	کسیکو عیش رہے خوش کسیکو غم محظوظ
ہمیں بہلاکے رہو تم ہمیشہ خرم و شاد	تمہاری یاد میں صاحب سدا ہیں ہم محظوظ
ستم سے سیل حوادث کے زیر گنبد چرخ	حباب وار نہیں کوئی ایکدم محظوظ

اسی طرح سے لکھا کیجیے شہید غزل
کہ نقش سینہ کرے لوح ہو قلم محظوظ

یہاں ہے اندیشۂ رنج و غم فرقت ملحوظ	وہاں رہی آپکو خوش وقتی عشرت ملحوظ
مجھپہ ہر دم غضب اوروں پہ عنایت ملحوظ	مجھے اغماض رہے اون سے مروت ملحوظ
وصلہ جنکو عطا حق نے کیا ہے اون کو	پہلے ہوتی ہی رہ و رسم محبت ملحوظ
کہتے گا ہوں مرا دوش ہوا پر ہے مقام	نہ توانائی ہے مطلوب نہ طاقت ملحوظ
گو بہر دستہ نہیں الکدم کا یہہ ہے مثل حباب	مجھکو ہے لیکن خوبی کی رفاقت ملحوظ

جہان مین کون ہی اسوقت مجسا دولت مند	تری قسم کہ مین اسکندر ہی مرے طالع

شہید ساتوین آئی ہے مشتری تجکو
وہ زہرہ وش تری ہنستا ہے دیکھہ کر طالع

ردیف عین

شمع رو روشن ہی تجہپر کیا کہون احوال داغ	ہے مرے سینہ ہی اوسکو ربط فانوس چراغ
ہے مئے عشرت کا ظالم دمبدم پیمانہ پر	اب تلک افسوس ہی ساقی تو پہرتا ہے ایاغ
کنج عزلت ہی دل وارستہ پاتا ہے جو لطف	وسعت صحرا سے مکان مین کہان اتنا فراغ
ہے ہوس اونکو مری پہولون مین آنا نصیب	جنکے ہاتون سی مرا سینہ ہوا ہی رشک باغ

دے نہ اب تکلیف سیر باغ کی مجکو شہید
تو ہی اے نادان بہلا کہہ تو کہان اتنا دماغ

یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ	دکہلاتے ہین طرفہ مجہے سیر باغ داغ
ہے مہر کی جبین پہ مرا داغ زندگی	رکہتا ہے آسمان پہ میرا دماغ داغ
گرمی کو خوش نہین آنا سخن نہ آئے	بلبل کا نغمہ سنکے ہوئی جان زاغ داغ
سینہ مین دل ہی گرم کہ اخگر دہک رہا	اس رشک سی ہوا ہی ترا دل اجاغ داغ

قول شہید عشق مین تیرے ہے لالہ رو
یہان ہی برنگ لالہ ستان سینہ داغ داغ

کم مہر سلیمان ہی محبت کا نہین داغ	خاتم جو مرا دل ہے تو خاتم کا نگین داغ

41

ردیف ف

ردیف قاف

ہے یار نہیں شغل مے و جام سے واقف
اک عمر ہوئی میں نہیں اس کام سے واقف

سمجھیگا وہ کیا درد جدائی کی اذیت
جو شخص نہیں وصل دل آرام سے واقف

گرفتۂ اجل کونسا طائر نہیں صیاد
اس باغ میں تیرے قفس و دام سے واقف

تو جب سے کہ اے راحت جان مجھسے جدا ہے
دل میرا نہیں راحت و آرام سے واقف

زلف و رخ جانان کے تصور میں ہوں مدہوش
میں صبح سے آگاہ نہ ہوں شام سے واقف

نیرنگی زلف و رخ جانان کا ہوں عاشق
میں کفر سے ماہر ہوں نہ اسلام سے واقف

ہے خاص کو تو قدر شہید اپنی سخن کی
گو عام نہ مجھسے ہیں نہ میں عام سے واقف

پھول کرتے ہیں گلبدن کا وصف
لب پہ غنچے کے ہے دہن کا وصف

قد و گیسو کو دیکھ اسے منصور
سن مرے دار اور رسن کا وصف

حسن جانان پہ دل ہے پروانہ
میں اور اس شمع انجمن کا وصف

زلف و رخ کا ہے اوسکے مجکو خیال
کیا سنوں سنبل و سمن کا وصف

مدعی کیا ہے اہل ہند شہید
کرتے ہیں سب مرے سخن کا وصف

عاشق کی زبان پر گفتار ہے بے تکلف
اقرار بے تصنع انکار بے تکلف

اتنا نہیں ہے کوئی نا محرم و مخالف
جو دل میں ہو سو کیجے اظہار بے تکلف

آداب و رسم تمکین اتنے نہیں ہیں دلکش
جو کچھ خوش نما ہیں اطوار بے تکلف

ردیف کاف

سیہ ترے لب نوشین پہ خال ہے اتبک
مقیم چشمہ کوثر بلال ہے اتبک

لب اوسکا پان کی سرخی سے لال ہی اتبک
بہار دیکھو شفق مین ہلال ہے اتبک

چمک پہ حسن اور اوسکا جمال ہے اتبک
کہ ماہ و مہر سا ہر ایک گال ہے اتبک

مرا جہان مین عنقا مثال ہے اتبک
مجھے عدم مین کمر کا خیال ہے اتبک

ہنوز کوہ و بیابان مین سر پٹکتا ہون
رمیدہ مجھسے وہ رعنا غزال ہے اتبک

کیا تہا بوسہ طلب کل ہو آج چین جبین
تمہارے چہرہ پہ اوسکا ملال ہے اتبک

ترے فراق مین جینا مجھے ہوا دشوار
کہ ایک ایک دن ایک ایک سال ہی اتبک

خطا ہوی جو لیا زلف کا ترے بوسہ
گناہگار مرا بال بال ہے اتبک

جگر پہ داغ ہے لالہ کے لیے نسیم بہار
نظر مین اوس کے جو عارض کا خال ہی اتبک

بہار رفتہ تماشے کو آئی ہے کہ چمن
تمہاری مین قدم سے نہال ہی اتبک

شہید کا ترے اب ہجر مین وصال ہوا
اوسی ہوئے پہ بہی شوق وصال ہے اتبک

سو رنج سے کل ہم جو گئے یار کے در تک
جھڑکے وہ نہ آنے دیا جیتے ہوی گھر تک

آشفتہ حسن اوسکے ملک سے ہین بشر تک
ہے شام سی جیر جا رخ و گیسو کا سحر تک

دل کو نظر تند سے دیکھے نہ کہین شوخ
سہہ روئی کا گالا نہ پہونچ جای شرر تک

مجروح فقط تیغ سی ابرو کے نہین دل
زخمی ہی ترے ناوک مژگان سی جگر تک

کیا ذکر ہے ناصح مری دامان قبا کا
وحشت مین کرون چاک گریبان سحر تک

بس بات کے کہتے ہی سے گئے رک
کس مست کو تاک یا دو صد دست

الفت اور یہہ مزاج نازک
تسلیم کرے ہی آج جہک جہک

صد شکر سُہیل تم بھی ابیات
موزون کرنے لگے ملا تک

ہر چند رگ جانکا مرے تار ہے نازک
شاعر ہون طبیعت ہی مری بال سی باریک
اے رشک چمن جیسے کہ نازک ہین ترے لب
رکہتا ہون قدم وادی وحشت مین سنبہل کر

سو مرتبہ اس سے کمر یار ہے نازک
اس سی بہی مزاج بت عیار ہے نازک
ایسا نہین برگ گل گلزار ہے نازک
ٹوٹے نہ کہین نوک سر خار ہے نازک

کیا سمجھے سُہیل اسکو کوئی گندہ طبیعت
از بسکہ مری معنی اشعار ہے نازک

دل لگی رکہتی ہین یہہ خوش نگہان ایک نہ ایک
نالے آہستہ کرا یدل نہ سنین ہم آواز
دل ہی مین جو بت سادہ مجھے پاتی ہین
سیر کی ہمنے جو سفاک ترے کوچے کی

بیٹھا ہی رہتا ہی و لیوانہ یہان ایک نہ ایک
آن بہو نچیگا یہان نعرہ زنان ایک نہ ایک
چھیڑتے رہتے ہین خوبان جہان ایک نہ ایک
وہان تڑپتا نظر آیا ہے جوان ایک نہ ایک

عم سُہیل اب نکرو تم نہ رہوگے بے شغل
عشق یہہ حسن کی کہولے گا دوکان ایک نہ ایک

عشق اوس لب شیرین کے جو ہی خال سی اب تک
مرغوب مجھی مین شکر ہی فالسے اب تک

کسطرح سر بلند نہون تیرے خاکسار
جون گرد باد اون کی ہی برباد بن مین خاک

اوس شنگ گل سے دعوی نزاکت کا جب کیا
بولی صبا دہان گل و یاسمن مین خاک

کہکے شمیم زلف نے دل انکا خون کیا
آہو اڑا رہے ہین جو دشت ختن مین خاک

اہل صفا کی قدر ہو غربت مین بیشتر
گوہر کو آبرو نہین حاصل وطن مین خاک

سر پہوڑ کر وہ اوسکے لئے جان سے گیا
شیرین اوڑائی کیون نہ غم کوہ کن مین خاک

ردیف گاف

ہے یاد بت مین رگ جان کا نشتر رگ سنگ
ہے پنا رشتہ تسبیح تار ہر رگ سنگ

غزل مین سنگدلی کا ہے مندرج مضمون
بجا ہی تار ہی مسطر کا ہو اگر رگ سنگ

ترے خیال مین پتھرا گئین مری آنکھین
مژہ کو اور تو مین کیا کہون مگر رگ سنگ

گہر کے دانے حقیقت مین سنگریزے ہین
بجا ہی کہئے کہ ہو رشتہ گہر رگ سنگ

جو حال دیکھے ذرا میری سخت جانی کا
تو جوش گریہ سے ہو تار ابر تر رگ سنگ

ہو تمہاری یہہ اصدری قساوت قلب
جگر ہی سنگ تمہارا رگ جگر رگ سنگ

تری وہ تمکنت آمیختہ نزاکت سے
تو ایک سنگ ہی اور بت تری کمر رگ سنگ

بتان ہند مین پتھر کی تو ہے زنگ چمن
کدہر رگ گل و سرو و سمن کدہر رگ سنگ

ہوا ہے سوکہ کے تنکے کیطرح مجنون قاق
کہ جسم کے ہین شرائین ہو ہو ہر رگ سنگ

رقم کئے جو مضامین ترے درشتی کے
قلم کا ہوا ریشہ سیہ رگ سنگ

شہید شاعر نازک کے تار تار ہو فکر
بندہے ہی تجہ سو آراتش و گر رگ سنگ

رخسار سے خجل ہی ترے گلعذار گل
رکہتا نہین جمال کی تیرے بہار گل

گل کہائے جس پہ قبر پہ اوس گلعذار نے
آ کر کبہی چڑہائے نہ دو تین چار گل

ہے بے خزان تمہارے گل حسن کی بہار
رکہتا ہی گرچہ سو چمن روزگار گل

داغ جگر سے قبر ہے روشن ہے غم کسے
گر ہو گیا ہوا سے چراغ مزار گل

سب نخل بارور ہوے اے باغبان مگر
میری نہال عیش کا لایا نہ بار گل

جوش بہار تو ہے بہت خوشنما پہ حیف
اک ہفتہ اس چمن مین نہین پایدار گل

الفت نے نخل لالہ بنایا مجہے شہید
داغون کی میرے جسم پہ ہین بے شمار گل

جب باغبین تو ہاتہہ مین اک اپنی لائے گل
شادی سے پیرہن مین نہ پہولا سمائے گل

گل کا نشان تو باغ مین ڈہونڈہی ہی باغبان
بلبل کے دلمین دیکہہ کہی نقش پائے گل

کی کس شگفتہ رو پہ نظر آئے ہی شہید
ہیو جہ کب ہی خندہ عشرت فزائے گل

تیرے سبب سے ہم ہین یہان آشنائے دل
تجہ پر جو دل فدا ہے تو ہم ہین فدائے دل

جوہر ہی آئینہ کے لئے مانع صفا
پر عشق کا ہے جوہر ذاتی صفائے دل

ہر چند یاد دوست ہے سرمایہ سرور
پر دیکہنا بہت ہی مسرت فزائے دل

رفتار یار جب سے پڑی ہے مجہے نظر
نقش قدم ہی سینہ مین تب سے بجائے دل

شیشہ کو میکدے مین کہین ٹوٹتے شہید
دیکہا تو بول اوٹہا وہین مین ہی کہ ہائے دل

طایر روح نہ اوڑ جائے کہین ای صیاد / رکھہ قفس مین نہ ہمین تازہ گرفتار ہین ہم
غم یہہ کہائے کہ ہوی زیست ہی ہم سی بیزار / کون کہتا ہی کہ خود زیست سے بیزار ہین ہم
سخت دیوانہ کیا ایک تری الفت نے / جائی خود ور نہ فلاطون سے بھی ہشیار ہین ہم

چشم بیمار کا سودا نہ کسی کو ہووے
ای شہید اپنی خوشی آپ سے بیمار ہین ہم

غصہ کے وقت سنتے ہین دشنام لب سے ہم / امید لطف رکھتے ہین تیرے غضب سے ہم
ہے بے صدا مگر جرس کاروان عمر / جون نقش پا ہین گوش بر آواز کب سے ہم
ہین جب سی آشنا ترے ای شوخ بے وفا / بیگانے ہم سے ہوگئے سب اور سب سے ہم
ٹہیرے نہین برنگ صبا دم بہر ایک جا / اوس گل کی جستجو مین ہین آوارہ جب سے ہم
کب تک جلا کرے کوئی اے سوزش فراق / جون شمع اب تو پہیک گئے اس تاب و تب سے ہم
آہی تو مجھ پہ آنکھین نکالو کہو پھر آپ / دیکھین گے تجھکو آنکھہ اوٹھا کر ادب سے ہم

خورشید سا ہے داغ بدل ہجر مین شہید
پہونچے ہین ان دنون کو تمہاری سبب سے ہم

نہ پری ہے نہ حور کا عالم / اللہ اللہ رے نور کا عالم
نخل ہر باغ و راغ کہتا ہے / تہا یہی نخل طور کا عالم
طلب عقل بے شعوری ہے / جو کہ سمجہا شعور کا عالم
دو جہان عینک بصارت کر / تا نظر آئے دور کا عالم

تقلید کب پہنچتی ہی تحقیق کو شہید
ہندی مین شعر کہتے ہین ہندی زبان ہین ہم

ردیف نون

[illegible]

مرض عشق کو شفا معلوم	آہ اس درد کی دوا معلوم
گل کو اوس ماہ رو سے کیا نسبت	گو ہوا رنگ پر صفا معلوم
دل ترے عقل پر پڑین پتہر	بس ترا حوصلہ ہوا معلوم
آہ جس بات کا مجہے ڈر تہا	اب تو وہ شوخ کر گیا معلوم
ہم کبہی ہاتہہ سے نہ کہوتے دل	پہلے ہوتی جو یہہ بلا معلوم
اسے جوانو مزا جوانی کا	وقت پیری ہمین ہوا معلوم

اے شہید الفت اور یہہ بیتابی
بس تجہے ہمنے کر لیا معلوم

اب مرے کام تو آؤ کہ مست آؤ تم	ہمنے اب صبر کیا اپنا کیا پاؤ تم
اپنے حق مین جو مین سمجہا ہون وہی بہتر ہے	ہمدمو اب مجہے ناحق کو نہ سمجہاؤ تم
مین نے غم کہایا نہین غم نے مجہی کہایا ہی	ناصحو بس عبث جان مری کہاؤ تم
آپ کے ہاتہہ مری قتل پہ دو شاہد ہین	اپنے انکار کا شاہد تو بہلا لاؤ تم

دیکہہ بر حاشیہ رقیبون کی لگا کہنے وہ شوخ
کس کے منہ لگتے ہو جانے دو شہید آؤ تم

جسکو ہو اوس قرہ وابروی خمدار سے کام	نہ چہری سی اوسی مطلب ہے نہ تلوار سے کام
شعر و برق مین زنہار نہین وہ تاثیر	کہ جو نکلے ہی مری آہ شرربار سے کام
شب مہتاب چمن یار اکیلا مین مست	نہ اب اقرار سے مطلب ہے نہ انکار سے کام

[illegible]

اداؤ غمزہ و انداز و عشوہ دل کے ہین درپے
مسافر اک سپاہی گہر گیا ہی لاکہہ رہزن مین

ہمارا توسن فکر آج لا کہون ہاتہہ اوڑتا ہے
شہسوار ایسے تہے چالاکی سلیمان کی نہ توسن مین

یاد آتی ہین تری جنگ و جدل کی باتین
کر رہی ہین مجہے بیکل تری کل کی باتین

کچہہ نکلتا ہی تو افسون گرئے عشق سے کام
ورنہ افسانہ ہین سب علم و عمل کی باتین

سامنے آپکے وحشی کی نہین ہے طاقت
قیس و فرہاد کرین دشت و جبل کی باتین

مین بکا ضع کہا اونکو تو ہنسکر بولے
آپ مجہہ سے نہ کیا کیجئے یہہ ہلکی باتین

بل تو کہاتا تہا مگر سر ہے دہنا کالے نے
نکل آئین جو ترے زلف کے بل کی باتین

ذکر خال لب شیرین سے حلاوت ہی تجہے
نیش زن کیون نہون زنبور عسل کی باتین

بدر و الفت مین تعلق ہی غضب ہے ظالم
وہ لگاوٹ سی تری پہلے پہل کی باتین

حلقۂ دام اجل ہین شکن زلف اوسکی
جی اولجہتا ہے نکر دام اجل کی باتین

داغ الفت کے بدولت جو تو نگر ہین سہیل
اونکو خوش آتے ہین کب اہل دول کی باتین

نہ سانپ زلف کے افعی نہ کوڑیلے ہین
فسون گران سے تو بچ کہیلنا یہہ کالے ہین

وہی جرابی خار اور وہی چہالے ہین
جنون رفتہ نے پہر پاؤن کچہہ نکالے ہین

ہرے بہرے ہین ہمیشہ جنون کی دولت ہم
ہری ہین داغ جگر زخم دل کے آلے ہین

جو اور ہی کوئی دن انکا یہہ ہے رویہ تو
تو بس یہہ چشم ترا اللہ کے حوالے ہین

[illegible]

اوٹھین کب شکل نقش پا مٹے تک تیرے کوچہ سے | ٹلے گو آسمان لیکن کوئی ہم یہان سے ٹلتے ہین
فلک سے کاش گرتے یا فلک ہم پر گرا ہوتا | گرے ہین دل سے اک بے رحم کے اب کیا سنبھلتے ہین
گلا جاوے نہ کیون دل دیکھہ کر مہوشن کو تیرے | نمک تلوون کو جو طلتے ہی بیٹھے ہاتھہ ملتے ہین

شہید اونکی محبت ہی چھچھوندر سانپ کی ہمکو
نگلتے ہین تو کوڑی ہو وین اندھے گر اگلتے ہین

دو عالم لوٹ لوٹ آئے نظر اک آپکی ہو نہین | زمین و آسمان کا فرق ہی بات اور فسون مین
نہ کیفیت تمہاری حال لب کی حب افیون مین | نہ مستی چشم کی ہی ساغر صہبائے گلگون مین
عرض فہمیدنی ہین مستیان اور ولولی دل کے | سبحان اللہ یہہ جوش و خروش اک قطرہ خون مین
وہ میری آہ و نالہ سی مکدر ہوکے کہتے ہین | نہ کلفت ایسی آندہی مین نہ شورش اسقدر لون مین
برنگ سیل تھے ہم کوہ مین ایک عمر سرگردان | بسان گرد باد آوارہ اک مدت تھے ہامون مین
نیاز و ناز میرے اونکی دنیا سے نرالے ہین | نہ یہہ انداز لیلے مین نہ یہہ الحاح مجنون مین
تمہارا قامت موزون کہین اوس سی ہو سنجیدہ | فقط اک نام کو موزونیت ہی سرو موزون مین
کری تجھہ سی اگر فون تاب کیا اے افعی گیسو | معاذ اللہ کالا کھیل جاوے تیرا اک فون مین
زمین سی آسمان تک موج مارے نوح کا طوفان | جو ٹپکے اپنے اشک سرخ کا ایک قطرہ جیحون مین

شہید آیا نظر یہان ایک ماخذ عقل و مستی کا
کہ فیض خم سے ایک نسبت ہی تجھہ مین اور فلاطون مین

لئے بوسے پہ کچھہ ارمان ابھی اور بہی ہین | تمسے مطلب مجھے ایجان ابھی اور بہی ہین

١٠٠

[illegible]

وہان آکے سرکے بالونمین بے ساختہ لگا ہی تہا ہے ... یہان میرے دل صد چاک کے سیر کو آرے چلتے ہین
مشتاق تمہارے ملنے کے ہم دل ہی رہین گی زیرِ زمین ... تم بہول نجانا ہم سفر و ہم تمکو کاری چلتے ہین
یہہ مارے خوشی کے پہولے ہین ناہم پاؤن تک ہی ہین ... جب زرد ادا وہ اپنی سیج کو سنوارے چلتے ہین
یہان زردی رخ ہی رونما ہی اور خون جگر کا بینا ہی ... می کی نسبت مین وہ رومان دریا کے کنارے چلتے ہین

جون موج صبا و نکہت گل ہے قصد ہم یہان شہید
یکدم تو ٹہر کے ہم ہی اب آتے کے بارے چلتے ہین

جاو ہمین کہتے ہو تو ہم ہی گہر سی تمہارے جاتے ہین ... خوش ہو کہ تم آزردہ نہو جاہین پیارے جاتے ہین
ورد ہی اوٹہتا دلمین تو گرم آنسو آنکہ سی بہتی ہین ... جلتے جلتے پانی سی ہم جوٹ کو مارے جاتے ہین
دلکو ہمارے لیکے کہین اب لاگ نہین لگنے دیتا ... دیکہہ کے تیری یہہ عیاری ہوش ہمارے جاتے ہین
خواب عدم سی حشر تک اب جو نکلین گے نہ اپنی دو رفیق ... سوتے ہین وہ ہم ٹہیہ مارنے اونکے پکارے جاتے ہین

کونسے ایسے آدمی کب ہے لاکہہ برس کی زیست شہید
دن مین گذرتے اب جیسے اوسطرح گذارے جاتے ہین

موت ہے پنجۂ مژگان کی توانائی مین ... ضعف اب ہے تے پنجہ کے ہے گیرائی مین
حسن آئینہ ہی حسرت کے خود آرائی مین ... جلوہ اوسکا ہی مری چشم تماشائی مین
دم عیسی کے کرامات مین نقصان ہے اب ... لب ہین کامل تری اعجاز مسیحائی مین
پاؤن مین آبلہ ہین آبلونمین دشت کے خار ... رنگ سو طرح کے ہین میرے تہے پائی مین
دل کے باہر نہین رکہتا قدم ہے پردہ نشین ... مین ہون برباد تری گوشۂ تنہائی مین

دل مرکے خشک زلف کے ہے بال بال مین
ہے فرق آسمان و زمین اصل حال مین
ہین واحد اوسکے عارض و ابرو مثال مین
تازہ شگوفہ یہہ ہے کہ عناب و سیب و نار
دونو کے مغفرت کو غفور الرحیم ہے
کنج عدم مین بھی دہن یار کا ہے دھیان

مچھلی تڑپ کے جون کوئی رہجاے جال مین
یوسف کے اور یار کے حسن جمال مین
دراصل حسن ایک ہے بدر و ہلال مین
لائی بہم ثمر تری قد کے نہال مین
تم مست اپنے قال مین مین اپنے حال مین
معدوم ہو گیا ہون خیال محال مین

باتین چبا چبا کے وہ مجھہ سے نہ کیون کرے
چانول بھرے ہوے ہین شہید اسکے گال مین

نجد سکے بن مین جا کے دن لگگئی وحشت ہمین
خط دکھاتا ہی بہار روضۂ جنت ہمین
صفحۂ ہستی پہ ہے تنگ اپنے رہنے کا مکان
سنگ سر ہی باد نخوت ای حباب آب جو
حسن آئینہ کا خاکستر سے چمکے ہے دو چند
طبع کو رغبت کبھی تھی رغبت دل کی طرف
گرچہ بے سامان ہین جون تصویر نقش بوریا
بے نشانی نے کیا ہے نام مشہور جہان
خرمن ہستی ہمارا جل کے خاکستر ہوا

رقت آئی دیکھکر مجنون کی وہان تربت ہمین
ناف کرتی ہی غریق لجۂ رحمت ہمین
نام سے ہی صرف نا ہند نگین شہرت ہمین
نامناسب ہے اوٹھانا یہان سر نخوت ہمین
خاکساری و حسین ہی موجب زینت ہمین
ان دنون بے رغبتی سی ہے بہت رغبت ہمین
ہے فقیری مین قناعت سی مگر عزت ہمین
شکل عنقا موجب شہرت ہوئی عزلت ہمین
ہے تری برق تبسم شعلۂ آفت ہمین

خشت کہنہ مین نظر آتا ہی یہان جسکو وہ حال
جو پری رو کو نظر آتا ہے وہان آئینہ مین

تہی تمنا جسکی مین نے جلوہ اوس دلدار کا
دل کے دیکہا ای شہید نکتہ دان آئینہ مین

ہونہ آزردہ قدیمی مین تری یارو نہین ہون
ہون برا کیسا ہی لاکن ناز بردارو نہین ہون

ندامت اعمال پر روتا ہون جون ابر بہار
دل مین ہی خوف خدا یعنے سیہ کارو نہین ہون

دوستون سے جانخراشی کے سوا حاصل نہین
اس چمن کا گل ہون نہین لاکن بہسا خارو نہین ہون

کیا ان بیمار کو ہو تندرستی کی امید
چشم کہتی ہی تری مین آپ بیمارو نہین ہون

ہر رگ و ریشہ مین گل کے دل مرا پابند ہے
مثل بلبل دام الفت کے گرفتارو نہین ہون

زندہ ہون میخوار ہون پر شکر تیرا ای کریم
موذیو نہین ہون نہ ہرگز مین دل آزارو نہین ہون

اس چمن مین لالہ سان مین داغ بر دل ہون شہید
گل کی صورت سینہ چاکون اور دل افگارون مین ہون

ریحان و ارغوان و صنوبر چمن چمن
یا ہین خط و رخ و قد دلبر چمن چمن

رنگین ہے گلشن رخ دلبر چمن چمن
گل باغ حسن مین متصور چمن چمن

اب دشت دشت پہرتے ہین یا تہے بہار مین
ہمکو کبہی پہراتی مقدر چمن چمن

دہلی مین خانہ باغ جہان تہے وہان ہین اب
اینٹین کہین پڑی کہین پتہر چمن چمن

رنگین غزل کہی ہے کہ مضمون تازہ کے
ہین کہل رہے شہید سخنور چمن چمن

۱۰۳

دلمین سو رنگ کہاتا ہے ترا حسن جہاں	یہ پری کرتی ہے کیا جلوہ گری شیشہ مین
ایک ہی جام مین دارین کی لذت بخشی	ساقی اسطرح کی مے کس نے بہری شیشہ مین
شیخ جی سچ ہے کہ ہوتا ہے اثر صحبت کا	خشت کے زہد نے چہوڑ دی تری شیشہ مین
خم ابرو ہے دل مست نگاہ ساقی	طاق پر کعبہ کے یہ مے ہے دہری شیشہ مین

کہینچ کر دل سے تجہے ہمنے ہم آغوش کیا
بند ہوتی ہے شہید ایسے پری شیشہ مین

جو دیر لگتی ہے صاحب تمہارے آنے مین	تو باقی کچھ نہین رہتا ہے جان جانے مین
ہو نکو کیا کوئی الزام دے کہ ہے معدوم	وفا کی جنس خدائی کے کارخانے مین
تو کس لئے مرے درپے ہوا ہے اے صیاد	حصول کیا تجہے اک مشت پر کے پانے مین

ترے جنون کو تری سمجھے عین دانائی
شہید کونسا ہے شخص اس زمانے مین

گذرا کہین شاید کوئی بیباک چمن مین	آتا ہے نظر جامۂ گل چاک چمن مین
کس چشم سے ہم چشم ہوی بول تو نرگس	دیکھوں ہوں تری چشم کو نمناک چمن مین
دکہلائے لالہ کو اگر اپنا دل پر داغ	تاثیر کرے نشۂ تریاک چمن مین
ہون بند قبا اوسکے گل مین جہان تک	جس دم کرے وہ گل پہنے ہے پوشاک چمن مین

دل سیر لہلتا ہی نہین اب تو شہید آہ
بے یار کرون سیر چمن خاک چمن مین

فرصت کہان کہ چشم توقع کہون یہان نام غزل جو لین تو سمجہتا ہون مین غزال		اک قطرۂ سرشک ہون سو بہی چکیدہ ہون اتنا حواس باختہ و دل رمیدہ ہون

مانند جام و شیشہ مین اس میکدہ مین گاہ
ہستا ہون اے شہید گہے آبدیدہ ہون

روکش اوسکے دہن سے قند نہین		ہونٹھ سے قاش پسند نہین
قد موزون جسے پسند نہین		مرتبہ فکر کا بلند نہین
قد تمہارا کسے پسند نہین		سرو موزون نہین بلند نہین
پردہ محمل کا ہے جو لیلے کے		قیس کیون باندہتا تو بند نہین
خال رخ پر ترے مہ و اختر		کمتر از مجمر و سپند نہین
زخم دل پر مرے نمک افشان		ہاے کب ناصحون کے پند نہین
چاند ہر چند ہے حسین پر حسن		کب ترا اوس سے چار چند نہین
خط نو رستہ سا نہ دیکہا دام		زلف پیچیدہ سے کمند نہین
دل بے بال و پر مرا اوس تک		اوڑ کے جاتا مگر پرند نہین

اک غزل لکہہ بطرز تازہ شہید
بندش نو کسے پسند نہین

سرو قمری کو اب پسند نہین		کہ وہ قد سا ترے بلند نہین
دہن آہ و فغان سے بند نہین		مجہہ سا دنیا مین دردمند نہین

١٠٥

[illegible]

دشمن زر کو نہین جان سے عرض	پھول کا دوست ہے بہل کا دشمن
پوچھو تو دونو ہین گردن زدنی	بے محل دوست محل کا دشمن
دوست کی یاد نہ بھولا او غافل	گھات مین یہان ہے اجل کا دشمن

ہووے نخچیر اجل مثل غزال
اے شہید اپنے غزل کا دشمن

اشک سوزان سے مری دیدۂ تر جلتے ہین	گرم پانی ہی یہہ بدرتے ہے کہ گھر جلتے ہین
بات کے کہتے بگر جاتے ہو سبحان اللہ	کیون مری چھیڑ سے آپ تھہ بھر جلتے ہین
غیر کو دیکھ تری بزم مین ہم ساری رات	شمع سان شام سے لے تا بسحر جلتے ہین
مدد عشق سے اب یہان ہی گذارا اپنا	جس جگہہ جاتے فرشتون کی بھی پر جلتے ہین

دشمنونکا نہین شکوہ یہہ تماشا ہے شہید
دوست بھی دیکھ کے میری کر و فر جلتے ہین

شب فرقت مین لگین مری نہ اک پل پلکین	جاگتی جاگتی جون شمع گئین جل پلکین
یہان ہے پل مارتے برہم شد فی بزم طرب	یہی کہتی کف افسوس ہین مل مل پلکین

ہو شہادت نہ مرے دل کی خدا خیر کرے
ہے نگہہ ترک شہید اوسکی ہراول پلکین

کاٹ لئے پڑے اب سوز دروں سے مین تابین	جون شمع ہے آتش مری تار رگ جان مین
رہتا ہے مناسب تجھے میری دل و جان مین	سب پردہ نشین رہتی ہین پردے کے مکان مین

یاد زلف و رخ مین تیرے بیٹھے ہین ارباب دین
سبحہ و زنار کو شیخ و برہمن ہاتھ مین
آسمان دورات رکھتا ہے فلاخن ہاتھ مین
پھینکتا ہے تاک کر ہر اک پہ سنگ حادثہ
زلف کل پر رکھا ہے شانہ دشمن ہاتھ مین
شمشیر سان ابتیغ زبر کی گردن ہاتھ مین
اوستاد کا ہے رنگ عیان تیرے بیان مین
رنگین ہو شہید اب مزا گلزار معانی
سونپا تجھے اللہ کے اب حفظ و امان مین
جاتا ہے جو اوس بت کے تو کوچے مین تو جا دل
وقت مشق اپنے قلم کو تو لئے یون شہید
دیکھتا ہے جیسے یاران ارجن ہاتھ مین
اشک کے مارے ہم آنکھون سے روان کرتے ہین
کلی کی طرح غنچہ چمن شور درون فغان کرتے ہین
شعلۂ رخسار سے شوق ہم آغوشی ہین
شمع سان چشم کو ہم اشک فشان کرتے ہین

[illegible]

تراہون محو خودی سے مجھے تو کام نہین
بروے آب روان نقش کو قیام نہین

صف نعال مین مجلس کے جا ملے تہوڑی
ہمارا کمرہ یہ وہان عزو احترام نہین

تو اے نسیم ہوا خواہ مرغ شیدا ہو
کہ گل کے گوش مین پہونچا مرا پیام نہین

وہ بادہ نوش ہے تو چشم مست سا تیرے
شراب کا کوئی اس میکدہ مین جام نہین

ہوا خراج دہ چین و شام راجہ ہند
سیاہ خال تہ زلف مشک فام نہین

کمال جوش سے طبع شہید کہتی ہے
ابہی غزل یہہ ہوی مجہ سے التزام نہین

سواے خانہ بدوشی مرا مقام نہین
کمان کی طرح مرے گہر کو سقف و بام نہین

سواے تیر دلی یہان حصول کام نہین
سیاہ رو نہو جب تک نگین کا نام نہین

دہان تنگ سے غنچہ کا قافیہ ہے تنگ
صدا ہے اوسمین دہنین ترے کلام نہین

ارادہ میکدہ ساقی مجہے بہی جرعہ کبہی
اگرچہ بادہ کش لب ترا مدام نہین

برنگ شک ہون لغزش نصیب آبلہ پا
کہ مجکو طاقت رفتار ایک گام نہین

جو کوئی چشم بصیرت سے دیکہے پیر مغان
تو دور حلقہ ماتم ہے دور جام نہین

سفر ہے موج روش مجکو ایسے دریا کا
جہان سرا نہین منزل نہین مقام نہین

صفیر سنج ہو نہین طایران قدس کے ساتہہ
یہہ خاکدان کدورت مرا مقام نہین

مری رسائی ہو کس طرح شاہ جن کے پاس
کہ خاص خلوۃ شاہی مین بار عام نہین

لکہہ اور بہی کوئی مطلع شگفتہ و رنگین
ابہی شہید عنان قلم کو تہام نہین

میرے دل بر شتہ صد چاک پر ہنسو	پیدا نمک سے ہوتی ہے لذت کباب مین
بر حق خدا مرا ہے جو ہے دلربا مرا	مین منکر و نکیر سے بولا جواب مین
مجھسے نہ باز پرس ہی خیر ہو گئی	تہا ورنہ ون حساب کا وہان کس حساب مین

میخواری اور حسن پرستی ہے فعل نیک
تاخیر کر شہید نہ کار ثواب مین

اونکو ہم اور وہ ہمکو تکتے ہین	دیدۂ مہر و مہ جہپکتے ہین
بحر کو جون حباب تکتے ہین	دم نہین ہم تو مار سکتے ہین
ہین ہم آغوش بحر ہم جون موج	اپنی ساحل سے سر پٹکتے ہین
راہ محمل نشین نے لی اپنی	گرد محمل سے ہم بہٹکتے ہین
ہمصفیر اوڑتے پہرتے ہین صیاد	ہم قفس مین یہان پہڑکتے ہین
در کعبہ پہ ہے پڑی زنجیر	رخ پہ گیسو نہین لٹکتے ہین
تنگ پوشی سے جامہ زیبون کے	پیرہن غنچہ سان مسکتے ہین
دانت ہنس کر دکہاتے ہین کہ نمک	زخم دل پر مرے چہڑکتے ہین

طور بنتا ہے دل شہید مرا
شعلے آہون کے جب بہڑکتے ہین

گرم خوا و شعلہ رو اچھی نہین	رو ترا اچھا ہے خوا اچھی نہین
آرزو اچھی ہے وصل یار کی	اور کوئی آرزو اچھی نہین

صیاد بوئے گل بھی سنگھاتا نہین مجھے	کرتا قفس سے باغ مین آزاد بھی نہین
جانا ترے خیال مین دونو جہان کو	بھولا ہون مین کہ اپنی مجھے یاد بھی نہین
تب سے بنائے خانۂ دل ہے مگر کہ جب	قائم ہوئی تھی کعبہ کی بنیاد بھی نہین

دے کون داد شعر کہ سودا نہین شہید
سید نصیر دین مرے اوستاد بھی نہین

مجھسے غنچہ دہن ہنسا تو نہین	ابھی باتون مین وہ کھلا تو نہین
مجھکو بسمل کیا تو خوب کیا	خون سے دامن ترا بھرا تو نہین
چور زخمون مین دل ہوا لیکن	فوج مژگان سے منہ پھرا تو نہین
تیرے مہر و وفا سے در گذرا	مجھپہ لازم تجھے جفا تو نہین

ہے شگفتہ زمین میر شہید
اور مطلع کوئی کہا تو نہین

کی رخ یار کی ثنا تو نہین	حفظ قرآن ابھی کیا تو نہین
کوہ کن اوس کے در پہ سر پھوڑون	مین تری طرح منہ چرا تو نہین
نہین تجھپہ سا تو مین بھی ہرجائی	آشنا روز اک نیا تو نہین
دل سے جو چاہو فرض کر لو بات	مین نے واللہ کچھ کہا تو نہین
مجھپہ اب کیون کم التفاتی ہے	دل کسی اور سے لگا تو نہین
اے شہید اور قافیۂ رنگین	دیکھ باقی کوئی رہا تو نہین

اب مدعا یہی ہے کہ کچھہ مدعا نہو	اس کے سوا کچھہ اور مرا مدعا نہین
ہے مجھہ جو رتازہ چمن مین کہ ہمصفیر	صیاد فصل گل مین بہی کرتا رہا نہین
طاق ابروؤنکا آپ کے ای قبلہ دیکھکر	محراب مین حرم کے مرا سر جھکا نہین
ہراک صبا روش ادہر آیا ادہر گیا	رہنے کا گہر کسیکے یہ مہمان سرا نہین
الدم مین آہ میری پہونچتی ہی عرش پر	کسطرح کہیئے ہمسر زلف رسا نہین

تو انتہا کو اپنی سمجھہ ابتدا شہید
وہ ابتدا نہین کہ جسے انتہا نہین

ردیف واو

رکہتی رکہتی سرزانوی ریاضت رو کو	مغز سر موم ہوا آئینہ زانو کو
کب فقیرونکو ہے پروائے لباس دنیا	کچھہ نمد شرط نہین آئینہ زانو کو
اوٹھہ چلا یار بغل سے تو پئے نظارہ	دل نے سوراخ کیا چیر مرے پہلو کو

دل کا سودا نہ بنا یار مسلمان سے شہید
دہونڈہیے آپ خریدار کسی ہندو کو

خال چشم اپنا دکہا تو مجہکو	نہ سنگہا نافۂ آہو مجہکو
گو مرے دل پہ ہے قابو تجہکو	نہ ترے دل پہ ہے قابو مجہکو
تر ہوی چشم وہ قد یاد آیا	دیکہہ کر سرو لب جو مجہکو
سرو کو دیکہتے ہی یاد آیا	باغ مین وہ قد دلجو مجہکو

مفتون اگر ہو مثل زلیخا عجب نہین	یوسف جو دیکھے آپکے حسن و جمال کو

ہے آرزو کہ ساقی کوثر کے ہاتھ سے
پی لے شہید جام شراب وصال کو

کس کے یاد آئے ہین اب نشتر مژگان مجھکو	حرکت سے ہے نفس کے خلش جان مجھکو
متصور ہے کتابی رخ جانان مجھکو	یعنی دیندار ہوں سب حفظ ہے قرآن مجھکو
رہے اقلیم سدا دل کے مرے زیر نگین	نہین اصلا ہوس ملک سلیمان مجھکو
شعلہ رو حسن دیا تجکو خدا نے جون شمع	مثل پروانہ دیا ہے دل بریان مجھکو
جوش وحشت مین کیا تب سے گریبان کو چاک	جب سے ہمدست ہوا دشت کا دامان مجھکو
قد و رخسار و خط و زلف نے دکھلائی ترے	سیر سرو و سمن و سنبل و ریحان مجھکو

درد کا میر کا سودا کا مین دیوان سمجھا
نظر آیا جو شہید آپ کا دیوان مجھکو

ہنس ہنس کے جب مجھے رولا رہے ہو	برق و باران دکھا رہے ہو
دلکا مرے قصر ڈھا رہے ہو	عرش اعظم گرا رہے ہو
مرغان چمن گلوں کو ہین کان	کیون شور و فغان مچا رہے ہو
پروانہ کی طرح کیون ہو جانسوز	کس شمع سے لو لگا رہے ہو
ہو وضع نئے بدلتے ہر دم	بہروپ کا سا نانگ لا رہے ہو
کیا غم تھا جو آسمان سے گرتا	تم دل سے مجھے گرا رہے ہو

تری الفت نے کہو باز رکھے جان سے ایمان — فرنگی کو یہود و گبر و ہندو کو مسلمان کو

کیا ہی قدر تیرے حسن نے ای غارت گر عالم — جگر کو دل کو مال و زر کو جان کو دین و ایمان کو

چمن میں تو نہ ہو تو ساقیا میں کیا کروں لیکر — ہوا کو رعد کو بجلی کو میغ کو ابر و باران کو

کیا بے قدر تیرے حسن نے شاہنشہ خوبان — دمن کو میر کو لیلی کو مہ کو مہر کنعان کو

شہید ایسی غزل لکھی اگر سنتے پسند آتی
حسن کو مصحفی کو میر کو سودا کو تابان کو

بولا وہ مست ناز دیکھ اس دل ناصبور کو — پھینک ہی دے اری کہیں شیشہ چور چور کو

شیشے کے بدلے نقد کو ہاتھ سے دے نہ ای فقیہ — کوئے بتان میں بیٹھ جا بھول قصور و حور کو

اف ری تنک مزاج بس رک گیا اک بات میں — دوستی اور یہ وقوف کیا کہوں اس شعور کو

تیری ہی سر کی ہے قسم میرا گناہ کچھ نہیں — گر ہے سنا کسی سے کچھ کہدے مرے قصور کو

سوز دل شہید کی آہ تجھے خبر نہیں
بھاپ لگے گی جان من جھانک نہ اب تنور کو

اب واسطے خالق کے مری جان نہ مارو — بس بھائی دل اللہ نگہبان سدھارو

مشکل نہیں ای چشم تر اب مجکو ڈبونا — تب جانوں کسی ڈوبتے کو پار اتارو

ہم تاڑ گئے رات شہید آپ کی چوری
کیا ہوتا ہے تم لاکھ طرح بات سنوارو

کیا شمع سے ہوی تری تقصیر رات کو — کاٹا سر اوس کا تو نے جو گلگیر رات کو

ہم کیونکہ درد دل کا شہید اب کرین حساب
ملتی نہین ہے ریگ بیابان شمار کو

دل نہ بہولا عشق کے ارشاد کو
رحمت حق ہو مرے استاد کو

کشتگان چشم کی فہرست مین
نام پر اپنے ہے پایا صاد کو

حسن تصویر اوسکا دیکھہ آئینہ سان
سخت حیرانی ہوئی بہزاد کو

نشتر مژگان سے کہولے دل کی فصد
ہے سبکدست آفرین فصاد کو

جب کیا آزاد تب صیاد نے
پرکتر کر دیکہیو اس بیداد کو

داد بیداد بتان کی دے خدا
اور پہونچے کون میرے داد کو

صاف اوڑا یا اوسکے کوچہ سے کہ ہے
خاک سے میرے عداوت باد کو

نرگس اوسکی چشم سے ہم چشم ہے
دیکھنا اس کور مادر زاد کو

سب سے پہلے کی مری گردن جدا
حق جزا دے خیر دے جلاد کو

چار رکنی اک غزل لکھکر شہید
زندہ کر طرز جہان استاد کو

گہورتی ہے نرگس شہلا مرے شمشاد کو
سوجہتا کیا خاک ہے اس کور مادر زاد کو

داد گرنے تو کمر باندھی ہے یون بیداد پر
بہائی دل للہ ہی اب پہنچے تیری داد کو

خانہ آبادان یہہ قصر و خانقہ کسواسطے
ایکدن تو چھوڑنا ہے اس خراب آباد کو

گردش طالع کا رونا کسکے آگے روئیے
پل مین اولٹے ہے یہہ کافر فلک صد اوستاد کو

١١٣

خار صحرا ہین سب آغشتہ بہ خون ہم سفرو	آبلہ پائی نے میرے کیا رنگ دیا وادی کو
ہے کہان بار علائق کو جھٹک کاندہے سے	صرصری سمجھو تم سرو کے آزادی کو
قفس و دام کا احوال جو سمجھے تو ابھی	ترک صیاد کرے پیشۂ صیادی کو

ہو گئے واقف انداز غزل تم ہی شہید
مانتے سب ہین یہان آپ کی اوستادی کو

شہر و ویرانہ برابر ہے اسیر یاس کو	رہبر و رہزن ہی یکسان کشتۂ افلاس کو
خیال قد مین ترے سرو جو پسند نہو	تو رتبہ شعر و سخن کا مرے بلند نہو
کہلے گی آنکہ تری وقت مرگ او غافل	تہی تلک ہے یہہ غفلت کہ آنکہہ بند نہو
جو فرط آتش فرقت سی مین ہوا زرد شت	تو کیون صحیفۂ دل میری حق مین ژند نہو
نہووے قلعۂ دل ذرد خال کو ہمدست	تمہاری زلف ساکی اگر کمند نہو

شہید ناز کرے آپ کے غلامی پر
عزیز آپ کو ایسا نیاز مند نہو

ردیف ہائے ہوز

ترے عارض کا نظر آتا اوسے گر آئینہ	صاف پتہر پر ٹپک دیتا سکندر آئینہ
سنگ دل روشن طبیعت ہو گداز عشق سی	غور کر دیکہو تو ہے دراصل پتہر آئینہ
یون ہی اشک و آہ سی خاطر ہماری پر غبار	جیسے باران و ہوا سے ہو مکدر آئینہ
گرد خط سے اور چمکے تیری چہرے کی صفا	حسن ہے یہان جسقدر دکہلائے جوہر آئینہ
حسرت نظارہ ہی آئینہ دار روے دوست	تو بہی ہوتا کاش وہان ایدہ تر آئینہ

[illegible]

ردیف یا

۱۱۵

کافر ہو جس کو ہو حسرت جاہ		استغفر اللہ استغفر اللہ
تیرا برا ہو اے دام ہستی		مجکو پہنسایا واللہ باللہ
ہان پہر تو نکلین او دیدۂ و دل		حسرت بہری اتنک نشیون بہری گہ
سب چھوڑنا ہے اے اہل دولت		یہہ مال وحشمت یہہ مکنت و جاہ
عشق مجازی باطل ہے ایدل		بس یہ ہانی صاحب دو روز کی چاہ

طرز تمع کہہ اے شمیم اب
دیکھین تو باری اے بارک اللہ

ہے دود دل مرا تری زلف سیاہ آہ		دیکھا اوسکو شکل آہ کرون کیونکر نباہ آہ
پروانہ سان ہوس ہے دل مین کہ دیکہوں وہ		اوس شمع رو نے مجھپہ نہ کی اک نگاہ آہ
نالان ہون دردناک ہون گریان ہون ہی ہی		تیرے غم فراق مین حالت تباہ آہ
مانند سرو باغ ترے قد کے یاد مین		ہر وقت مرے لب پہ ہوئی رنگ نالہ آہ
اوس لف و رخ کے مجکو تصور مین ہمنشین		گر وقت شام نالہ ہے تو صبحگاہ آہ

الفت کا راز ہے چہپاتا ہے کیون شمیم
اک رنگ زرد دوسرا تیرا گواہ آہ

بے نیازی عشق کی وہ کچھ تمہارا ناز ہے		اسکا کیا انجام ہوگا جسکا ہی آغاز ہے
ہمکو ہو صیاد کس منہ پر رہائی کی امید		آشیان اتنا بلند بے طاقت پرواز ہے
دل مین ہو اب واقعی کیجے رقیبون کا علاج		اپنے بدذاتی سے رو ین آتے ہمین ہین باز ہے

[illegible] کے واسطے

[illegible] حسرت دیدار مین ہون جان بلب [illegible] کے واسطے

حلقۂ گیسوے جانان کا ملا		سلسلۂ دل بستگی کے واسطے
گر نہین ہے لطف مرنے مین تو کیون		جان دے کوئی کسیکے واسطے

شاعری ہے واسطے میرے شہید
اور مین ہون شاعری کے واسطے

مستقل اپنے دو نو پا کرکے	بیٹھے اوس در پہ متکا کرکے
حق کو دیکھا نگاہ وا کرکے	کعبہ پہونچا خدا خدا کرکے
کیا مین آیا تہا کرنے کو یا رب	اور چلا ہون یہان سے کیا کرکے
سیر گلشن دکھا مجھے صیاد	قفس و دام سے رہا کرکے
ہم فقیرانہ تیرے کوچہ مین	آگئے تھے چلے صدا کرکے
کوئی عزت ہوس نے دنیا کی	مجھکو ممنون اغنیا کرکے
آہ دل کو رسا کیا مین نے	ہمسر گیسوے رسا کرکے
مین سبہون سے ہوا ہون بیگانہ	تجھ سا پیدا اک آشنا کرکے
اوس نے ہمکو نہ مارا وکیا	ہوے شرمندہ التجا کرکے
مطلب دل نہو گا اوس سے حصول	فائدہ عرض مدعا کرکے
تنگ آیا معالجے سے مسیح	مرض عشق کی دوا کرکے
عشق مین اپنے جان سے درگذرا	مین حق دوستی ادا کرکے
دل مین ہے روضۂ نجف پہ شہید	جاؤن مین طوف کربلا کرکے

مجھے صیاد اب تو چھوڑ دے فصل بہار آئی	قفس سے مرغ گلشن کی رہائی ہو تو بہتر ہے
لکھوں احوال دل اپنا میں اوسکو تنک خونیں سے	مرے نامہ کا کاغذ ہی حنائی ہو تو بہتر ہے

شہید اوستاد فن شعر ہے تو اہل معنی نے
غزل ایسی اگر تجکو دکھائی ہو تو بہتر ہے

کیا چاک ہاتھ سے کہ گریبان نچھوڑئے	اے چشم کہہ دے اشک سے دامان نچھوڑئے
چھوڑا ہے گردباد نے گو طوف قبر قیس	کہہ بیکسی کو گور غریبان نچھوڑئے
چاہی جو تو کہ دھوئی گل لالہ سے گرد عیش	شبنم کیطرح دیدۂ گریان نچھوڑئے

ہے آپ کے کلام کا مشتاق اک جہان
اس کام کو شہید سخندان نچھوڑئے

عشق میں عرض تمنا مانع دیدار ہے	میرا ہے دست دعا منہ پر مرے دیوار ہے
بے سروپا کو بھلا دستار کیا درکار ہے	جوں حباب اوسکا تو جو سر ہی وہی دستار ہے
عاشقوں کو خود بخود سامان زینت ہے نصیب	آنسوؤں ہی اک گلی میں موتیوں کا ہار ہے
ہے مری نظروں میں یکساں اس چمن کا خوب و زشت	چشم وحدت میں تو جیسا گل ہو ویسا خار ہے
عشق کی غیرت ہو کب محنت کش دیر و حرم	التجا ہر در پہ لیجانا کسے درکار ہے
شیخ ہمکو دانہائے اشک ہیں تسبیح بر	اے برہمن ہمکو قد کا اپنے خم زنار ہے

دل کے لیجانے سے کچھ خاطر یہ اپنی تو نہ لا
چپ شہید آپہی وہ پھر دیگا آخر یار ہے

سبحہ گردان ہو فقط جان نہ مجھکو اے شیخ
انہیں دانون مین چھپا رشتۂ زنار ہی ہے

فرق اپنے ہی سجدہ کا ہے دلا ہجر و وصال
ورنہ جو کچھ کہ ہے صحت وہی آزار ہی ہے

کسکو دیوانگی اپنی تو سناتا ہے شہید
اس خرابات مین نادان کوئی ہشیار ہی ہے

اضطراب اپنے جو لخت دل بیتاب مین ہے
یار سچ کہیہ کہان برق مین سیماب مین ہے

بحث کرتے ہین عبث شیخ و برہمن ورنہ
دیر مین جو ہے وہی مسجد و محراب مین ہے

زور سے قدر نہین بڑہتی نجابت ہی شرط
تیغ سے بڑہ کے برش دشنۂ قصاب مین ہے

چہوڑ غفلت کو شہید ایک ذرا ہوش مین آ
قافلہ چلنے کو تیار ہے تو خواب مین ہے

یاد اوس شوخ کی اوس دلمین بھری رہتی ہے
لوگ کہتے ہین کہ شیشہ مین پری رہتی ہے

گرچہ آنسو نہ رہے تو بھی یہان نم باقی
چشمہ ہر چند کہ ہو خشک تری رہتی ہے

بند زنجیر مین کب رہتے ہین وارستہ مزاج
موج مین کوئی نسیم سحری رہتی ہے

ذرہ کو پرتو خورشید سے ہی فیض وجود
ہم مین جب تک تری جلوہ گری رہتی ہے

جلوہ گر کس مین نہین ذات ہی اوسکی ایدوست
سب مین شامل ہے پہ وہ سب سے بری رہتی ہے

خوبی و زشتی کا انجام برابر ہے خفا
مگر اتنا ہے کہ اک ناموری رہتی ہے

نہ ہنر رہو تو نازان مدد بخت ہے شرط
قابلیت تو شہید آہ دھری رہتی ہے

شادی سے البتہ بہتر ہے گدائی کوے دوست
عشق مین جو جو مصیبت ہے وہی بہبود ہے

کبھو چکے سودے آباطل ہین سب اپنا نقد عمر
تو بھی یارو نکو ہی فکر زیان و سود ہے

دیکہنا ملنا بہم ہمدرد ہونا در کنار
نامہ و پیغام کی بھی راہ اب مسدود ہے

تا کجا لکہیے گلہ کوئی فلک کا ای شہید
ق
اسکے ہان رسم مروت یہان تلک مفقود ہے

گر سلیمان کی سنے آواز وقت جان کنی
وہ بھی اس ظالم کے آگے نغمۂ داؤد ہے

بستۂ دام تحیر مین ہون اور تصویر ہے
واسطے دونون کے ملک خامشی جاگیر ہے

باغ مین شوخی رنگ گل نہین ہے اے باغبان
خون ناحق بلبلون کا ہی کر دامنگیر ہے

گلر خون سے یون گلو ڑتی ہے میری آہ سرد
ہر سحر گل کی صبا جیسے گریبان گیر ہے

وہ تو ہر بیگانہ سے ہے بے تکلف آشنا
چاہنا اوسکو شہید عشق کی تقصیر ہے

جون شمع زبان کٹنے سے کب مجکو زیان ہے
جتنی یہ کٹے اوتنی ہی پھر حرف زبان ہے

سن نالۂ بلبل کو کہا مین نے چمن مین
کس کا ہے یہ ماتم کہ تو اب مرثیہ خوان ہے

پر ناز اور انداز مین ہے فرق شہید آہ
جو دل مین نزاکت ہے وہ شیشہ مین کہان ہے

کیون خفا ہو کے تو اے عمر چلی جاتی ہے
چھوڑ کر مجکو اکیلا تو بھلی جاتی ہے

ہمکو منظور ہے یہان قصر بدن کی تعمیر
عمر جون سایۂ دیوار ڈھلی جاتی ہے

کہلتا ہے یہان خیال سے ہر دم جمال دوست — عارف کو جیسے سیر حقیقت مجاز سے
جون شمع کی ہی خلوة فانوس اختیار — محجل کو کیا خبر مری سوز و گداز سے
خورشید سے ہو اوس دل روشن کو ہمسری — واقف ہو جو جہان کے نشیب و فراز سے
آتی ہی چوب خشک سے کسکی صدا سے درد — پوچھین گے ہم یہہ بات کسی نی نواز سے

تبدیل قافیہ سے تشحید اک غزل کی اور
تکلیف کر طبیعت معنی طراز سے

بے تیرے باغ دلپہ خزان ہی بہار سے — کہدیجو اے صبا یہہ مری گلعذار سے
رکھون نہین دلمین کیونکہ ملاقات کی امید — ٹپکے ہے خون وصل مرے انتظار سے
نقطہ گرے قلم سے جو تعریف اشک مین — ہم چشم کیون نہو گہر آبدار سے
ناصح تو میرے درد کو سمجہے گا کس طرح — تیرا ہی دل تو سخت ہے کچہہ کوہسار سے
ظاہر ہے چشم اہل بصیرت مین ابتلک — لیلے کے شکل قیس کے سنگ مزار سے

جام ایک بہر شراب سخن سے تشحید اور
بیتاب ہو رہا ہے مراجی خمار سے

واعظ جو بات ڈہونڈہ نکالے کتاب سے — سوجہے ہی وہ ہمین خط جام شراب سے
گذرا نہ یہان کسی کا ہے سایہ پیاش ابر — شاداب اپنی کشت ہے چشم پر آب سے
رکہتا ہے آفتاب جو کچہہ ماہ سے سلوک — عارض کا تیرے سایہ رخ آفتاب سے
پاتے نہین ہمین اسفل و اعلی مین کچہہ تمیز — یہ نکتہ ہمکو یاد ہے عہد شباب سے

قصور وردطلب نے رکھا مجھے ناکام
وگرنہ مقصد جوئیندہ تا کجا نہ ملے

جو دل ہو صورت سیماب بیقرار تلاش
شہید جھوٹ ہے یہہ بات کیمیا نہ ملے

ہمنفس دیکھ یار آتا ہے
واؤ پر یہہ شکار آتا ہے

نہ کبھی کیجے تنگئے آغوش
بعد صد انتظار آتا ہے

آئینہ کو ترے بلا دیکھے
اوس کے دل مین غبار آتا ہی

دور سے دیکھتے ہی میری طرف
اوٹھہ کے بے اختیار آتا ہے

خوب کیفیت اس شراب مین ہے
تجکو ساقی خمار آتا ہے

بے تیرے اب ہے بیقرار شہید
کوئی اوسکو قرار آتا ہے

سو طرح کے لذ مین اوٹھائے
وہ مجکو ذرا جو منہ لگائے

بسمل جو کرے ہماری تقلید
بتیائے دل کہان سے لائے

بارے کہین چپ رہے یہ بیمار
اک آن تو کوئی چین پائے

دنیا ہے خیال شکل حیرت
صورت کوئی اسکی کیا بتائے

آخر کو ہے ایکدن جدائی
کیا کوئی کسی سے دل لگائے

از بسکہ ہے جی کو بیقراری
ساتھہ اسکے کہین نکل نہ جائے

قاصد سے کہو کہ وقت رخصت
آگے وہ شہید کے نہ آئے

گلبرگ کے روش ہین وہ نازک قماش کے
مرغان باغ قدس کا خون ہو گیا جگر
دے جام ساقیا کہ دیکھوں نہیں آنکھ اوٹھا
کھولا صدف نے منہ در شہوار تب ملا
روشن ہی عشق سوز دل و چشم تر سے شمع
ٹکڑے جگر ہے درد سے پہونچی لبوں پہ جان
جو کشتگان حسن رخ برق تاب ہین
جلتا ہون راہ عشق مین جون شمع سر کے بل
گلبرگ کا پڑا ہے گلے مین تمہارے ہار

جون بوی گل مکان مین نہ بود و باش کے
سننے سے میرے زمزمۂ جان خراش کے
چھینک جہاں و جہر کی لائین تراش کے
مین رہ یا آسمان ستلاشی معاش کے
کیا فایدہ چھپانے سے ہو راز فاش کے
دم بوی گل کی طرح نکل جائے کاوش کے
یا بادلے کی اونکی کفن یا ہوں تاش کے
رکھتا قدم پہ سر کو ہوں اول تراش کے
ٹکڑے ہین یا مری جگر پاش پاش کے

اعجاز عشق کا ہے کہ جبکا ہوں مین شہید
قاتل وہ آکے گرد پھرا میری لاش کے

وہان مرے ساتھ دم گریہ صبا چلتی ہے
مین نے چاہا کہ محبت مین مرا کام چلے
بت سفاک ستمگر کے گلی کا رستہ
کوئے قاتل مین ہراسان ملک الموت کے ساتھ

ہے جھری منہ کی لگی سرد ہوا چلتی ہے
لیک تقدیر سے تدبیر کی کیا چلتی ہے
کوئی چلتا نہیں تلوار سدا چلتی ہے
کانپتے بید کے مانند قضا چلتی ہے

آہ و نالے سے ترے ہجر مین ہم تھے شہید
آگ لگتی ہے جدا آندھی جدا چلتی ہے

شمع کی بزم مین کمی ہے زبان
جسکو چاہے سخن کا یارا ہے

مجھہ سے اوسکو فقط مدارا ہے

کس مصیبت مین دل ہمارا ہے

آپ کا اسمین کیا اجارا ہے
تیرے غم مین شہید نے دی جان
نہ کہا تو نے وہ ہمارا ہے

دکھادیا ابرو جو اوس نے قاتل عجب
حرم کی طاق مین آئی نظر ہلال عجب

کہتے ہیں مشتاق ہو کر بلبل طبع شہید
اور بھی رنگین غزل کوئی سنایا چاہیے

نہ سرشک اور نہ دیدۂ تر ہے	صاف غلطان صدف مین گوہر ہے
آئینہ ساز روے انور ہے	جا من دل مرا سکندر ہے
وقف گلگیر شمع کا سر ہے	عاشقون کے گلے پہ خنجر ہے
قبر حجرہ ہے خاک بستر ہے	مور ہون مین تہ زمین گھر ہے
زندہ کرتا ہے مسیح مردون کو	رکھتی اعجاز تیری ٹھوکر ہے
یاد قامت مین تیرے رشک چمن	آہ عاشق کے سرو عرعر ہے
طرفہ آئی ہے اب چمن مین بہار	رنگ دیگر ہواے دیگر ہے
طالب وصل مین ہوا تو کہا	کار موقوف بر مقدر ہے

لکھہ شہید اور بھی غزل رنگین
برگ گل یا غزل کا دفتر ہے

لب ساقی شراب احمر ہے	چشم مخمور مے کا ساغر ہے
باغ رضوان خط معنبر ہے	دہن تنگ حوض کوثر ہے
رخ ترا صاف یا ہے آئینہ	خط ہے یا آئینہ کا جوہر ہے
شمع یا آہ گرم سے میری	شعلہ یا میری جان مضطر ہے
یار دل کے مکان مین ہے مکین	شیخ کعبہ مین خاک پتھر ہے

کہولے تہے آنکہہ دہر کہ او دہر مین بندگی
جنت نصیب پاس ہمارے بہی تہے کبہی

دم ہے مرا کہ بحر فنا کا حباب ہے
اب ہمکو توحۂ دل غفران مآب ہے

اس بحر و قافیہ مین شہید اور نظم کر
جو بیت ہے غزل کی ترے انتخاب ہے

دم کی ہی مجکو آمد و شد اب عذاب ہے
نالون کا میرے شور جو کوچے مین سن لیا
دہو کا جہان مین زیست ہے اے غافلو سنو

دل سوز غم سے آب کلیجہ کباب ہے
بولا کہ ہو نہو وہی خانہ خراب ہے
دریا جسے سمجہتے ہین ہم وہ سراب ہے

ہے آج خضر وادی غم کشتگان شہید
طبع سلیم ہادی راہ صواب ہے

لے موج سرشک آنکہہ مین لخت جگر آئے
سب کام روا تجسے ہوے ہائے مقدر
ہے یوسف دل قافلہ اشک کے ہمراہ

دریا مین بہار گل و لالہ نظر آئے
میری نہ مراد دل ناکام بر آئے
بس اے جرس نالہ نکر ہرزہ درائے

تو وہ ہے شہید آج سے گردن زمزمہ پرداز
بلبل ترے آگے نہ کرے نغمہ سرائے

وصل پروانہ کا غنیمت ہے
خلق تجہ مین نہ کچہہ مروت ہے
مین سلامت ہون تو سلامت ہے

صبح ہوتے ہی شمع رخصت ہے
آدمی اور آدمیت ہے
روز پیدا نئے فضیحت ہے

خاک کوچے مین اوسکے ہو برباد
رحمت ابر بہار رحمت ہے

ہاتھ دنیا سے کہینچکر ہمنے
پاؤن پہیلا دیا فراغت سے

رات بہر میرے گہر ہے مثل چراغ
صبح ہوتے ہی یار رخصت ہے

کیا بہروسا ہے دم آئے نہ آئے
زندگی کے قلیل فرصت ہے

مین سراب آشنا ہے بحر عمیق
مین مجاز اور وہ حقیقت ہے

عوض بوسہ جان لیگے کیا
نقد کم جنس بیش قیمت ہے

لونہ مرقد پہ میرے نام کبہو
ہے شہید ایک اوسکی تربت ہے

نگہ سے تغافل سے ناز و ادا سے
بچاوے خدا تجکو ہر اک بلا سے

ہوا شرم سے آئینہ پانی پانی
کہ شرمندہ ہے تیرے رخ کی صفا سے

کمان قدر ہے تری پرخم ابرو
نگہ تیری ہمسر ہے تیر قضا سے

پڑین تیرے دلمین نہ سوراخ انجم
حذر کر فلک میرے تیر دعا سے

بت شمع رو سے ہوا منحرف دل
لگے ہے مری شمع سان لو خدا سے

شہید جگر خستہ کا خون دل مل
نکردست ویا سرخ اپنے حنا سے

تیرے کانون کو ہین در کانون کے
جوہری کے ہنون دو کانون کے

اشک اڈسے ترے مستانون کے
کوچے ترہتے ہین میخانون کے

کعبہ و دیر و کلیسا کے سوا
اور بہی اوسکے ہین کاشانے کئے

قصۂ الفت مرا سنکر کہا
گوش زد ایسے ہین افسانے کئے

کیا ہے تو اور کیا ترا دیوان شہید
ایسے نکلے میرو نشانے کئے

قد سا ترے سرو اک خیابان مین نہین ہے
رخ سا ترے گل ایک گلستان مین نہین ہے

دُر ایک ترے دانت سا عمان مین نہین ہے
لعل ایک ترے لب سا بدخشان مین نہین ہے

گنجشک ہی شاہین کے پنجہ مین گرفتار
دل خستہ مرا اوس صف مژگان مین نہین ہے

مجنون ہی دوان مثل ہوا ناقہ کے آگے
کیون رحم دل سخت شتربان مین نہین ہے

اس جوش پہ ہی چشم ترا بہی کہ ذرا غرق
اب اتنک مین اور نوح کے طوفان مین نہین ہے

بہہ جائے وہ آنکھون سے لہو بن کے الہی
گر تیری محبت دل انسان مین نہین ہے

دیکھا ہے مہ نو نے ترا جب سے گریبان
سر شرم سے کب اوس کا گریبان مین نہین ہے

آ جلد کہ جون نکہت گل تن سے چلا دم
اب تاب ٹہرنیکی مری جان مین نہین ہے

ہے نجد مین مجنون کے بہی روح بگولا
سرگشتہ غبار آج بیابان مین نہین ہے

ہون شیفتہ میرے دل پر داغ کا جلوہ
داغ جگر لالۂ نعمان مین نہین ہے

اوسکی تو محبت ہی مری جان مین الہی
کیون میری محبت دل جانان مین نہین ہے

کہتے ہین کبھی حسن مین بے مثل تہا یوسف
اب مثل ترا عالم امکان مین نہین ہے

گلرو کے تصور مین سے یہان خرمن گل جمع
صدپارہ جگر گوشۂ دامان مین نہین ہے

١٢٧

پر شور شہید اس گھڑی دور قمری سے | اب بے ہنری ہے

صورت شمس دمکتی ہے سحر پیشانی | کیا چمکتی ہے ترے رشک قمر پیشانی

میں سیہ بخت پریشان ہوں دہر دیکھ کر زلف | آئینہ دیکھ کے حیران ہے ادھر پیشانی

تو جو ہو رشک مہ چاردہم تو نہ کرے | بدر کو کیونکہ تری شہر بدر پیشانی

قدردان اہل سخن کے جو ہوں جنید و لعل | پیٹتے پھرتے ہیں ارباب ہنر پیشانی

جتنے اندام ہیں خوشتر دل میں از بس ترا پا | دست پا چہرہ جبین یار کا سر پیشانی

بندگی کا تجھے دعوی ہے تو جوں نقش قدم | خاک آلودہ تو اوس کوچہ میں کر پیشانی

کیسی پیشانی اب ارباب سخن کیوں نہ شہید
تو نے باندھی ہے بانداز دگر پیشانی

ہے گران طائر دل قید غم اوسکا ٹھکانا ہے | نعل میں آشیانہ ہے گرہ میں آب و دانا ہے

ہے میری نغمہ سنجی مثل بلبل باغ عالم میں | برنگ ساز دل میں شور ہے لب پر ترانا ہے

یہاں فوارہ ساں نقد روان دم میں یہ لوٹا ہے | نہ اوچھلو منعمو اتنا جو قارون کا خزانا ہے

برنگ آئینہ صرف اوسکو منہ دیکھے کی الفت ہے | صفائی حاضرانہ ہے کدورت غائبانہ ہے

شہید اک طفل بزم شاعران ہند ہوں ورنہ | دکن میں گر کوئی دیکھے تو شاعر اک یگانہ ہے

فغان کرنا چراغ داغ کو دل کے بجھانا ہے | بجانا آہ سے دل آگ آندھی میں جلانا ہے

یم عالم میں گرداب فنا اپنا ٹھکانا ہے | حباب آبجو یاں دم میں آنا دم میں جانا ہے

میں حیران ہوں اسیر دام گیسو ہو گیا کیونکر | دل اندھا ہے نہ گونگا ہے نہ بہرا ہے نہ کانا ہے

اب بھی آتا ہے تو آہہان تیری شوق دیدنیا	جان اٹک آکے اسے رشتہ سجادہ گئی

آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا مین نے منہ اوسکا تسھیل
آرزو سے پاؤن پڑتے میرے دنیا رہ گئی

خاک ہون با اہل اوج اہل ہنر ٹوٹ گئے	اس جگہ طائر سدرہ کے بھی پر ٹوٹ گئے
آنکھ سے بہتے ہین خون جگر و قطرۂ اشک	خاک مین مل گئے لعل اور گہر ٹوٹ گئے
کیا چلون راہ کہ پاؤن کو مرے آبلون مین	کانٹے اے قافلہ سالار سفر ٹوٹ گئے
نہ ابھر لجۂ ہستی مین کہ مانند حباب	باد نخوت سے بھری کاسۂ سر ٹوٹ گئے
محتسب دل نہ مرا توڑ کہ سر توڑونگا	مے کے شیشے ترے ہاتون سے اگر ٹوٹ گئے
ہو گئے باغ مین کھلتے ہی فنا لالہ و گل	پی کے اپنا ہی یہ خون ناب جگر ٹوٹ گئے
صاحب دبدبہ و طبل و علم بیٹھ گئے	صاحب طنطنہ و شوکت و فر ٹوٹ گئے
شیشہ سو ٹوٹے تو کیا ڈر ہے یہ ہے سنگ ملام	پھر بھی چٹخنے جو دلہائے بشر ٹوٹ گئے

باندھنے کو بھی باندھین گے پہ سچ یون ہی تسھیل
تو نے باندھے ہین مانند زر گر ٹوٹ گئے

ابرو مین اور نیمچی مین کاٹ اور ہے	گھاٹ اوسکا اور اسکا مگر گھاٹ اور ہے
دریا کا پاٹ ہے مرے دامن کا پاٹ پاٹ	پاٹ اوسکا اور آنسو کا پاٹ اور ہے
دانون سے خوش قماش ہون غیر بد قماش	کمخواب اور شفق مین ٹاٹ اور ہے
قند و شکر سے بوسۂ لب ہے ترا لذیذ	چاٹین تو سیکڑون ہین پہ یہ چاٹ اور ہے

١٢٩

خاک جل کر ہوا جو پروانہ ٭ شمع کی بہی نہ گذری راحت سے
ہے سراپا بہار کا عالم ٭ مثل گل کثرت جراحت سے
گل سے بلبل نے کیا سوال کیا ٭ منہ ہوا اوسکا لال غیرت سے
ایک پتلا ہے خاک کا آدم ٭ جان اسمین پڑی محبت سے
وصل شیرین نصیب خسرو ہے ٭ کام ہے کوہ کن کو محنت سے
گو ہے مفلس یہ ہے غنی عاشق ٭ نقد داغ جگر کے دولت سے
شکر میرا کبہی نہ اوس نے کیا ٭ مجھکو شکوہ ہے اپنی قسمت سے
لب و دندان ہین اوسکے لاقیمت ٭ قدر لعل و گہر ہے قیمت سے
ہمنے دنیا سے ہاتھہ کہینچ لیا ٭ پاؤن پہیلا دیا فراغت سے
اوسنے قد راست اور درست کیا ٭ مین نے اک آہ کہینچی حسرت سے
مین گرفتار اس غضب مین ہوا ٭ آپ کے لطف اور عنایت سے
ہین چبہے دل مین نشتر مژگان ٭ سبزہ ہو کر اوگے ہین تربت سے
روبرو اوس کے ہے مگر خورشید ٭ شکل آئینہ محو حیرت سے
ہین عرق کے ٹپک رہے قطرے ٭ کم نہین زلف ابر رحمت سے

قتل کر ہے شہید نام مرا
اور محروم ہون شہادت سے

ساقیا شیشہ چرخ اخضر ہے ٭ مئے شفق آفتاب ساغر ہے

زلفون نے کیا منہ دونکو دیر سے باہر
رخ دیکھکے کعبہ سے مسلمان نکل آئے

بخت دل و اشک آنکھ سے اسطرح نکلے
دریا سے ہون جیسے در و مرجان نکل آئے

نظارۂ رخ سے ترے عالم کو لگے آگ
سب گھر سے لئے ہاتھون مین قرآن نکل آئے

یارب ہو مس قلب ہمارا زر خالص
اکسیر سا کامل کوئی انسان نکل آئے

ہم جوش مین وحشت کے چمن سے سوے صحرا
جون نکہت گل پھاڑ گریبان نکل آئے

دولت پہ نکر ناز کہ دیکھیگا دم حشر
اک قبر سے لاکھون ہے سلیمان نکل آئے

بے طرح گرا یوسف دل چاہ ذقن مین
یارب یہہ کوئین سے مہ کنعان نکل آئے

لے ساتھہ گیا دیدۂ گریان جو تہ خاک
مرقد سے مرے سیکڑون طوفان نکل آئے

تربت سے ترے کشتۂ مژگان کی سر رگ
سبزہ کے جگہہ نشتر و پیکان نکل آئے

مانند حباب لب جو اے بت خوش چشم
ای کاش کہ آنکھون سے مری جان نکل آئے

کفار سے زلفون کے ہوئی دلکو رہا ہے
رخسار جو دو صاحب ایمان نکل آئے

کیا گرم غزل ہے کہ شہید آنکھہ سے آنسو
پر درد ترا پڑھتے ہی دیوان نکل آئے

ہون غریق بحر الفت ہاتھہ میرا تھام لے
کیون زبان میری نہ شکل موج تیرا نام لے

باغ مین بلبل جو میرے جنگجو کا نام لے
تیغ کا موج صبا آب روان سے کام لے

ہمصفیران چمن اب دیکھئے ہوتا ہے کیا
باغ مین صیاد پھر آیا قفس و دام لے

سامنے میرے نکر اغیار سے تو اختلاط
چٹکیان دلمین نہ میری شوخ گل اندام لے

دم کی آمد شد مری سینہ مین ہی اب جان بخراش
اوس نگہہ کی آبداری یا چھری کی دہار ہے

منہ ہے کسکا میرے یوسف کی خریداری کرے
عالم امکان اگرچہ مصر کا بازار ہے

سچ ہی جو جوی شیر کے بدلے بہائی جوی خون
فی الحقیقت کوہکن اوستاد شیرین کار ہے

مژدہ اے دل ہی مہیا آج سامان عیش
ابر ہے گلشن ہے مے ہے ساقی مے خوار ہے

یہان مسیحا تیری حکمت کام آنیکی نہین
وہ نہین بیچا محبت کا جسے آزار ہے

مشرق طبع شہید عشق سے طالع ہوا
مطلع روشن کہ رشک مطلع انوار ہے

شیشہ کیطرح رہا چاہیے دل شاد مجھے
بجلی آب کی ہی ساقی نے کیا یاد مجھے

تہی توقع وہ کرے وصل سے دل شاد مجھے
بہول کر بہی نہ کیا اوس نے کبہی یاد مجھے

ہین نے کہینچی تری تصویر ورق پر دل کے
کیون مصور نہ کہین مانی و بہزاد مجھے

کوچہ یار مین رہنے نہ دیا مشت غبار
کر دیا باد صبا تونے تو برباد مجھے

خلف الصدق ہوی تازہ مضامین میرے
بخشی قدر نے کیا نامور اولاد مجھے

طایر گلشن قدس ہون یہان قید ہوا
قفس چرخ ہوا بیضۂ فولاد مجھے

میرے استاد نصیر اونکا مین شاگرد رشید
کیون شہید اہل سخن سمجہین نہ استاد مجھے

اندیشہ کیا رقیب جو دلبر کے ساتہہ ہے
گل خار کے تو خار گل تر کے ساتہہ ہے

ہے ساتہہ رو کے تو کبہی زر کے ساتہہ ہے
ہر طرح دوستی مجھے دلبر کے ساتہہ ہے

مین پہر رہا ہون دشت مین جون گرد کاروان — تنہا کدہر کو چہوڑ گئے ہم سفر مجھے
تاثیر اوس کے دل مین نہ کی تونے آہ گرم — کرتا جلا کے خاک ہی تیرا اثر مجھے

پچتایا شعر کہہ کے شہید اس سے خوب تہا
گر اور کوئی کام کا آتا ہنر مجھے

شام کو مٹہی پہ نہ چڑہنا سوی سر کہولے ہوے — تا کتا ہے دور سے آنکہین قمر کہولے ہوے
جون ہلال عید ملنے کا ہی کسکے اشتیاق — ہون تمنای ہم آغوشی مین پر کہولے ہوے
آشنا بحر شجاعت کا ہون جون گرداب موج — ایکدم رہتا نہین تیغ و سپر کہولے ہوے
عوش پہ تلوار جنکی جہولتی تہی گہر مین اب — موج دریا وار بیٹہے ہین کمر کہولے ہوے
آب و دانہ کیلئے ہی کہولنا منہ کا ضرور — ہے صدف پیاد ہین بہر گہر کہولے ہوے
طرفہ ہے اعجاز تیری نغمہ پردازی شہید — باغ مین منقار ہے بلبل سحر کہولے ہوے

بندہ دم ہوتا ہے گو کہولے ہوے کی ہے ردیف
تونے باندہے ہین بانداز دگر کہولے ہوے

وضع مجہکو نہ خوش آئی تیری — آہ دل ہرزہ درائی تیری
مرگئے پر نہوی اوسکو خبر — دیکہیے اے آہ رسائی تیری
تا بکے خون جگر پیکے جئین — دیکہیے اے عشق خدائی تیری

ہنستے ہنستے ہی یہہ کیا تہا کہ شہید
یک بیک آنکہہ بہر آئی تیری

آتے نظر ہین گنج شہیدان ہزار ہا
کوچے کی سرزمین ترے کربلا ہوی

ہے برق سادہ رو تری شرمندہ رنگ سے	شفاف رخ کا آئینہ خط کے ہی زنگ سے
تہا عشق زندگی مین بت سبز رنگ سے	ہو لوح قبر میرے زمرد کے سنگ سے
اوسکی نگاہ گرم نے دل کو جلا دیا	ہم چشم برق ہو نہ مری شوخ و شنگ سے
اوس شعلہ رو نے پہلے تو آنکہون مین گہر کیا	دلکو بہی وہی پہر آگ لگا اس سرنگ سے
حسرت گنوائی دل کے بت سنگدل لگا تہا	توڑا ہے مین نے شیشۂ ناموس سنگ سے
گر نام پوچہتے ہو تو ہے ننگ نام سے	اور ننگ کا ہے ذکر تو ہے نام ننگ سے
گر ہے پتنگ شمع پہ عاشق تو شمع بہی	کب گرم جوشیان نہین کرتے پتنگ سے
کیا حسن ہو تیری دہن تنگ کا بیان	ہے تنگ تر زمانہ کی بہی چشم تنگ سے

اس بحر مین حباب لب جو ہو نہین شہید
کم چشم تر نہین مرے دریائے گنگ سے

باران اشک ہے نہ قدح خوار چاہیے	رحمت کو حق کے شرم گنہگار چاہیے
یہان جان شکست کو آزار چاہیے	ہان زیستن کو مردن دشوار چاہیے
یوسف لقا نہ مصر کا بازار چاہیے	پر جنس بے بہا کے خریدار چاہیے
مجروح غم ہون عشق خط یار چاہیے	زخم جگر کو مرہم زنگار چاہیے
زر چاہیے نہ دولت و دینار چاہیے	لطف و کرم کی اک نظر یار چاہیے

۱۳۴

رنگین غزل [illegible]
[illegible] چشم منور و دل بیدار چاہیے
فکر نزاکت کو بار بار چاہیے
[illegible]

١٣٥

تو موتیون کا ہار جو زیب گلو کرے	موتی سے آنسوؤن کا مری تار چاہیے

کشتہ ہون رنگ گل کا ہو گلبرگ کا کفن
جامہ شہید عشق کا گلنار چاہیے

نالان بت بیدرد کے ہون بیخبری سے	فریاد ہے اے آہ تری بے اثری سے
ہوش اڑتے ہین مستی مین تری جلوہ گری سے	نسبت جو تجھی سے ہے تو ہے کوہ پری سے
ہے رنگ ٹپکتا تری پشوازہری سے	پر واسطے بالون کے لئے سبز پری سے
اوس شمع نے مطلب کو مری صاف اوڑایا	پروانہ لکھا مجھکو پروبال پری سے
سنتے ہین فقط نام وجود اوسکا عدم ہے	عنقا ہے مشابہ تری نازک کمری سے
آجلد پہونچ مین کوئی دم کا ہون مسافر	اتنا کوئی کہدے مرے یار سفری سے
تو حال مرا اوسکو سنا اے طپش دل	نکلے گا مرا کام تری نامہ بری سے
فرقت مین سراپا ہے مرا آہ شرربار	کیا شمع ہے واقف مری سوزجگری سے
شیشہ مین نگہہ اپنی پری بنکے ہوی بند	اک ساقی بدمست کے جادونظری سے
چال اوسکی ہے کچھہ اور تری چال ہی کچھہ اور	چالاک روش ہے روش کبک دری سے
ہرشاخ ثمردار پہ پتھر ہین برستے	اس باغ مین آزاد ہون مین بے ثمری سے
اے اشک کیا تونے مرا راز دل افشا	رسوائی ہوی سخت تری پردہ دری سے

لکھا ایک شہید اور غزل گرم کہ سنکر
آگاہ سخنور ہون تری نکتہ دری سے

یہہ شکوہ گو بختی اپنی صدا ے آہ رہی — کہ ہم صفیرون مین تا صبح واہ واہ رہی
سنا جو نالہ مرا تہا بندہ گرِ زنجیر — قدم پہ لوٹ کے اک عمر عذرخواہ رہی
جدائی جنکی تہی اک آن شاق دلکو مری — اب اون سے حیف ملاقات گاہ گاہ رہی
فرا تو یہہ ہے کہ فرہاد و قیس کی دولت — نہ رسم دشت سے نے بیستون سے راہ رہی
ہم اور عشق ہے اب سر ہے اور زانو ہے — جنون کا گہر ہے اب زندگی تباہ رہی

کرینگے ہمتو غزل در غزل شہید ایسے
جو یون ہی طبع رسا اپنی روبراہ رہی

نہ فکر زر کی نہ پروا ے مال و جاہ رہی — فقط نظارۂ یوسف لقا کی چاہ رہی
بندہا خیال جو شب اون کے لف و عارض کا — لبون پہ آہ رہی چاند پر نگاہ رہی
برا ہوا آنکہون کا یہہ اتفاق نادر ہے — جہان کہ ایک لڑی دوسری گواہ رہی
سیاہ بختی مجنون خوش آئی لیلی کو — بنا کے آپ ہی اک خیمہ سیاہ رہی
ہم اپنے حال مین تہے اور قال مین اپنے — ادہر سے آہ رہی اور ادہر سے واہ رہی

شہید فکر کرو ورنہ آگے مشکل ہے
جو ایسا عشق رہا اور ایسی چاہ رہی

دیکہین تو پری اس گہڑی بالیکی تو ٹہہرے — اس چاند سے رخسار پہ ہالے کی تو ٹہہرے
سر خار مغیلان نے ہے بطرح ادہٹہایا — ہان اے کف پا چہالے پہ چہالے کی تو ٹہہرے
ساقی مئے گلگون کے پیالے کی تو ٹہہرے — پینا تو کہان ہونٹہ چٹالے کی تو ٹہہرے

میری محفل مین بہ تقریب آئی وہ پری — لاکھ منت سی بڑی عجز سے دشواری سے
طالع بد سے ملی وہ لو کو اک بدنامی — مجکو ناداری سے قارون کو زرداری سے
نام کسکا ہوا ہم مفت مین مانند نگین — ہوی انگشت نما فیض سیہ کاری سے

ای شہید ایک غزل اور بہی لکہئے کہ وہ شوخ
کاٹے عناب لب حیف مزے داری سے

نہ مثل رکہے ہے کا فرنہ کوئی ثانی ہے — نئی امنگ ہے اوٹہتی ہوی جوانی ہے
نہ چہیڑ وہم نفسو مجکو سرگرانی ہے — کمال ضعف ہے شدت سے ناتوانی ہے
ہوای مصر محبت بہی کیا قیامت ہے — پسر پدر کا اسی جا عدوی جانی ہے
ہزار قصہ فرہاد و دفتر مجنون — ہماری ایک شب ہجر کی کہانی ہے

غزل تو خوب کہی آپ نے یہ میر شہید
اب آگے دیکہئے یارون کی قدردانی ہے

اوس گلی مین خوار پہرنا یہ بہی کچہ اوقات ہے — کیا کرین بے بس مین اپنی دل لگی کی بات ہے
کہتے ہین وان دل تو سنتا ہر اک کی بات ہے — دیکہئے آہ رسا اب بابت تیری بات ہے
خاکسار آئے تو زاہد تو نہ جان اوسکو حقیر — تو فنا فی النفس ہے اور وہ فنا فی الذات ہے

کل غزل مینے سنائی اونکو تو ہنسکر کہا
واہ صد رحمت شہید آج آپ کی کیا بات ہے

بس اے تپ دل دم لے مٹی مری ہستی ہے — اللہ ری تری گرمی کیا آگ برستی ہے

دیکھا تو حسن و عشق میں الفت کمال ہے

اے سرو باغ حسن کا تو نونہال ہے

کہتے ہیں جسے کمال ہیں عین زوال ہے

چھپیر و بنا لاہے زلف خطا ہو مری معاف

عبدہ گناہ گار عذاب مال بال سے

تکیہ کرو شہید غفور الرحیم پر

شافع بروز حشر محمد کی آل ہے

تو آپ اور تیری زلف پرخم نہ منہ سے بولے نہ نہ سر سے کھیلے

کرون نہ کیون شور کیون نہ تڑپون جو مثل رعد اور برق گردون

تو آج او فتنہ مجسم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کسنے جو شب میرے راز نالی جو حسن کا اوس کے جلوہ دیکھا

پتنگ ور شمع بزم تو ام نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

جن و پری کو ہوا ہے سکتا ہوا ہے موج صبا کا دم بند

کہ دیکھہ رشک پری کا عالم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

چمن میں مجھکو بھی تیرے ہمراہ آتے دیکھا جو سرو قامت

تو قمری و سرو دونو باہم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

شہید موزون کرینگے شاعر ردیف اور قافئے ہزارون

پر اسطرح باندہے گا کوئی کم نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کوچہ گردی ہو چکی بس بھائی دل آرام لے

کاروان باشی مجھے بھی لا دی اک ایسا عزیز

وہ کن سی عمر بھر اٹھوائے پتھر تو نے عشق

سنگ طفلان پر جب نوک نشتر گہسے

مجھکو کچا کھائے جو جانے گا اب نام لے

قیمت یوسف سہی تو وہ چند مجھسے دام لے

مجھسے ظالم مری منصب کا کوئی کام لے

ہے وہ دیوانہ جو دیوانے کے سنت انداز سے

ہفت قلزم سے زبان کو چاہیے دہونا شہید

بہول کر بہی چاہ کا کوئی بیان گر نام لے

خالق نے کیا پیدا تیرا نہ مثالی ہے
قدرت ہی کے سانچے مین صورت تری ڈھالی ہے

مردہ ہون شب فرقت مین نہین دم سیر نے
یکسان مری تصویر اور تصویر نہالی ہے

نشانان جہا اسمین گم گشتہ و حیران ہین
یہہ چرخ مقرنس ہے فانوس خیالی ہے

زلف و رخ روشن پر تشبیہہ ہی سوجہی
شب قدر کی ہے روشن گو رنگ مین کالی ہے

گلہاے مضامین کا گلدستہ شہید اچہا
ہے باغ سخن تیرا تو باغ کا مالی ہے

صدمے اوٹھائے ہمنی بہت دل کی چوٹ کے
کاش ایکدن تمام ہون بس لوٹ لوٹ کے

پہنکا ہے باغبان نے پہر اے برق آہ گرم
گلشن سے آشیانہ بلبل گہسوٹ کے

ہم تم ہون متفق تو رہین بے خطر مدام
مرتے نہین وہ گوٹ جو ہو ساتہہ گوٹ کے

کیا سحر تہا یہہ مطلع تازہ ترا شہید
سنتے ہی دل تمام ہوا لوٹ لوٹ کے

کہتے ہین میری بات یہ ماتہا وہ کوٹ کے
سچ کو تمہاری کہو گیا ان تیلے ہو جہوٹ کے

اے چشم تار اشک مسلسل پہ رکہہ نگاہ
سلک گہر نہین کہ بنے پہر یہہ ٹوٹ کے

تبدیل ردف سے ہو شہید اور اک غزل
اسمین تو قافیون کو بہر امار کوٹ کے

کب دل کو خوش کرے وہ مرے ساتہہ لیٹ کے
بیٹہے کبہی جو پاس تو دامن سمیٹ کے

گندم کی طرح پیٹ ترا چاک ہو وے حرص
دوزخ پرست ہم ہوے دہندے مین پیٹ کے

[illegible]

زہی شجاعت جنہی سخاوت زہی عدالت اہی شہامت	ترا ہی رعب اے جناب عالی فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فلک کے اوپر زمین کے نیچے شہید تو نے کیا ہی ثابت
نہین ہی تجھسا تو اب سخندان فلک کے اوپر زمین کے نیچے

کس سے ملکر جی بہلاوین ہر اک ہر اک ڈھب کا ہے	جسکو دیکہا ہمنی یہان وہ اپنی ہی مطلب کا ہے
ستارے کا ہوگا کوئی مجکو ذوق اوس لب کا ہے	بندہ قایل اس ہستی کا عاشق اس مشرب کا ہے
لیلی مجنون وامق عذرا گذرے اونکا کیا مذکور	میرا اونکا ذکر الفت طرفہ قصہ اب کا ہے
کرتنا رونا کہنا مرنا تک آخر او ظالم	مجہپر ظلم اتنا کیا باعث الفت شیوہ سب کا ہے
اب تو دکہلا صورت اپنی کوئی دم کا مہمان ہون	کیون ہی ناحق جی کے درپے دشمن ہر اک کا ہے
کفر و دین کو صدقے کیجے اوسکے رخ اور گیسو پر	نور و ظلمت باہم ہین یہان جلوہ روز و شب کا ہے

غرض نصب اک حالت پر یہان رہنا کب ممکن ہی شہید
حاصل کچھ حاصل ہی تو استغنا منصب کا ہے

درمیان جب اوسکا بند ہا چشم حقیقت کہل گئی	ماہیت کونین کی نظرون مین اپنے تل گئی
شاخ گل خوبی مین ساعد سی خجل ہے باغ مین	ہاتھ مین لے وہ پری جس وقت جام مل گئی
آج پہر کچھ بوی خون آتی ہی تجھ سے دیکہنا	ای نسیم صبح کیا چوٹی کسی کی کہل گئی
اب کدہر کے جاوے قول واعظ ہی قایل ہوگیا	کان مین جون ہین صدای خندہ قلقل گئی
دیکھ اوس گل کو چمن مین آج کیا کیا گل کہلے	چاک جیب گل ہوا اور جان سے بلبل گئی
ہر گہڑی تلوار مجہپر تولنا پہر کیا ضرور	جب تری ابرو مری نظرون مین قاتل تل گئی

سلہ تخلص مہاراجہ چندو لعل دیوان دکن

141

پہر اب مجھے زمین پہ دیتا ہے پٹکیان	لیجا کے تا فلک دل مضطر زمین سے

کس رشک گل کے عشق مین جلتا ہون مین شہید
پہرے ہے مین داغ جون گل احمر زمین سے

پہر آہ سے درد دل اظہار نہو جائے	پہر گل کی طرح سینہ افگار نہو جائے
کیون عشق کے مسلخ مین مردار نہو جائے	جس پر ترسے ہاتہون سے ایک وار نہو جائے
نازک ہے مزاج اوسکا اتنا نہ تڑپ بسمل	دوہری کہین قاتل کی تلوار نہو جائے
کیفیت چشم اوسکی ہے ساقی ہر محفل	رندون کی طرح صوفی سرشار نہو جائے
صنعان نہ کرے صنعت عشق بت ترسا کے	تار رگ جان میرا زنار نہ ہو جائے
پہر گرد کدورت کچھہ باہم ہے ترقی پر	حایل مرے اور اون کے دیوار نہو جائے
کب فرط قلق سے ہو تسکین دل مضطر کو	اس کوچہ مین وہ جبتک سوبار نہو جائے
آنکہین نہ ملا اوس سے آنکہین وہ دکہاویگا	تو میرے طرح عیسی بیمار نہو جائے
منہ سے تو بلی رب کے نکلا تری الفت مین	عالم پہ بلا نازل کیون یار نہو جائے

آنکہین ہون شہید اپنے اس طرح جو خون افشان
میدان قیامت کیون گلزار نہو جائے

غیر کو جلتے ہین دیکھہ اون سے اشارے میرے	دم نہین مارتے پر خوف کے مارے میرے
شعلۂ حسن ترا کرتے ہین جون شعلۂ طور	وصل کی رات کے یہہ گرم نظارے میرے
نکہت و گل کے طرح رہتے تہے دونو یکجا	یاد ایام کہ تہے ربط تمہارے میرے

ہر چند کہ تہا مبتلا بہی شوریدہ پراے عشق
ہوا اشک کے دریاسے روان ملک فنا کو

اب تیری بہت ہوم ہی شوریدہ سری کی
نزدیک ہے اے لخت جگر راہ تری کی

جو حسن کے بندی ہین شہید اسکو یقین جان
سجدہ بہی وہ کرتے ہین تو مسجد کو بری کی

دور رکہا عشق و دین ہے عشق بے پرواہ نے
ہے عجب نابود کے نادیدہ قایل کائنات
کس سے کہئے آہ اپنے حال دل کا ماجرا
کیا پڑی تہی کیون کسی کو مفت کر بیٹھے پسند

خود فراموشی خودی کے بدلے دی اللہ نے
شہرت عنقا کو پہونچایا کہان افواہ نے
کیا گلا کہوتا ہے اس سود کے خاطر خواہ نے
فکر پہلے کیون نہ کی اندیشہ کوتاہ نے

فزدہ اللہ یہدی من یشاء سنکر شہید
پاؤن چومی عشق آفت خیز کے گمراہ نے

وہ شوخ جاکے اگر اپنے ہم نشین سے ملے
جو ہم فروغ ہو خورشید سے چراغ سحر
جو پاس یار تجہی ہو تو پاس دل کو چہوڑ
ملاؤ شہد تبسم مین سرکہ ابرو
ہم اون کے کوچہ مین پہلے تو حضرت دل کو

ملون نہ اوس سے اگر آسمان زمین سے ملے
تو رنگ لالہ ترے روے آتشین سے ملے
مکان مین جاسکے اگر کوئی تو مکین سے ملے
کہ با مزا ہو اگر سرکہ انگبین سے ملے
تہکے تہے ڈہونڈہ کی آخر یہہ پہر یہین سے ملے

شہید آج تو شیخی بنی ہوی بگڑے
ملے تو اوٹہ کے وہ تم سے پہ تمکین سے ملے

دکہائی آنکہہ جو اوس بحر حسن نے تو شہید
حباب سان مری آنکہون سے جان نکل آئی

وادی عشق مین سرگشتہ جو دیوانہ ہے
ہوویرہ رو کو دم تیغ یہ رستا تو وہان
کفر و اسلام مین اس راہ مین دو نقش قدم
شان بیگانہ کی یہان قابل دید ہے شہید ق

آہ دل اوس کے لئے شمع پر پروانہ ہے
آسرا وار کا گرتے کو سنبہل جانا ہے
کعبہ گر دل کو نہ سمجہا تو صنم خانہ ہے
خوب محفل ہے عجب صحبت مستانہ ہے

پنبہ شیشہ ہے مغز سر ابن حلاج
شمس تبریز کی مٹی گل پیمانہ ہے

آگے ہماری خلق مین رسم وفا نہ تہی
یاد اور شکوہ کس کا مین ہون محو بیخودی
تب بہی نہ مرگیا کوئی ہان بات رہ گئی
مین اپنی سخت جانی سے باللہ بیچ رہا

آنکہہ آنکہہ سے نگہہ سے نگہہ آشنا نہ تہی
شاید کہ تہی کسی سے ملاقات یا نہ تہی
صاحب سلامت آپ سے جب بالہا نہ تہی
کیون وہ خفا تہے موت تو مجہسے خفا نہ تہی

جینا غم فراق مین کار شہید تہا
مشہور تو یہی ہے کہ اسکی قضا نہ تہی

گر کہون چین جبین مجہہ سے نہ رہ تو ہر گہڑی
کیا سیانا ہون اوتارا مین نے شیشہ مین تجہے
مجہکو ہچکی یاد مے نوشی مین آئے ساقیا

اور ہی تیوری چڑہاتا ہے وہ بدخو ہر گہڑی
اور کہہ دیوانہ مجہکو ہے پری ہر گہڑی
قطرہ مے حلق مین ہو کیون نہ اچہو ہر گہڑی

دو عدم کے پردے میں اپنی ہی ہیبت ہے
تا کجا مگر حادث معنی قدم سمجھے

محفل لقا میں ہے داخلا شہید اپنا
جس طلسم ہستی کو آپ تے عدم سمجھے

حریف دختر رز ہو یہ کس کی طاقت ہے
الٰہی خیر کہ عورت کی اب حکومت ہے

درازی شب ہجر اپنی زلف سے پوچھو
سیاہ بختوں سے ان دروں سکو نسبت ہے

پیام سے نہیں خالی یہ دم کی آمد شد
جو آتے جاتے ہیں یہ دن کی کثرت ہے

ق

جہاں سے اوٹھہ گئی توفیق پرستش غبا
زیادہ آپ سے وہاں بے مروت ہے

کرو سلام تو سس سلام کہتا ہی
الٹ کے پوچھو تو کہتا ہے ہمکو لکنت ہے

شہید ہاتھ سے جو ہو سکی نہ کیجے دریغ
کہ اب سے تابدم والپسیں یہ فرصت ہے

جو ہر اے آنکھ گر قاتل سے اپنے
تو میں آنکھیں چورا لوں دل سے اپنے

بہت اب قیس کا دم چڑھ گیا ہے
اوتر لیلی ذرا محمل سے اپنے

کھڑے جلتے ہے جوں شمع لیکن
قدم اوکھڑے نہ اوس محفل سے اپنے

نہ دم لینا تھہ خنجر دم ذبح
کہے ہے شمر کے وہ بسمل سے اپنے

سیاہ ایسا مرا اختر ہے جسکو
وہ سمجھے ہے مشابہ تل سے اپنے

نہیں ملتا وہ ظالم جسکے باعث
ہٹا دل تجھسے اور میں دل سے اپنے

یل تحت ہے تیرا آستانہ
قدم ٹھہریں گے یہاں مشکل سے اپنے

اونکی محفل میں ہوئی آج رسائی میری — تہ گئے میں سنے وہان زانوادب اب کے

مصرع اور کئی طرح ہوئے تہے یہ تشہیل
قافیہ اور ردیف اپنے ہین ڈہب کے اب کے

یار کوئی ہو یا کہ نہو حق یار بہلا اور آپ بہلے — تنہائی مین اپنا بس اک وہ غنچو ار بہلا اور آپ بہلے
اک جوش محبت دلمین ہے دلدار بہلا اور آپ بہلے — فرصت کا وقت غنیمت ہی بس یار بہلا اور آپ بہلے
دل نالہ کنان بلبل کیطرح اور آہ بلب سنبل کیطرح — افراط قلق سے گل کی طرح افگار بہلا اور آپ بہلے
اکسیر سے مل کر مس کا تن اکسیر ہو سب پر ہے روشن — ہم مفلس ہین یا وہ سیم بدن زر دار بہلا اور آپ بہلے
غیرون کے جو ہو قابو اور کہتے ہمکو لگا پو مین — لپسے گل کے تو پہلو مین اک خار بہلا اور آپ بہلے
وہ پوچھے نہ پوچھے اپنی خبر اوس پہ پڑے ہین شام و سحر — کام اور نہین کچھ ہمکو مگر دربار بہلا اور آپ بہلے
ہو اپنی زبان پر شعر و سخن ہون مثل عنادل چہچہ زن — پہلو مین بہلا وہ رشک چمن گلزار بہلا اور آپ بہلے
مین عاشق ہو کر پچتایا جیسا ہے کیا ویسا پایا — اقرار نے بہہ دن دکہلایا انکار بہلا اور آپ بہلے

بحث تشہیل البتہ نہ پڑہنا منہ پہ سخن جیبون کے نہ چڑہنا
تنہا بیٹھے رہنا پڑہنا اشعار بہلا اور آپ بہلے

غیر حالت تری یدل کبہی ایسی تو نہ تہی — سانس لینی تجہے مشکل کبہی ایسی تو نہ تہی
وضع تیری بت جاہل کبہی ایسی تو نہ تہی — خو تری برق شمائل کبہی ایسی تو نہ تہی
مجہہ مین اور تجہہ مین سوا رہتی تہی رنجش مخفی — پر بگڑتے سر محفل کبہی ایسی تو نہ تہی
عشق مجنون مین تڑپتی تہی پہ لواے لیلے — دست بر سینہ و بر دل کبہی ایسی تو نہ تہی

کیا تیرے درپہ آؤں کرتے ہیں مجھکو منع
ہروقت درپہ ہیں ترے دربان نئے نئے

لب نے کیا ہمیں سے جشن تک جہان کا خون
لاتے ہیں رنگ یہہ مسی پان نئے نئے

رخسار و زلف و خط ہیں تری غیرت بہشت
یہہ گل ہیں اور یہہ سنبل و ریحان نئے نئے

ہیں آجکل تمہارے بہوین سجدہ گاہ خلق
کعبہ بنا ہے صاحب ایمان نئے نئے

جامہ کو تیرے دیکہہ گلون کے جدا جدا
دامان نئے نئے ہیں گریبان نئے نئے

داؤد کو بہی کرتے ہیں اب نغمہ اوسکی ست
یہہ زمزمہ ہیں مرغ خوش الحان نئے نئے

آئے نہ کیونکر یہہ تابع فرمان نہ رکہے ربط
ہیں اب شہید پر تری فرمان نئے نئے

گل نے جو رنگ و کہا یا مراجی جانتا ہی
جلوہ ایسا نظر آیا مراجی جانتا ہے

تو نے جلوہ جو دکہایا مراجی جانتا ہی
طور موسی کے خدایا مراجی جانتا ہے

سب کو اسدم سے چہوڑکے جس محبت سے
میں نے دل تجہسے لگایا مراجی جانتا ہے

کیونکہ دشمن نہ کہون جانکا جیسا ہی مجہے
اوس ستمگر نے ستایا مراجی جانتا ہے

یار نے مجکو بگاڑا اوسے میں نے ہر چند
جس تکلف سے بنایا مراجی جانتا ہے

نہ سنا اوس نے اور اشعار کے پردہ میں اوسے
حال دل اپنا سنایا مراجی جانتا ہے

رحم کہایا نہ کبہی تو نے مگر میں نے جو آہ
غم تری ہجر میں کہایا مراجی جانتا ہے

کہو دیا ذات کو اپنی اور اوسے میں نے شہید
جس مشقت سے ہے پایا مراجی جانتا ہے

اشک خون دونو یہہ برساتی ہین اے ابر بہار	رنگ لاتے ہین مری دیدۂ گریان کتنے
وادی عشق ہین اے خضر جنون ساتہہ نچھوڑ	ابہی طے کرنے ہین یہان مجھکو بیابان کتنے
ایک طوفان پہ سرِ ابر بہاری نہ اوٹہا	تہہ مین اشکون کے نہان ہین مرے طوفان کتنے
ہین لگے زخمون پہ ہے چہرکا نمک اوس نے دیکہون	اور خالی ابہی کرتا ہے نمکدان کتنے

سنکے اشعار شہید آج تمام اہل چمن
شکل گل پہینک گئے آپ پہاڑ کے دیوان کتنے

دل تیرے سوا اور پہ اصلا نہین رکہتے	ہم تجہسے کسی بات کا پروا نہین رکہتے
کب وے میان ترے ہوے کمر کا نہین رکہتے	ہم بالش سر جز پر عنقا نہین رکہتے
کیون ہو کوئی منت کش جان بخشی عیسیٰ	کیا لب ترے اعجاز مسیحا نہین رکہتے
رہنے کی ہے تقریب کہ ہم اوٹہنے کی طاقت	اوس کوچہ سے جون نقش کف پا نہین رکہتے

دنیا کو اگر ہمسے ہے انکار شہید اب
ہم بہی طلب شاہد دنیا نہین رکہتے

دل اوس شمع رو سے ملا چاہتا ہے	یہہ پروانہ جل کر موا چاہتا ہے
خط اوس رخ پہ ظاہر ہوا چاہتا ہے	گہن چاند کو اب لگا چاہتا ہے
نہین چاہتا مجھکو یا چاہتا ہے	مرے حق مین تو یار کیا چاہتا ہے
گرفتار رہتا ہے زلفون مین اوس کے	پہر اس دام مین دل پہنسا چاہتا ہے
حباب یکدم مین ہو سر کہو کے دریا	بگاڑ آپ کو گر بنا چاہتا ہے

تاریخ وفات نواب سکندر جاہ مغفرت منزل

سنہ فرخندہ - تاریخ جلوس

فرخندہ علیخان بہادر

[illegible]

سنہ ۱۲۴۳

کہنے کو شہید اور بھی کہتے ہیں سخن پر
سچ یون ہے کہ تجھ سا کوئی استاد نہیں ہے

نیا اک اور بنا ہے جہان زمین کے تلے
نہ کیون کہ ہو شکن جہان زمین کے تلے
بھکے ہے صور سرافیل میرے نالون سے
وہ شکل اور وہ نقشہ کچھ اور ہو ئیگا
زمین پہ تو نہ عمارت بنا کہ آخر کار
دہن کی شکل زمین سے نکلتے ہیں غنچے
نہین ہے شمع کی حاجت مجھے سر مرقد

گیا جہان سے اک کاروان زمین کے تلے
مثال ہو رہے سب کا مکان زمین کے تلے
ہے ایک شور قیامت عیان زمین کے تلے
یہہ صورت اور یہہ نقشہ کہان زمین کے تلے
تمام جائینگے خورد و کلان زمین کے تلے
ہوئی ہین دفن جو غنچہ دہان زمین کے تلے
بھڑک رہے ہین مرے استخوان زمین کے تلے

شہید اپنے سخن کی ہی تا فلک شہرت
نہین ہی غم جو ہوے ہم نہان زمین کے تلے

تاریخ جلوس نواب ناصر الدولہ غفران منزل

میر فرخندہ علیخان بہادر بدکن
سال اجلاس سروش فلکی گفت شہید

کرد اجلاس ہمایون بشکوہ و شوکت
آصف دور بود ناصر دین و دولت
سنہ ۱۲۴۴

ایضاً

۱۴۸

تاریخ غسل صحت نواب ناصر الدولہ غفران منزل

[illegible]

سال غسل شہید [illegible]

سنہ ۱۲۴۴

تاریخ ولادت [illegible]

[illegible]

تاریخ رحلت نواب شمس الامرا امیر کبیر مرحوم مغفور

حیف و صد حیف شمس الامرا [illegible]
[illegible] از دار فنا عازم فردوس برین
سال رحلت بقلم [illegible] شهیل [illegible] ۱۲۹۴

تاریخ طبع دیوان نواب [illegible] علیخان بهادر

[illegible] سال تاریخ طبع دیوان [illegible] شهیل
[illegible] ۱۲ [illegible]

تاریخ دیوانی نواب مختار الملک مرحوم مغفور		
خدا مختار ملک آصفی را		عطا فرمود اقبال سکندر
شهیل آورد تاریخ وزارت		سراج ملک و دولت بنده پرور
		سنہ ۱۲۶۹
تاریخ وفات نواب ناصر الدوله غفران منزل		
ناصر الدوله غفران منزل		مورد رحمت حق تا به ابد
کرد رحلت بقلم داد شهیل		جعل الجنة مثواه صمد
		سنہ ۱۲۷۳
ایضاً در صنعت تعمیه		
ناصر الدوله مبرا شد ز کار کائنات	باقی	شد بجایش افضل الدوله ایالت را ثبات
۱۷ ۱۴ ۳		۲۸۶ ۹۸۷ ۱۲۷۳
تاریخ وفات نواب افضل الدوله مغفرت مکان		
افضل الدوله شه ملک دکن		رفت زین کاخ سپهر نیلگون
سال رحلت گفت رضوان با شهیل		او بجنت رفت از دنیای دون
		۱۲۸۵ ه
ایضاً در صنعت تعمیه		
آه از تخت دکن برخاست آه		افضل الدوله جهاندار زمن
۱۲۷۳		۹۸۷ باقی ۹۸۷
او چو رفته کرد بر جایش جلوس		میر محبوب علی شاه دکن
		جلوس ۲۹۸ ۱۲۸۵

١٤٩

ایضاً از جناب [illegible] سید علی صاحب [illegible] مرحوم

چون طبع شد کلام بتخیل [illegible]
[illegible] فزود رونق [illegible] سخن [illegible]
از جام [illegible] سال [illegible]
مجموعهٔ کلام تخیل [illegible] ۱۳۰۹ [illegible]
از عالیجناب [illegible]
[illegible]

[illegible] معدن علم و فضل و کان سخن
[illegible] شهیل
[illegible] شهنشاه سخن
این شعله [illegible] سخن
[illegible] گلستان سخن
[illegible] تاریخ [illegible]
گل زیبا [illegible] بوستان سخن
۱۳۰۹

از عالیجناب میر احمد علیصاحب عصر

دیوان گفتہ شہید خوش فکر چو خوب
گشتہ مطبوع چون بخوشی انجامی

تاریخ طبع آن رقم کردم عصر
دیوان سخن سنج شہید نامے

۱۳۱۴

از نواب میر واحد علیخان صاحب جاگیردار شاگرد جناب حکیم میر نادر علیصاحب نبیرہ حضرت شہید مغفور

چھپا جب یہہ دیوان بفضل خدا
ہوا شہرہ خوب نام شہید

لکہا مصرع سال واجد نے بہی
گلستان ہے رنگین کلام شہید

۱۳۱۶ ھ

از حکیم سید نوازش علیصاحب لمعہ نبیرۂ حضرت شہید مغفور

شکر خدا چھپا ہی مرے جد کا اب کلام
ہند و دکن مین شہرت نام شہید ہے

مین نے بہی سال ختم لکہا لمعہ حسب حال
مطبوع خلق کا یہہ کلام شہید ہے

سنہ ۱۳۱۸ ھ

۱۵۰

صحت نامہ دیوان شہید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	چھٹ پڑا	گر پڑا	۵۹	۱۷	خندق	فندق
۶	۱۸	ثفرہ	سغرہ	۶۲	۱۶	آنلھین	آنکھین
۱۰	۲۴	پسر منصور	پدر منصور	۶۳	۶	مروس	مراوس
۱۲	۷	محوس	محسوس	۶۴	۲	اقات	اوقات
۱۵	۳۴	نخدا	فنا	۶۴	۱۳	ظاہر	طائر
۱۶	۲۷	پر	پہ	۶۵	۲۱	برگ سخن	برگ سمن
۱۶	۳۴	وشت	عشق	۶۸	۲۵	سرخ	تلخ
۲۱	۵	کہتا ہے	کہاتا ہے	۶۹	۱۶	من	دمن
۲۲	۷	خبر	قبر	۷۳	۴۱	ترکا غذ	ترکا کاغذ
۲۴	۴۲	لمبخت	کمبخت	۷۳	۴۹	بشر	بسر
۳۵	۳۷	قلب نما	قلب حق نما	۷۵	۵	متلذر	متلذذ
۳۸	۱۳	دیکھین	دیکھا	۷۶	۱	ای صفیرو	ہم صفیرو
۳۹	۱۹	فنادگان	فنادگون	//	//	دیکھو	دیکھنا
۴۵	۴۸	بجابات	بجاتا	۷۸	۲۷	برسائے	برسین
۴۷	۲۱	کہابت	کہان بت	۷۸	۴۸	نغمہ سنجی کو	اب نغمہ سنجی کو
۴۸	۱۱	ہاگ	جاگ	۸۲	۸	خوکی آئی	خوکا آیا
۵۲	۴۷	یار	بار	۸۴	۱۸	رشک	اشک
۵۳	۳۰	دیکھیہ	دیکھیے	۸۴	۴۲	جو شمع	جون شمع
۵۴	۱۷	حوادس	حوادث	۸۵	۳۹	فرست	فرصت
۵۴	۳۵	جکاک	حکاک	//	۴۹	ساتھہ	سناٹھہ
۵۶	۴۲	تو دلا	سنگہادون تیغ دلا	۸۶	۴۶	نالہ ناقہ	ناقہ
				۸۷	۴	قفس	نفس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱۰	خطہ ویونان	خطۂ یونان
۸۸	۳۶	گرمی نے	گرمی سے
۹۱	۳	تری ہستی ہے دیکھکر طالع	جو ہنسا دیکھکر تری طالع
۹۴	۳۸	آج شہید	آج ای شہید
۹۴	۴۵	زبان	بیان
۹۵	۱۴	ہندمین	ہند ہین
//	۱۸	آستان	آشنا
//	۳۶	سمجھین ہین	سمجھے ہین
۹۷	۲۶	یادو قاصد مین ہے	یاد قاصد من ہے
۱۰۲	۲۲	ماہیت	ماہیت
۱۰۶	۳	بھولا	بھول
۱۱۳	۱۳	جہان اوستاد	جہان آباد
۱۱۶	۱۴	مطب	مطلب
۱۱۸	۱۸	کیا ہے	کمال ہے
۱۱۸	۲۴	ملقین	تلقین
۱۱۹	۲۰	رہے عشق	رہِ عشق
۱۲۰	۲۸	یاداونکو	یارون کو
۱۲۱	۱۹	عرض	غرض
۱۲۲	۱۴	پڑا	پڑھا
۱۲۲	۴۸	ذوق جش	ذوق جنبش
۱۲۳	۳۵	تکبر	بکتر
۱۳۱	۱۱	رہاہے	رہائی
۱۳۲	۲۰	علک	ملک
۱۳۴	۴۲	کاشنج	ساتینج
۱۴۰	۱۸	اشک	رشک
۱۴۴	۳۳	حلت کے	حلت کے
۱۴۸	۳۶	سنہ ۱۲۴۴ھ	سنہ ۱۲۵۱ھ

تمت